www.neweramagazine.com NewEraMagazine

زیست کے ہمراہ

از ھما وقاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیست کے ہمراہی

از ہما وقاص

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ یونیورسٹی سے واپس آکر ابھی پورچ میں کھڑا ہی ہوا تھا۔۔جب اسے اپنے پیچھے۔۔ٹیکسی رکتی دیکھائی دی۔۔ اس نے غور سے دیکھنے کے لیے اپنے قدم آگے بڑھائے۔۔۔۔

اوہ بابا۔۔۔وہ تیزی سے آگے بڑھا تھا۔۔

آپ کیسے یہاں آپ نے بتایا بھی نہیں۔۔وہ انکے ہاتھ سے بیگ پکڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ پورچ سے گزرتے ہوئےداخلی دروازے تک پہنچے ہی تھے۔۔کہ ایک شور اسے عقب میں سنائی دیا۔۔۔

تین لوگ آکر اسے گھونسے اور موکے جڑنے لگے۔۔

کیا ہوا کون لوگ ہو تم۔۔۔وہ حواس باختہ ہوگیا تھا۔۔

یہی حال حیدر وحید کا تھا۔۔

کیوں مار رہے ہو میرے بیٹے کو۔۔وہ مسلسل احان کو چھڑوانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

اسکے گھر میں ہے میری بیٹی۔۔ان سب میں سے ایک آدمی نے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔لیکن باقی سب۔۔احان کی ایک بھی بات سنے بنا اسے مارنے میں مصروف تھے۔۔

کیا مطلب بیٹی ہے آپکی۔۔؟؟حیدر حواس باختہ ہوگئے تھے۔۔انھوں نے اپنے بیس سال کے بیٹے کی طرف حیرانی سے دیکھا۔۔

میرا بیٹا ایسا نہیں ہے۔۔۔۔سب رک گئے تھے۔۔۔

کھولو دروازہ ابھی پتہ چل جائے گا سب۔۔۔کھولو دروازہ۔۔۔ان میں سے ایک آدمی زیادہ جوش میں آگے بڑھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احان کھولو دروازہ۔۔۔۔حیدر نے گرج دار آواز میں کہا۔۔بیس سالہ احان لرز گیا باپ کے خوف سے۔۔۔۔

بابا میں کہہ رہا ہوں نہ اندر کچھ بھی نہیں ہے۔۔احان بار بار اپنے باپ کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

کھولو تم۔۔۔۔حیدر نے پھر سے دھاڑنے والے انداز میں کہا۔۔

احان نے جیسے ہی داخلی دروازے کا لاک کھولا۔۔۔

تو حیدر کے پاش کے نیچے سے زمین نکل گئی۔۔

سیاہ چادر میں منہ آدھے سے زیادہ چھپائے ایک لڑکی کھڑی تھی جو غالبا پندرہ چودہ سال کے لگ بھگ لگ رہی تھی۔انھوں نے خون خار نظروں سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا۔۔وہ حواس باختہ کھڑا اس لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔جو لوگ تھوڑی دیر پہلے احان کو مار مار کے ادھ موا کر رہے تھے۔۔۔ایک دم سے اس لڑکی پر جھپٹے تھے۔۔

بے غیرت کیا کررہی تو تین دن سے یہاں۔۔۔۔لڑکی بمشکل اپنی چادر کو سر سے سرکنے سے بچا رہی تھی۔۔

اطہر اسے بار بار مار رہے تھے۔۔بتا مجھے کیا کر رہی تھی یہاں۔۔۔۔

پیار کرتے ہیں ہم۔۔ایک گھٹی سی معصوم سی آواز چادر میں سے نکلی۔

وہ اٹھی اور بھاگتی ہوئی۔۔حیدر کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

میں اور آپ کا بیٹا ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں۔۔۔

کیا بکواس کررہی ہو تم۔۔۔احان دور کھڑا چیخ رہا تھا۔۔۔اسکے دونوں بازو دو لڑکوں نے جکڑے ہوئے تھے۔۔

جھوٹ بول رہی ہے یہ۔۔۔احان حیدر کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھی۔۔میں تو جانتا تک نہیں اسے۔۔احان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کرے تو کرے کیا۔۔۔کوئی بھی اسکی بات کا یقین نہیں کر رہا تھا۔۔۔

کون تھی وہ اور ایسے کیوں اس پر اتنا بڑا الزام لگا رہی تھی۔۔اور وہ تھی کہ اتنا بڑا جھوٹ بول کے رو ایسے رہی تھی جیسے سارا قصور احان کا ہو دوپٹے میں منہ آدھے سے زیادہ چھپا ہوا تھا اور مسلسل وہ ناک رگڑ رہی تھی۔۔۔روتے ہوئے۔۔۔

حیدر کا رنگ سرخ ہوگیا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھے اور اپنے بیٹے کے منہ پہ ایک زناٹےدار چماٹ جڑ دیا تھا۔۔

یہ تربیت کی تھی تمھاری کہ تم یہ گل کھلاؤگے اکیلے رہ کے۔۔۔احان ہل کے رہ گیا تھا۔۔

بابا آپ میرا یقین کریں یہ لڑکی سراسر جھوٹ بول رہی ہے۔۔احان چیخ رہا تھا۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھی آخر کو اسکے ساتھ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔

احان کے سر پر حیرت کے پہاڑ گر رہے تھے جس لڑکی کو وہ دیکھ آج رہا ہے۔۔جس کا نام تک وہ نہیں جانتا۔۔وہ لڑکی کہہ رہی تھی کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔۔۔وہ تین دن سے ایک ساتھ ایک گھر میں تھے۔۔اور وہ آج نکاح کرنے والے تھے۔۔

تم کیوں جھوٹ بول رہی ہو۔۔احان کا سر پھٹنے پہ آگیا تھا۔وہ تیزی سے اسکی کی طرف بڑھا۔۔۔اسے حیدر نے بڑی مشکل سے روکا۔۔

میں تجھے مار دوں گا جان سے بے غیرت لڑکی۔۔۔اطہر غصے میں آکر اس لڑکی کی طرف بڑھا۔۔۔اور اسکا گلا دوبوچ ڈالا۔۔۔

چھوڑیں اسے۔۔۔حیدر نے اگے بڑھ کے لڑکی کو بچایا۔۔

میں ڈی سی پی۔۔۔حیدر وحید۔۔۔حیدر نے اپنا ریوالور آگے کیا تھا۔۔
سب ڈر کے ایک دم پیچھے ہو گئے تھے۔۔۔

چھوڑیں اسے۔۔میں اسی وقت اسکا نکاح اپنے بیٹے سے کرتا ہوں۔۔۔حیدر نے دو ٹوک انداز میں بپھرے کھڑے اطہر کو کہا۔۔

آپکا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ ان دونوں کا شرعی حق ہے۔اپنی مرضی سے شادی کریں۔۔۔

بابا۔۔بابا۔۔احان انھیں روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

بابا میں نہیں جانتا اس لڑکی کو۔۔۔

بکواس مت کرو تم۔۔۔تم نے ہمارے سامنے گھر کا دروازہ کھولا یہ لڑکی اس میں سے نکلی۔۔۔یہ کیسے تھی وہاں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا میں نہیں جانتا۔۔۔پر۔۔۔۔احان کی بات منہ میں ہی تھی۔۔۔

اسکے گھر والے کہہ رہے ہیں وہ تین دن سے گھر سے غائب تھی۔۔۔

حیدر کو ایک لمحے کے لیے بھی احان پر یقین نہیں تھا۔۔

تم کہاں تھے ان تین دن میں؟؟حیدر نے خون خار نظروں سے احان کو دیکھا۔

مم۔۔میں گھر پر تھا بابا۔۔۔وہ گڑبڑا ہی تو گیا تھا۔۔شل دماغ تھا۔۔۔

وہ دوپٹے کی اوٹ سے اسے دیکھ رہی تھی جو اسے اس وقت کوئی انسان تو ہرگز نہیں لگ رہی تھی۔۔کوئی بلا ہی تو لگ رہی تھی۔وہ گھر میں موجود کیسے تھی۔۔۔وہ خود حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھا۔

اور وہ تھی کہ پرسکون کھڑی تھی۔۔اب تو اسکا رونا بھی تھم گیا تھا۔

وہ سر پکڑ کر رہ گیا۔۔۔

چلو گھر۔۔۔چلو بیٹی تم بھی۔۔انھوں نے اس لڑکی کی طرف دیکھا۔۔

وہ جو پہلے ہی حیدر کے پیچھے چھپی کھڑی تھی۔۔جلدی سے انکے ساتھ چل دی۔۔حیدر رکے تھے۔۔پیچھے کی طرف مڑ کے دیکھا۔۔۔

شام کو نکاح ہے آپکی بیٹی کا میرے بیٹے کے ساتھ۔۔اپ لوگ شرکت کریں گے تو مجھے خوشی ہوگی۔۔۔۔

بابا لیکن۔۔۔ہانیہ کے ہاتھوں میں پسینہ آگیا تھا۔۔اسکی جاب کا فرسٹ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈے تھا اور وہ اس ہاسپٹل میں ہرگز جانا نہیں چاہتی تھی۔۔جہاں بابا اسے بھیجنے پہ بضد تھے۔۔ایک خوف سا تھا۔اس نے سر پہ دوپٹہ درست کرتے ہوئے۔۔کال کاٹی۔۔۔اور ایک ٹھنڈی سانس لی۔۔۔

ہاں کیا کہتے بابا۔۔۔؟سارہ نے ہمدردی سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

ہانیہ کی بڑی بڑی انکھیں اسکے اندر کی گھبراہٹ کی وضاحت دے رہی تھیں۔۔۔

اسکی معصوم سی شکل گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔بابا کو اسکی بات کیوں سمجھ نہیں آرہی تھی۔بار بار اسکی انکھوں کے سامنے وہی رات گزر رہی تھی۔

اس نے اپنے نچلے ہونٹ کو بے دردی سے کچلا۔سارہ نے اسے اپنے گلے سے لگا لیا تھا اور اسکے پیچھے تھپکی دے رہی تھی۔۔

اگر اس نے پہچان لیا مجھے۔۔۔۔ہانیہ کی آواز بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔

میں کیوں اس سیاپے کو پال کے رکھوں کرتے کراتے کچھ ہو نہیں۔۔یہ جو ایک گھر ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔۔ساجدہ اونچی اونچی چیخ رہی تھی۔۔

وہ اسکے سامنے سر نیچے کئے بیٹھا تھا۔۔پانچ بچے اور یہ مہنگائی کا دور۔۔ اطہر کی کمر ٹوٹنے پر تھی۔۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں کرو ہانی کی شادی کوئی نہیں۔۔میں بھی جب تمھارے گھر ائی تھی یہی کوئی چودہ پندرہ سال کی تھی میں۔ساجدہ نے اتنی مکاری سے جھوٹ بولا۔

لیکن ساجدہ تم یہ بھی تو دیکھو کہ وہ کتنا بڑا ہے اس سے۔۔۔اتنے بڑے بچے ہیں اسکے۔۔اطہر کا دل بیٹی کی محبت میں بولا تھا۔ایک پل کے لیے۔

میں بھی جب ائی تھی تمھاری بھی ایک بیٹی تھی۔۔وہ چیخ کے بولی تھی۔

لیکن میں جوان تھا۔۔میری بیٹی چار سال کی تھی۔۔وہ گھبرا کے وضاحت دے رہا تھا۔۔

تمھارے ساتھ کوئی زیاتی نہیں ہوئی جس کا بدلہ تم میری بیٹی سے لو۔۔

بات سنو میری جس طرح کے لچھن ہیں نہ اسکے کبھی درختوں پہ چڑھتی ہے تو کبھی دیواریں پھلانگتی ھے۔۔تمھارے ہاتھ سے نکل جائے گی۔۔

ساجدہ ہاتھ کو نچا نچا کے بات کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ تو وہ تمھارے ڈر سے ایسا کرتی ہے۔۔تم جب مارتی ہو اسے تب تب وہ ایسا کرتی ہے۔۔اطہر نے اپنی بیوی کی خون خار نظروں سے گھبراتے ہوئے رک رک کے کہا۔۔۔

اچھا تو وہ چوہیا میرے خلاف باتیں بھی کرتی تم سے میں نے کبھی نہیں مارا اس کلموہی کو۔۔۔غصے سے اس کے منہ سے تھوک نکلنے لگا تھا۔۔۔

میں نے تمہیں دو ٹوک الفاظ میں بتا دیا ہے۔۔۔اگلے ہفتے نظیر اپنے گھر والوں کے ساتھ آرہا ہے دو جوڑوں میں رخصت کرو اس بوجھ کو۔۔۔

ساجدہ پیر پٹختی باہر نکل گئی اور اطہر سر نیچے پھینک کے بیٹھ گیا۔۔

وہ جو چائے کا کپ ابا کے لیے لے کر کھڑی تھی۔۔لرز کے رہ گئی تھی۔۔

وہ خوف سے دھڑکتے دل کے ساتھ میٹنگ روم میں داخل ہوئی تھی۔

وہ آج بھی اتنا ہی خبرو تھا۔۔وہی دل کو دھک کر دینے والی پرسنیلٹی۔۔ دس سال پر لگا کر گزر گئے تھے۔۔بس اسکے چہرے پہ اب سنجیدگی اور ایک عینک کا اضافہ ہوا تھا۔۔

یہ آپکے آنے کا وقت ہے ڈاکٹر۔۔بڑے غصے سے اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کے سوال کیا۔۔وہ پہلے ہی اسے اتنے سال بعد دیکھ کے گھبراہی ہوئی تھی۔۔اسکی بارعب آواز سے جان اور نکل گئ تھی۔۔۔

سر۔۔۔سر۔۔۔سوری۔۔۔مم۔۔میں ائیندہ خیال رکھوں گی۔۔ گھبراہٹ سے اسکے ماتھے پہ پسینہ آ گیا تھا۔۔اسکے سامنے وہ شخص کھڑا تھا جو اس دنیا میں واحد اسکا اپنا تھا۔۔لیکن اسے کچھ خبر نہیں تھی۔وہ بڑی مشکل سے لڑکھڑاتے ہوئے کرسی پر بیٹھی۔۔اس نے ہانیہ کو بلکل نہیں پہچانا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی اسکے ہاتھوں پہ بار بار پسینہ آ رہا تھا۔۔۔

وہ سب نئے ڈاکٹرز کو ہاسپٹل کے اصول اور انکی ڈیوٹیز کے بارِے میں آگاہ کررہا تھا۔۔۔

ہانیہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔موٹے موٹے آنسو اسکے ماضی کی تلخ یادوں کی صورت میں ڈگمگانے لگے تھے۔وہ آہستہ آہستہ دھندلا ہورہا تھا۔۔۔اور دھندلا۔۔۔

ہانیہ نے ارد گرد دیکھتے ہوئے اپنے آنسو ہاتھوں سے بےدردی سے رگڑ ڈالے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

گھر صاف کروا دیا ہے۔۔بیٹے خیال سے رہنا۔۔حیدر نے احان کے کندھے پہ تھپکی دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھاری مما کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔۔نہیں تو ہم ساتھ رہتے۔۔۔حیدر کے چہرے پہ پریشانی صاف ظاہر تھی۔۔۔۔

میں چکر لگاتا رہوں گا۔۔۔انھوں نے مسکرا کہ اپنے بیٹے کو گلے لگایا۔۔۔

احان احمد سائنس میں انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں اعلی نمبروں میں کامیاب ہوا تھا۔۔اب لاہور کے میڈکل کالج میں اسکا میرٹ بن گیا تھا۔ اس لیے اسلام آباد سے لاہور اسے آنا پڑا۔۔۔

حیدر نے اسے لاہور میں اپنا گھر ہی صاف کروا کر دیا تھا۔۔۔

اپنی بیوی کی طبیعت کی وجہ سے وہ پریشان تھے۔۔نہیں تو کچھ دن وہ احان کے ساتھ گزار کے ہی جاتے۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کے گلے لگے ہوئے تھے۔۔ڈی سی پی حیدر وحید کو آج اپنے بیٹے پہ ناز تھا۔۔وہ اسے ایک بہترین سرجن کی شکل میں دیکھنا چاہتے تھے۔

بابا مما کا خیال رکھیئے گا۔۔بیس سالہ احان کو اپنی ماں سے بہت محبت تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم اپنا خیال رکھنا اور دل لگا کر پڑھنا اپنے ماموں کی طرف چکر لگاتے رہنا۔۔۔حیدر نے اسکے ماموں جو لاہور میں ہی مقیم تھے انکا ذکر کیا۔۔۔

جی بابا۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسکے گال پہ ہاتھ رکھ کے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔

آج اسکی نائٹ شفٹ تھی۔۔اسکی جاب کا آج تیسرا دن تھا اور ان تین دنوں میں ایک دن بھی ہانیہ کا اس سے سامنا نہیں ہوا تھا اور وہ اس بات پر شکر ہی کررہی تھی۔۔آتے ہی اس نے اپنی ڈیوٹی رجسٹر میں چیک کی اور دل دھک سا رہ گیا۔۔آج اسکی ڈیوٹی اسی کے ساتھ تھی۔۔ وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے آفس کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

مے ائی کم ان سر۔۔اسے اپنی آواز بہت دور سے آتی ہوئ محسوس ہوئی۔

وہ کسی فائل کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔وہ اندر داخل ہوئی۔۔ایک سوندھی سی مہک نے اسکا استقبال کیا۔۔

جی۔۔۔بہت بارعب آواز تھی۔

ہانیہ کے ماتھے پہ پسینے کے ننھے ننھے قطرے نمودار ہوگئے تھے۔۔۔اس نے دنوں ہتھیلیوں کو آپس میں جوڑا۔۔ایسے جیسے خود کو خود کا ہی سہارا دیا ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر۔۔وہ میری۔۔۔ڈیوٹی ہے آج۔۔۔آپکے ساتھ۔۔او۔۔پر۔۔یٹ میں۔۔۔ اس نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔اس سے یہاں کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

اوکے۔۔یور گڈ نیم۔۔۔۔فائل سے نظر اٹھائے بنا سوال کیا گیا۔۔دل بند ہوگیا تھا۔۔اسے ایک دم سے گھٹن کا احساس ہونے لگا۔۔۔وہ کیسے اسے اپنا نام بتا دے۔۔۔

وہاں بھی تھوڑی دیر خاموشی رہی جیسے کہ وہ خود بھول گیا ہو اس سے یہ سوال کر کے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ۔۔۔۔اس نے گھٹی سی آواز میں کہا۔۔

ایک دم اس نے فائل سے سر اٹھایا تھا اسکی طرف دیکھا۔ہانیہ کا دل خوف سے بند ہونے والا تھا۔۔

اوکے۔۔وہ ایک دم سے نارمل ہوگیا تھا۔۔آپ چلیں۔۔میں آرہا ہوں آپ جاکر تیاری شروع کریں پیشنٹ کو تیار کریں۔۔میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔۔۔وہ ایک دم سے اسکے آفس سے ایسے باہر نکلی تھی جیسے کوئی قید

سے باہر نکلتا ہے۔۔باہر آکر اس نے اپنے سانس کو بحال کیا۔۔۔

جلدی سے بابا کو کال ملائی۔۔۔

بابا میری ڈیوٹی لگ گئی ہے آج ان کے ساتھ۔۔۔پلیز کچھ کریں۔خوف سے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔

کیوں کچھ نہیں ہوتا شاباش جاؤ۔۔بابا کی آواز نے اسکی ساری امیدوں پہ پانی پھیر دیا۔۔اپریشن تھیٹر میں وہ اس سے جو بھی مانگتا وہ کانپتے ہاتھوں سے دے رہی تھی۔۔۔

مس ہانیہ۔۔کیا مسئلہ ہے آپکے ساتھ۔۔۔اسے ہانیہ پہ غصہ آ گیا تھا۔

آپ چلی جائیں باہر۔۔اس نے ناگواری سے ہانیہ کی طرف دیکھا۔وہ ساکت کھڑی تھی۔۔آج دس سال بعد بھی وہ اس پہ ویسے ہی ناگواری دکھا رہا تھا۔۔

سنائی نہیں دیا آپکو۔۔۔چلی جائیں باہر۔۔۔اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

باقی سب جو ساتھ تھے سارے خاموش ہو گئے تھے۔ڈاکٹر احان حیدر

کے غصے سے پورا ہسپتال واقف تھا۔۔وہ تقریباً دوڑتی ہوئی لابی میں سے گزری تھی۔سعدیہ اسکو دیکھ کر اسکے پیچھے ائی تھی۔

چپ کرو یار۔۔سعدیہ اسکو چپ کروا رہی تھی۔۔ڈاکٹر احان ایسے ہی ہیں سڑیل سے کھڑوس کہیں کے۔۔۔

وہ ایسا تو نہیں تھا۔۔اس دن سے پہلے تک۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔

وہ کسی سے بات کرتا ہوا اندر داخل ہوا تھا اسکو دیکھ کر ٹھٹکا۔۔

آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔بڑے غصیلے انداز میں پوچھا گیا۔۔وہ گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کک۔۔کچھ نہیں سر۔۔۔اس نے آنکھیں صاف کی۔۔۔

آپ ڈاکٹر ہیں مس ہانیہ۔۔۔بی بریو۔۔۔وہ کہتا ہوا باہر چلا گیا تھا۔۔

بہادر تو میں بہت ہوں احان حیدر۔۔اگر دس سال پہلے یہ بہادری میں نہ دکھاتی۔۔تو شاید آج یہاں اس جگہ پر نا ہوتی۔۔

آنکھوں سے آنسو خشک ہو گئے تھے۔۔

ابا پلیز مجھ پہ رحم کریں میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔مجھے پڑھنا ہے۔ آنٹی ساجدہ مجھے سکول بھی نہیں جانے دے رہی۔۔۔وہ پندرہ سال کی معصوم سی ہانیہ اپنے باپ کے آگے فریاد کر رہی تھی۔۔۔

اطہر بلکل خاموش کھڑا تھا۔۔اپنی بیوی کی وجہ سے نظیر کے اپنے کاروبار میں شریک کرنے کے لالچ کی وجہ سے۔۔۔بس وہ خاموش تھا۔۔۔

بولا تو صرف اتنا۔۔

ہانی تو بہت خوش رہے گی میری گڑیا۔۔وہ تڑپ کے رہ گئی۔۔۔

یہ ہے وہ باپ جس کے سہارے میری ماں مجھے چھوڑ کے اس دینا سے چلی گئی۔۔جو اس پندرہ سال کی معصوم سی گڑیا کو۔۔چالیس سال کے آدمی سے بیانے کو تیار ہو گئے تھے۔۔

وہ دل برداشتہ ہو کر آج پھر وہیں درخت کی شاخ پہ بیٹھی تھی چھپ کے اس درخت کی آغوش میں اسکو بہت اپنائیت محسوس ہوتی تھی۔۔۔۔

یہ درخت انکے لان میں پھیلا ہوا تھا۔۔جس کی شاخیں ساتھ والے گھر

تک بھی پھیلی ہوئی تھی۔۔جب وہ اس درخت پہ بیٹھتی تھی تو اسے ساتھ والے گھر کا سارا لان نظر آتا تھا۔۔اس گھر میں کوئی نہیں رہتا تھا جب وہ زیادہ چھوٹی تھی تو اکثر دیوار پھلانگ کے انکے لان میں بھی چلی جاتی تھی۔۔

وہاں گھنٹوں ساجدہ کے ڈر سے بیٹھی رہتی تھی پھر ابا کے گھر آنے کے وقت جاتی تھی۔۔لیکن آج وہ لان پہلے کی طرح ویران نہیں تھا۔۔وہاں ایک لڑکا اپنا بائیک دھو رہا تھا۔۔کانوں میں ہیڈ فون گھسائے۔۔اونچی آواز میں گانے گاتے ہوئے۔۔وہ زندگی سے بھرپور انسان لگ رہا تھا۔۔

کتنا سکون تھا اسکے چہرے پہ۔۔۔کوئی غم نہیں کوئی فکر نہیں۔۔وہ اس سے لگ بھگ کوئی چھ یا پانچ سال بڑا لگ رہا تھا۔۔۔

وہ خوش تھا اور وہ اتنی ہی اداس اپنی زندگی سے بیزار۔۔۔

وہ اپنی بائیک کو چھوڑ کے اب خود پہ پانی ڈال رہا تھا۔وہ کبھی اپنے منہ پر پانی ڈالتا تو کبھی اپنے کندھوں پہ۔دونوں کے چہرے بھیگے ہوئے تھے۔

www.neweramagazine.com

ایک کا پانی سے۔۔ایک کا آنسو سے۔۔۔۔۔

کیا ہے ہانیہ چل نا یار کینٹن چلتے ہیں۔۔بہت بھوک لگی ہے۔۔۔وہ وارڈ میں لاسٹ پیشنٹ چیک کررہی تھی جب سعدیہ اسکے پاس ائی۔۔

اچھا چلتے ہیں۔۔مجھے میڈیسن تو لکھنے دو۔۔سعدیہ اسکا بازو پکڑ کر کھینچ رہی تھی۔۔

ایک منٹ مجھے دو۔۔کیا ہے انکو؟؟سعدیہ نے اس سے پیپر شیٹ کھینچی۔۔ اس پر میڈیسن لکھی۔۔۔

یہ لگا دو۔۔۔ہانیہ نے بنا دیکھے کلپ بورڈ نرس کے ہاتھ میں تھاما دیا تھا کیونکہ سعدیہ اسکا بازو پکڑ کر کھینچ رہی تھی۔۔۔

وہ کینٹین پہ کھانے کے بعد بڑے خشگوار موڈ میں چائے پی رہی تھیں جب نرس نے آ کر اسکی جان نکال دی۔۔

میم آپ دونوں میں سے وارڈ نمبر 6 میں کس کی ڈیوٹی تھی؟؟

مم۔۔۔میری۔۔۔۔۔ہانیہ گھبرا گئی۔۔۔

میم آپکو ڈاکٹر احان اپنے آفس میں بلا رہے ہیں۔۔ایک اور دھماکا۔۔۔۔

وہ خوف سے دھڑکتے دل کے ساتھ۔۔احان کے روم ناک کرتے ہوئے داخل ہوئی۔کمرے کا منظر اسکی سوچ سے بھی زیادہ خوف ناک تھا۔۔

احان سرخ چہرے کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔ساتھ دو تین اور سینئیر ڈاکٹر کھڑے تھے۔۔جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تو احان دھاڑنے کے انداز میں اس پر برس پڑا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپکی وجہ سے آج ایک پیشنٹ کی جان جانے والی تھی۔۔آپ کس قسم کی ڈاکٹر ہیں۔۔آپکو پتہ بھی ہے آپ کونسی ڈوز دے کر گئی اسے۔۔دل تو کررہا ہے اسی ٹائم آپکو فارغ کر دوں۔۔۔احان نے میز پر طیش میں ہاتھ مارا۔۔وہ سہم گئی۔۔اسکے حلق سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔۔ ہاں آنکھوں میں آنسو ڈگمگانے لگے تھے۔۔بلکل ویسے ہی جیسے آج سے دس سال پہلے۔۔۔۔

فرق صرف اتنا تھا اب اسکی آواز کا دبدبا پہلے سے کہیں زیادہ تھا۔۔

یہ آپکی لاسٹ وارننگ ہے۔۔سنا آپ نے ناؤ گٹ لاسٹ۔۔۔وہ ایک دم جھٹکا لیتے ہوئے ہوش میں ائی جیسے کرنٹ لگا ہو اور پھر سر جھکائے باہر نکل گئی۔احان نے پانی کا گلاس منہ کو لگا لیا۔۔ایک تو اسے اس لڑکی کا نام برا لگتا تھا۔۔اوپر سے اسکی حرکتیں۔۔اسکی دماغ کی رگیں تن گئی تھیں۔

☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬

اسے لاہور میں آج تیسرا دن تھا۔۔۔آج وہ نک سک سے تیار ہو کر ماموں کی طرف جا رہا تھا۔۔۔بار بار ریحم کا خیال اسکا دل گدگدا رہا تھا۔

ریحم اسکے ماموں کی بیٹی تھی۔۔احان اور ریحم بچپن سے ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے آرہے تھے اور اب جب احان میڈیکل کالج میں تھا دونوں کی معصوم دوستی نے کوئی اور ہی رنگ لے لیا تھا۔۔۔جو بہت حسین رنگ تھا۔۔اسے ریحم بہت اچھی لگتی تھی۔۔۔۔

دروازے پہ دستک دے کر احان بار بار اپنے بال درست کررہا تھا۔۔۔

دروازہ ممانی نے کھولا تھا۔۔

ارے احان۔۔۔کم۔۔کم۔۔وہ محبت سے اسے اندر بلا رہی تھی۔۔۔۔

ممانی کو سلام کرتے ہوئے اسکی نظریں مسلسل ریحم کو تلاش کررہی تھی۔

ممانی ریحم دیکھائی نہیں دے رہی۔۔۔اس نے اردگرد نظر دوڑاتے ہوئے آخر کو اپنے دل کی بات زبان سے کر ہی دی۔۔۔۔

وہ اوپر اپنے کمرے میں۔۔۔۔کچن سے انکی آواز ائی۔۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا تھا۔وہ کانوں میں ہیڈ فون لگائے ڈرائنگ کرنے میں مصروف تھی۔۔کھڑکی سے آنے والی مدھم سی ہوا ریحم کے بال اڑا رہی تھی۔۔جن کو وہ بار بار پنسل سے پیچھے کررہی تھی۔۔احان تھوڑی دیر تو یونہی کھڑا اسکو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔وہ اس سارے منظر کا سب سے حسین حصہ لگ رہی تھی۔۔احان کا نیا نیا جزبات سے بھرا جوان دل دھڑکنے لگا۔وہ اپنی بے ترتیب دھڑکنیں لے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر آگے بڑھا اور ریحم کے کان سے ہیڈ فون کی وائر نکال دی۔۔۔

ریحم کے چہرے پر خشگوار حیرت تھی۔۔۔

تم کب ائے احان۔۔۔؟؟؟ وہ خوشی سے چیخ پڑی۔۔۔۔

کب کیا مطلب میں اب لاہور ہی ہوتا ہوں۔۔وہ بڑے ریلکس انداز میں بیڈ پہ ڈھیر ہوا۔۔۔

سچ۔۔۔وہ خوشی سے پاگل ہوئی۔۔مجھے کیوں نہیں بتایا کسی نے کہ تمھارا ایڈمیشن ادھر ہوا ہے۔۔۔۔وہ خفگی سے بولی۔۔۔۔

تمھیں سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔۔احان نے اسے ہلکے سے آنکھ ماری۔۔۔۔

ریحم بلش ہوگئی تھی۔۔احان کا دل کیا وہ اس لمحے کو قید کر لے۔۔وہ دونوں یونہی کچھ دیر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے اور بار بار مسکرا دیتے۔

نیچے آجاؤ بچو۔۔۔چائے تیار ہے۔۔۔ممانی کی آواز پہ وہ چونکا تھا پھر دونوں ایک دوسرے پہ ہنستے ہوئے نیچے آگئے۔۔ریحم اسکی پہلی چاہت تھی۔۔اس نے جب ان جزبات کی دنیا میں پہلا قدم رکھا تو ریحم ہی وہ

پہلی لڑکی تھی جو ہر طرح سے اسکے قریب تھی۔۔۔سو وہ اسی سے اپنے جزبات کا تبادلہ کر بیٹھا۔۔۔

لیکن اسکے نصیب میں کوئی اور لکھا جا چکا تھا۔۔ایک انجان ساتھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر احان آپ سے بات کرنی ہے مجھے۔۔سعدیہ نے جھجکتے ہوئے کوریڈور سے گزرتے ہوئے احان کو رکا۔۔

جی۔۔۔وہ مختصر بولا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ کم ہی بولتا تھا۔۔۔۔

سر آپ نے جو کل ہانیہ کو ڈانٹا۔۔۔اس میں اسکی کوئی غلطی نہیں تھی۔ وہ رک رک کے بول رہی تھی۔۔۔۔

غلطی سراسر میری تھی۔۔۔وہ میڈیسن میں نے لکھی تھی۔۔۔سعدیہ کا سر جھکا ہوا تھا۔۔احان کچھ دیر وہاں رکا۔۔پھر تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔۔

عجیب بد دماغ انسان ہے یہ۔۔۔سعدیہ حیران کھڑی تھی۔۔کوئی تو جواب دیتا۔۔۔۔

ہانیہ چپ کر جاؤ نا۔۔۔میں ڈاکٹر احان کو بتا کر ائی ہوں کہ تمھاری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔وہ اب ہاسٹل آ گئی تھی۔۔جہاں وہ اور سارہ کب سے ہانیہ کو چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔

آپی مت رو نا۔۔۔تمنا اسکے پاس بیٹھی تھی اس پورے گھر میں ایک وہی تو تھی اس کی غمگسار۔۔۔اسکی سوتیلی بہن۔۔اسکے ابا کے ساجدہ میں سے تین بچے تھے۔۔دو بیٹیاں اورایک بیٹا تھا۔۔اپنی ماں کی ہانیہ سے اتنی نفرت کے برعکس تینوں ہانیہ سے بہت پیار کرتے تھے۔۔۔تمنا سب سے بڑی تھی تو وہ ہانیہ کے سارے دکھ درد سمجھتی تھی۔۔۔

آج شام نظیر نامی اس چالیس سال کے آدمی نے اسے نکاح کے بندھن میں باندھ کے لے کر جانا تھا۔۔۔

اسکا رو رو کر برا حال تھا۔۔وہ اس دن سے باپ کے پاؤں میں پڑ پڑ کر رحم کرنے کی تلقین کرتی رہی لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوا۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔تمنا نے بتایا کہ اماں رات کو اس آدمی

سے بات کررہی تھی کہ وہ ہانیہ کو دبئی لے جا کر بیچ دے۔۔

آپا تم بھاگ جاؤ یہاں سے۔۔۔پلیز آپا چلی جاؤ یہاں سے۔۔وہ گھبرا گھبرا کے بار بار پیچھے مڑ کے دیکھ رہی تھی کہ کہیں اسکی ماں نہ آ جائے۔۔

ہانیہ کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ابھی تک تو صرف وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ اسکی شادی کررہی اسکی ماں پر آج اس پہ انکشاف ہوا تھا کہ اسکی ماں نے اسے بیچا تھا۔۔۔

میں کہاں جاؤں گی تمنا۔۔وہ ڈر گئی تھی ہاتھ لرز رہے تھے۔۔۔

آپی کہیں بھی چلی جاؤ۔۔پر یہاں سے جاؤ اماں بہت گندی ہیں۔۔

مم۔۔میں ساتھ والے گھر چلی جاتی ہوں دیوار پھلانگ کے۔۔۔اچانک اسکے ذہن میں خیال ابھرا۔۔اپنے اپکو گناہ کی دلدل سے بچانے کے لیے اسے یہی خیال آیا اس وقت۔۔۔۔

آپا تم جاؤ۔۔اماں باہر گئی ہیں شام کی تیاری کے لیے۔۔میں تمہاری جگہ کمرے کو لاک کر کے بیٹھ جاتی ہوں تم چلی جاؤ۔۔جاؤ جلدی کرو۔۔۔۔

تمنا اسے دھکے دینے کی شکل میں وہاں سے بھیج رہی تھی۔۔۔

وہ دھڑکتے دل اور لرزتے قدموں کے ساتھ درخت پر چڑھی اور ساتھ والے گھر کے لان کی لٹکتی شاخوں کے سہارے نیچے اتر گئی۔۔۔

وہ کینٹین میں سعدیہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔گرم چائے کے کپ کے کناروں پہ آہستہ آہستہ انگلیاں پھیرتی ہوئی۔۔وہ اداسی سے ماضی سے لے کر اب تک کی اپنی زندگی کی کسی ایک خوشی کے بارے میں سوچ جا رہی تھی۔۔۔کوئی بھی تو خوشی نہیں تھی۔۔۔

آہ۔۔۔ایک ٹھنڈی اداسی کہ چادر میں لپٹی ہوئی سانس اسکے درد بھرے سینے سے نکلی۔۔

احان ڈاکٹر زبیر کے ساتھ داخل ہوا۔۔وہ ایک دم ہانیہ کو وہاں دیکھ کے ٹھٹکا تھا۔۔۔ہانیہ نے خاموشی سے نظریں جھکا دی تھی۔۔وہ اسکے بلکل سامنے بیٹھا تھا۔۔بار بار احان اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

سعدیہ چلو یہاں سے۔۔اس نے سعدیہ سے سرگوشی میں کہا۔۔

کیا ہوا۔۔سعدیہ نے اسکی گھبرائی ہوئی نظروں کا تعاقب کیا۔۔

اوہ اچھا۔۔چلو۔۔۔اٹھو۔۔وہ دونوں وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔

یار مجھے ایک بات تو بتاؤ۔۔سعدیہ نے کن اکھیوں سے گھبرائی ہوئی ہانیہ کو دیکھا۔۔۔

تم ڈاکٹر احان سے کیوں اتنا گھبراتی ہو؟؟مانا کہ وہ بہت سٹریک ہیں لیکن تمہارے چہرے کی تو ہوائیاں اڑ جاتی ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں نہیں تو۔۔۔وہ گڑبڑا گئی تھی۔۔

کچھ تو ہے۔۔۔کیا مسئلہ ہے۔۔۔وہ بضد تھی۔۔۔

کچھ نہیں میں ایسی ہی ہوں۔۔۔وہ تھوڑی چڑ گئی تھی۔اس نے تھوڑے غصے سے کہا۔سعدیہ تھوڑا منہ بنا کے خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

اب کیسے بتاو دوں تمہیں کہ احان حیدر میرا کیا ہے۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

اس دنیا میں اب صرف ایک ہی تو رشتہ تھا اسکا۔۔۔

احان حیدر۔۔اسکا شوہر۔۔۔اسکا سب کچھ۔۔وہ اسکے نکاح میں تھی۔۔۔ دس سال سے وہ اس شخص کے نکاح میں تھی۔۔۔جسے کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔سب کچھ دھندلا ہو رہا تھا۔۔۔۔

جب وہ لان میں اتری تو دوپہر کا وقت تھا۔۔۔خاموشی کا راج تھا۔۔۔وہ دبے قدموں گھر کے داخلی دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔داخلی دروازہ کھلا تھا۔۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔۔لاؤنج میں پنکھا چلنے کی آواز آ رہی تھی۔۔۔وہ تھوڑا سا اور آگے ائی۔۔وہی بائیک والا لڑکا بےسدھ سو رہا تھا۔۔۔اسکا ایک بازو صوفے سے نیچے لٹک رہا تھا اور ایک سینے پہ تھا۔۔۔وہ تھوڑی دیر خوف سے کھڑی اسے دیکھتی رہی گھر میں دو کمرے تھے۔۔۔دونوں کے دروازے لاؤنج میں کھل رہے تھے ایک طرف کچن تھا۔۔ڈرائنگ روم کی دیوار کے ساتھ اوپر کا زینہ تھا۔۔۔

اسے وہ جگہ سب سے بہتر لگی تھی اپنی پناہ گاہ کے لیے۔۔۔اس نے اپنی چپل اتار کر اپنے ہاتھ میں پکڑی اور دبے قدموں اوپر کی سیڑھیاں چڑھ کے اوپر آگئی تھی۔۔سیڑھیاں چڑھتے ہی ایک کمرے کا دروازہ کھلتا تھا۔۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تھا۔دروازہ ہلکی سی چرچراہٹ سے کھلا تھا کمرے میں ایک ٹوٹی چارپائی کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔۔وہ بھی دھول مٹی سے اٹی پڑی تھی۔۔۔۔اسے یہ جگہ ہی بہتر لگی۔۔۔

وہ دبک کر وہاں بیٹھ گئی اور شام ہونے کا انتظار کرنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com

گاڑی پورچ میں روک کر وہ نیچے اترا۔ایک ہاتھ سے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے وہ داخلی دروازے کی طرف آرہا تھا۔۔آج ہاسپٹل میں اسکی نائیٹ شفٹ نہیں تھی اسی لیے جلدی گھر آگیا تھا۔۔۔

آگئے۔۔آج جلدی آگئے۔۔حیدر نے ٹی وی کی آواز آہستہ کی۔۔وہ لاؤنج میں نیوز سننے میں مصروف تھے۔۔

بس آج نائیٹ شفٹ نہیں تھی اس لیے۔۔وہ مختصر جواب دے کر آگے

بڑھا۔۔

کھانا لگائے اسلم۔۔؟؟حیدر کا اگلا سوال۔۔۔

وہ اپنے بیڈ روم کے لیے سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے رک گیا۔۔۔

نہیں۔۔مختصر جواب دیتا ہوا ایک بازو پہ کوٹ ڈالے وہ اوپر چڑھ گیا۔

بار بار ایک ہی خیال تنگ کر رہا تھا۔۔جب وہ اسے بری طرح ڈانٹ رہا تھا تو اسکا چہرہ۔۔۔۔

کیا ایک نام ہانیہ ہونا اس بچاری کا جرم تھا۔۔دنیا میں تو کتنی ہانیہ ہوں گی۔۔کیا وہ اب ان سب سے بدلہ لیتا پھرے گا۔۔وہ بیڈ پر پیر نیچے لٹکا کے ڈھیر تھا۔۔۔

جو بھی ہے احان حیدر ڈاکٹر ہانیہ کے ساتھ غلط ہوا۔۔اس نے دونوں ہاتھوں سے ماتھے کے بال پیچھے کرتے ہوئے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں اڑا کے اپنے سر کا تکیہ بنایا۔۔۔

خدا کا واسطہ مجھے مت نکالو میں کہاں جاؤں گی میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔

پلیز پلیز۔۔۔معصوم سی آواز اسکے کانوں میں گونج رہی تھی اور وہ منظر پھر سے اسکی آنکھوں کے آگے تھا۔۔جب دس سال پہلے اس نے ہانیہ نامی لڑکی کو دھکے دے کر گھر سے باہر نکال دیا تھا۔۔۔

وہ شام کو چھت پہ نکلنے سے پہلے نیچے جھانک رہی تھی۔۔سیڑھیوں کی اوٹ سے نیچے کی طرف جھانکا۔۔۔صوفہ خالی تھا اور بلکل خاموشی تھی۔ وہ آدھا گھنٹہ کسی آہٹ کو سننے میں مصروف تھی لیکن کوئی ایک آہٹ تک بھی نا سنائی دی تھی اسے۔۔وہ ہمت کرکے تھوڑے سے زینے اور نیچے اتری۔۔۔آہستہ آہستہ وہ نیچے آتی گئی۔۔۔

داخلی دروازہ بند تھا۔۔۔اس نے دروازے کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔ دروازہ باہر سے بند تھا۔۔۔اس نے تیزی سے سیڑھیاں اوپر چڑھیں۔۔ اور چھت کے لیے لگائے گے دروازے کی کنڈی گھوما کر کھولی۔۔جو باہر چھت کی طرف کھل رہی تھی۔۔دروازہ کھلا تو مٹی سے اٹی چھت تھی۔ وہ ننگے پاؤں دوڑتی ہوئی اس دیوار کی طرف بھاگی۔۔۔جو ان کے گھر کا

سارا منظر دیکھاتی تھی۔۔۔۔

وہ دیوار میں بنے پھولوں کے نقش و نگار والے ہواداں میں سے جھانک کے اپنے گھر کا منظر دیکھا۔۔

ایک آدمی سیاہ رنگت والا جس کے چہرے پہ بلا کی منحوسیت تھی۔۔گلے میں پھولوں کا ہار پہنا ہوا تھا۔۔وہ غصے میں بھرا ہوا تھا۔۔انکے لان سے پہلے آنے والے صحن میں چکر لگا رہا تھا۔۔۔

مجھے لڑکی چاہیے ہر حال میں۔۔دو آدمیوں نے اسکے باپ کو پکڑا ہوا تھا۔

وہ سیاہ صورت آدمی بار بار ساجدہ پہ جا کر چیخ رہا تھا۔۔

مجھے لڑکی چاہیے سمجھی تم۔۔ہلکی ہلکی آواز اسکے کانوں میں پڑ رہی تھی۔۔

نہیں تو میرے پیسے نکال۔۔اس آدمی نے اب ساجدہ کا گلا دبوچ لیا تھا۔

کون سے پیپ۔۔۔پیسے۔۔؟؟ اطہر کی ٹوٹی ہوئی گھٹی سی آواز نکلی۔۔

تمھاری بیوی نے لیے پیسے۔۔۔نظیر کمینگی سے اسکے باپ کے آگے جا کر بولا۔۔اطہر نے بے یقینی سے اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔شادی کی۔۔تیاری اور۔۔۔تمھارے کاروبار کے لیے۔۔۔لیے تھے میں نے۔۔۔وہ گڑبڑا گئی تھی۔۔اطہر کا سر نیچے ڈھلک گیا تھا۔۔

اسکے باقی بہن بھائی شاید اندر ہی تھے۔۔۔

ایک منٹ۔۔ایک منٹ۔۔ساجدہ اپنی گدھ جیسی آنکھیں گھوما کر بولی۔۔

یہ ساتھ والے گھر میں دیکھو۔۔وہ کمبخت یہاں گئی ہوگی۔۔

اففف۔۔۔ہانیہ کا دل دھک سے رہ گیا۔۔پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔۔۔ہونٹ سمیت پورا جسم خوف سے کانپنے لگا۔۔وہ ایک دم نیچے ہوئی پھر آہستہ آہستہ جالی کی اوٹ سے پھر سے دیکھا۔۔۔

نظیر کے آدمی دیوار پھلانگ رہے تھے۔۔۔

آہ میرے خدا مجھے بچا لے۔۔اے اللہ بچالے مجھے۔۔۔وہ زور زور سے ہل کے دعائیں مانگنے لگی۔۔دل زور زور سے خوف سے دھڑک رہا تھا۔

اس نے پھر سے اوپر ہو کر دیکھا۔۔وہ تین آدمی لان میں گھوم رہے تھے ایک داخلی دروازے کے لاک کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اوہ خدایا۔۔وہ کانپ رہی تھی۔اس نے زور سے اپنی آنکھیں بند کی۔۔ نیچے سے کھٹ پٹ کی آوازیں بند ہوئی اس نے ڈرتے ہوئے آنکھیں کھولی۔۔

پھر تھوڑا سا اوپر ہوئی۔۔۔

وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔۔ان میں سے ایک ساجدہ کو کہہ رہا تھا۔

پھر۔۔۔پھر۔۔وہ گھر سے باہر بھاگ گئی ہوگی۔۔۔۔ساجدہ نے چالاکی سے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو دن تک لڑکی مل جانی چاہیے۔۔مجھے وہی لڑکی چاہیے ہر حال میں۔۔

وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔

وہ پاگل لگ رہا تھا پاگل ہو بھی کیوں نہ۔۔۔وہ پاگل ہی تو کر دینے جتنی دلکش تھی۔۔سفید۔۔دودھ جیسی رنگت۔۔ملائی جیسی ملائم جلد۔۔۔سنہری ایش رنگ کے لمبے بال۔۔بڑی بڑی آنکھیں ہیزل رنگ کی چمکتی ہوئی۔ لمبی مڑی ہوئی پلکیں۔۔ تیکھی چھوٹی سی ناک۔۔بھرے بھرے قدرتی

گلابی ہونٹ۔۔لمبی صراحی دار گردن اور گردن سے نیچے بڑی سی چادر میں چھپا ھوش ربا وجود۔۔۔۔

وہ دوپہر کو سوئی ہوئی تھی۔۔جب چپکے سے ساجدہ نے نظیر کو بلا کر اس دلکش ہوش ربا حسینہ کا جلوہ اسے دکھایا تھا۔۔اسکا دماغ ہی تو گھوم گیا تھا وہ اتنی سی عمر میں ہی۔۔ایسی دلکش تھی۔۔تو آگے آگے کیا قیامت ڈھانی تھی اس نے۔۔۔

نظیر کا بس چلتا تو ایک دن میں ہی اٹھا کر لے جاتا اسکو پر ساجدہ اپنے خاوند سے ڈرتی تھی کہ اس کو ابھی اس بات کا پتہ نا چلے۔۔۔

نظیر اپنے بندوں کو لے کر چلا گیا تھا۔۔۔اب ساجدہ تمنا پہ چیخ رہی تھی۔۔

بتا کہاں ہے ہانیہ۔۔۔؟؟لیکن تمنا چپ سادھے کھڑی تھی۔۔۔

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ واپس اسی چھت والے کمرے میں آگئی۔۔

کمرے کے ساتھ جڑے باتھ میں اس نے وضو کیا تھا۔۔۔پھر مٹی سے

بھرے۔۔اس فرش پہ ہی سجدہ ریز ہوگئ تھی۔۔۔ہر سجدہ کے بعد اسکا منہ ماتھا مٹی سے اور بھر رہا تھا۔انسو کی لکیریں بنتی جا رہی تھی۔۔وہ روئے جارہی تھی۔۔شکر ادا کر رہی تھی۔۔۔

وہ ریحم کے ساتھ آئسکریم پارلر میں بیٹھا تھا۔۔وہ بار بار ریحم کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔انکھوں میں شرارت تھی۔۔ریحم کے گال تپنے لگے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہے کیوں دیکھے جا رہے ہو ایسے۔۔ریحم خفگی سے بولی۔۔

احان کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آرہاتھا۔۔اس نے اپنی مسکراہٹ کو دباتے ہوئے کہا۔۔

ناک پہ ائسکریم لگی ہے تمھارے۔۔۔

کیا؟؟؟فوراَ ریحم اپنا ناک صاف کرنے لگی تھی پھر دونوں کا ایک ساتھ قہقہ گونجا تھا۔۔۔

چلیں اب۔۔کچھ دیر بعد ریحم نے کلائی پہ بندھی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مما کو شک ہورہا تھوڑا تھوڑا۔۔۔ریحم نے ناز سے احان کو کہا۔۔۔

اس لیے چلتے ہیں اب۔۔وہ بیگ کو کندھے پہ ڈالتی ہوئی اٹھی تھی۔۔اس کی اونچی سی پونی لہرا کے آگے ائی تھی۔۔احان دل پکڑ کر رہ گیا اسکی اس ادا پہ۔۔اس نے بیگ گھما کے شرارت سے احان کے مارا تھا۔۔۔

اٹھ جاؤ اب۔۔۔وہ پھر بھی ڈھیٹ بنا پیار بھری نظروں سے بس اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

اٹھ جاؤ نا اب۔۔۔ریحم اسکا بازو پکڑ کر زبردستی اٹھا رہی تھی اسے۔۔۔

پہلے پرامس کرو رات کو فون پہ بات ہوگی۔۔۔وہ پوری طرح شرارت کے موڈ میں تھا۔۔۔

اچھا بابا اٹھیک ہے۔۔۔ریحم مسکرا دی تھی۔۔وہ پیارا بھی تو اتنا لگ رہا تھا۔

جب وہ کالج سے باہر ریحم کو ملنے آتا تو لڑکیاں اس کی ایک جھلک دیکھنے کو ایک دوسرے کو دھکے دینے لگتی تھی اور اسکی قسمت پہ رشک کرتی تھیں۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اٹھا اور دونوں ایک ساتھ قہقے لگاتے ہوئے آئسکریم پارلر سے باہر آگئے۔۔۔

وہ آج ہاسپٹل کے لیے لیٹ ہو گئی تھی۔۔تیز تیز وہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔وہ پہلے ہی بوکھلائی ہوئی تھی کہ موڑ مڑتے ہی وہ کسی مضبوط جسم سے ٹکرائی تھی۔۔۔وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔۔۔جس سے وہ ٹکرائی تھی اس نے بازو سے پکڑ کر بڑی مشکل سے اسے بچایا تھا۔۔۔

ہانیہ نے نظر اٹھا کے اوپر دیکھا۔۔۔سامنے احان کھڑا تھا۔۔۔

اوہ۔۔۔اس کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔۔

آپ ہر وقت اتنی حواس باختہ کیوں رہتی ہیں۔۔۔بارعب آواز میں پوچھا گیا۔۔ننھے ننھے پسینے کے قطرے اس کے ماتھے پہ نمودار ہو گئے تھے۔

ایک تو وہ بے رحم اتنا قریب تھا۔۔اوپر سے اسکے کپڑوں سے ابھرتی

ہوئی خوشبو۔۔۔ہانیہ کا دل عجیب طریقے سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔آج خوف کے بجائے دل کسی اور ہی دھن میں دھڑک رہا تھا۔۔۔

اوہ میرے اللہ۔۔۔اس نے دل کو سنبھلنے کی تلقین کی اور وہ تھا کہ آج اس معصوم کی کوئی بات بھی ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔ہوتا بھی کیسے۔۔۔جو سامنے کھڑا تھا۔وہ شخص وہ تھا جس کے نام کے ساتھ وہ اتنے برسوں سے بندھی تھی۔۔۔

جو اس کے روح۔۔دل۔۔۔وجود۔۔ہر چیز کا مالک تھا۔۔۔۔

وہ جس کے لیے اتنے برسوں سے اس نے اپنے جزبات سنبھال کے رکھے۔۔۔جتنی وہ دلکش تھی تو کتنے قدم تھے جو اس کی طرف بڑھے تھے۔۔۔لیکن اس کے دل پہ تو بس اک ہی شخص راج کرتا تھا۔۔۔

احان حیدر۔۔۔اسکا شوہر۔۔۔۔۔۔

احان نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا۔۔کوئی حور جتنی حسین تھی وہ لڑکی۔۔ پر بیوقوف کتنی تھی۔۔۔

احان نے اپنے دل کو سرزنش کیا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔

وہ دھڑکتے دل اور لرزتے جسم کے ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔

سٹاف روم میں داخل ہوئی تو سعدیہ اور دیبہ کسی بات پر قہقہ لگا رہی تھیں لیکن اسکی حالت دیکھ کے دونوں خاموش ہو گئ تھی۔۔۔۔

تمھیں کیا ہوا۔۔؟ دیبا نے تھوڑا پریشان ہو کر پوچھا۔۔۔

وہ چپ رہی اسے تو خود ابھی سمجھ نہیں آ رہی تھی اسے ہوا کیا ہے۔۔۔

اوکے اوکے۔۔مجھے سمجھ آ گئ۔۔اسکا سامنا آج پھر اس کھڑوس ڈاکٹر احان سے ہوا ہوگا ضرور۔۔۔

یہ ایسے ہی ہو جاتی انکو دیکھ کے۔۔۔سعدیہ دیبا کے ھاتھ پہ ھاتھ مار کے ہنس رہی تھی۔۔۔

اے لڑکی۔۔۔کچھ اور تو نہیں ہے۔۔دیبا نے شوخ سے انداز میں اسکی طرف دیکھا۔۔اس نے دیبا کی طرف دیکھا تو اس نے آنکھ ماری شرارت سے۔۔۔اور دونوں پھر قہقہ لگانے لگی۔ہانیہ نے ڈر کے ارد گرد دیکھا۔۔

کہ کسی نے سنا تو نہیں۔۔۔

چپ کرو بدتمیزو۔۔ویسے ہی پتہ تو ہے۔۔کتنی دفعہ انکے غصے کا شکار ہو چکی ہوں۔۔۔اس نے خفگی سے منہ بنا کر کہا۔۔

ویسے ایک بات ہے۔۔۔دیبا نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بات کی تہمید باندھی۔۔۔۔

جس طرح کے ڈاکٹر احان ہیں مجھے نہیں لگتا اس بندے نے کبھی کسی کو پسند کیا ھوگا یا پیار کیا ہوگا۔۔۔

تم لوگوں کو کیا خبر۔۔۔اس نے کسی کو پسند بھی کیا تھا اور وہ اس سے پیار بھی کرتا تھا۔۔ہانیہ نے دل میں سوچا۔۔۔اور اب پھر اس کے چہرے پہ اداسی کا راج تھا۔۔

رات کے نو بجے باہر سے لاک کھلنے کی آواز ائی تھی۔۔شاید وہ لڑکا آگیا ہوگا۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔آہستہ سے دبے قدموں وہ دو زینے اتر کر ائی تھی۔۔سیڑھیوں کی گرل کی اوٹ سے ہلکا سا نیچے جھانکا۔۔وہ

لاونج کے صوفے کے سامنے پڑے میز پر کوئی ڈبہ رکھ رہا تھا۔۔شاید کوئی کھانے کی چیز تھی۔۔۔

پھر ٹی وی آن کر کے وہ کھانے بیٹھ گیا تھا۔۔پیزا کا پیس اٹھا کر منہ میں ڈالتا اور ساتھ کولڈرنک کے گلاس کو منہ لگاتا۔۔۔

کھانے کی خوشبو نے اسکے پیٹ کی سوئی ہوئی بھوک کو بھی جگا دیا تھا۔

اسے یاد پڑا کہ اس نے کل رات کے بعد سے تو کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اففف۔۔۔چکر سے آنے لگے تھے پر وہ خاموشی سے بنا کوئی آواز کئے بیٹھی رہی۔۔۔

دو پیس ابھی بھی ڈبے میں ہی پڑے تھے۔جن پر اس کی نظر تھی۔۔بار بار نظر پھسل کر ان پر پڑ رہی تھی۔۔۔بھوک برداشت کرنے کی تو بہت ہمت تھی اس میں۔۔ساجدہ اکثر سزا کے طور پر اسے بھوکا رکھتی تھی۔۔

پر آج اس کھانے کی خوشبو نے اسے بےچین کر دیا تھا۔۔۔

وہ اب کسی سے فون پہ بات کررہا تھا۔۔کبھی ہنس رہا تھا تو کبھی شرما رہا تھا۔۔کبھی ٹانگیں اٹھا کر میز پہ رکھ چھوڑتا۔۔تو کبھی نیچے لٹکا لیتا۔اسے اسکی باتوں کی تو کوئی خاص سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔البتہ یہ اندازہ ضرور ہوگیا تھا۔۔وہ کسی لڑکی سے بات کر رہا ہے اور وہ لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔وہ اسے چھپی ہوئی مسلسل دیکھ رہی تھی۔۔

گھر میں سامان بہت کم تھا۔۔شاید یہ گھر صرف اسی اکیلے کے رہنے کے مطابق سیٹ کیا گیا تھا۔۔آخر تین گھنٹے کے بعد اس نے کال بند کی تھی ڈبے کے ڈھکن کے اوپر ہاتھ مار کر وہ اندر کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔ اسکی چال سے ہی لگ رہا تھا اب وہ بس سونے جا رہا ہے۔۔اسکے کمرے میں جانے کے بعد ایک دم ٹی وی کا شور بند ہونے کی وجہ سے خاموشی ہو گئی تھی۔۔

وہ ننگے پاؤں کے ساتھ نیچے اتری۔۔جب اسے اس بات کا یقین ہوگیا کہ وہ سو گیا ہوگا۔۔ڈبہ کھول کے اس نے جھپٹ کر ایک پیس اٹھایا اور پھر آہستہ آہستہ واپس اوپر آ گئی۔۔۔۔

پیزہ کھایا تو جیسے بھوکے پیٹ کو سکون آ گیا۔۔دل تو بہت اکساتہ رہا کہ وہ دوسرا پیس بھی اٹھا لائے۔۔۔پر نہیں۔۔۔اس نے بڑی مشکل سے دل کو سمجھایا۔۔۔

باتھ روم کے نل سے ھاتھوں میں ڈال ڈال کے پانی پیا۔۔۔کچھ پانی اپنے منہ پہ بھی ڈالہ۔۔چادر سے منہ رگڑا۔۔۔

چارپائی پہ لیٹنے کے لئے بیٹھی تو اتنی عجیب سی آواز خاموشی میں ابھری وہ گھبرا کے اٹھی۔۔پھر وہ زمین پہ بازو کا تکیہ بنا کے سمٹ کے لیٹ گئی۔۔اپنی ماں کو یاد کرتے کرتے اور اللہ سے دعائیں مانگتے مانگتے کس گھڑی اس کی آنکھ لگی اسے خبر نہیں تھی۔۔۔

ڈاکٹر زبیر پلیز دیکھیں چینج کردیں۔۔وہ کاونٹر پر کھڑی فون سے ڈاکٹر زبیر سے بات کررہی تھی کہ وہ اسکی ڈیوٹی چینج کردیں۔۔۔جو آج پھر احان کے ساتھ تھی۔۔۔۔

دیکھیں ڈاکٹر ہانیہ۔۔یہ مینجمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔۔میں تو کچھ نہیں کر

سکتا۔۔۔اور ڈاکٹر احان تو ایک بہت ہی قابل ڈاکٹر اور سرجن ہیں آپ کیوں نہیں کرنا چاہتی ان کے ساتھ کام۔۔۔۔

وہ مم۔۔میں۔۔۔۔اسے کوئی بات ذہن میں نہیں آرہی تھی۔۔۔

کیونکہ میں بہت بیوقوف ہوں۔۔اسکے عقب میں سے آواز ابھری۔۔۔وہ اسکے بلکل پیچھے کھڑا تھا اور یقیناً وہ فون میں سے ہلکی ہلکی آنے والی آواز کو آسانی سے سن سکتا تھا۔۔۔

اوہ خدایا۔۔وہ سکتے میں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔۔وہ اس آواز کو ہزاروں آوازوں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔دل حلق میں آگیا تھا۔۔وہ وہاں سے جا چکا تھا جبکہ وہ ہونق بنی وہیں پہ کھڑی تھی۔۔

اوہ خدایا یہ کب آیا یہاں پر اور میں واقعی بیوقوف ہی ہوں جس کو پتا بھی نہ چلا وہ میری بات سن رہا ہے۔۔اب کیا کروں۔۔۔کیا کروں۔۔۔۔

وہ بے چینی سے نچلا ہونٹ دانتوں سے کچلنے لگی۔۔۔۔

وہ آوپریٹ روم میں دھڑکتے دل کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔وہ بہت سنجیدہ

انداز میں اوپریٹ کرنے میں مصروف تھا۔

مس ہانیہ۔۔اس نے ہانیہ کی توجہ اوپریٹ کی طرف دلائی کیا چیز تھا وہ۔۔ کیا چہرے پڑھ لیتا ہے۔۔۔وہ جھنجلا گئی تھی۔۔۔

آپ میرے کمرے میں ائیں ذرا۔۔۔وہ دستانے اتارتا ہوا۔۔ہانیہ کے قریب آیا تھا۔۔

اففف اب کیا غلطی ہوگئی۔۔وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے کمرے کے دروازے کے آگے کھڑی تھی۔۔ہمت کرکے اس نے دروازے پہ دستک دی۔۔۔

کم ان۔۔۔۔بارعب آواز۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔وہی اسکی خوشبو پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی اس نے فائل پر سے نظر اٹھائی اور ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کو کہا۔۔ وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ لرزتے دل کے ساتھ اس دشمنِ جاں کے سامنے بیٹھ گئی۔۔وہ کچھ دیر

کرسی کو دائیں بائیں گھما کر اسے دیکھتا رہا۔۔۔

افف کیا مصیبت ہے۔۔بول بھی دے اب بے چینی سے اس نے نچلا ہونٹ دانتوں کے نیچے دبایا تھا۔۔

آپ ڈسٹرب ہیں کیا ڈاکٹر ہانیہ۔۔وہ اپنے گلاسز کی اوٹ سے اسکا بغور جائزہ لے رہا تھا۔

ننہ۔۔نہیں۔۔ہانیہ نے ھونٹوں کے اوپر ائے ہوئے پسینے کو اپنے ھاتھوں کی پوروں سے صاف کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھیں مس ہانیہ آپکا ایکڈیمک رکارڈ چیک کررہا تھا میں۔۔احان نے فائل اس کے آگے کی۔۔

آپ ایک ذہین سٹوڈنٹ تھی۔۔سب ٹھیک ہے آپکا لیکن آپ یہاں ابھی تک کوئی بھی ایسی کارکردگی نہیں دکھا پائی ہیں۔۔وہ کچھ بھی نہیں بول پا رہی تھی وہ سب کچھ سہی ہی تو کہہ رہا تھا۔۔اب اسے کیا کہہ دیتی کہہ یہ سب آپ کی وجہ سے ہے۔۔

ائی۔۔ائی۔۔۔ایم سوری سر۔۔۔وہ ایکچولی تھوڑی گھریلو پرابلم ہے۔۔۔اس نے جھوٹ بولا۔۔

یس یہی تو میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ مینٹلی اپ سیٹ ہیں۔۔۔

سوری ٹو سے پر ڈاکٹر ہانیہ۔۔۔آپکی کسی بھی قسم کی غلطی اور کوتاہی کسی بھی پیشنٹ کی جان لے سکتی ہے اور میں ایسا ہر گز نہیں چاہتا۔۔آپکو ایک مشورہ دیتا ہوں میں۔۔۔وہ مسلسل بولے جارہا تھا۔۔اسکے لہجے سے صاف صاف ناگواری اور بیزاری واضح تھی۔۔

آپ کچھ دن کی لیو لیں۔۔۔آپنے گھر جائیں اور ریسٹ کریں۔۔وہ شیشے کی میز پر پین گھوما رہا تھا ساتھ ساتھ۔۔۔

ہانیہ کا دل کٹ کے رہ گیا۔۔

اسی لیے۔۔۔اسی لیے۔۔۔۔میں بابا کو کہتی رہی بابا مجھے نہیں جانا احان کے ھسپتال میں۔۔بس کرا دی زبردستی میری جاب۔۔وہ دل ہی دل میں بابا کو کوس رہی تھی۔۔۔

اب آپ جا سکتی ہیں۔۔بڑے شاہانہ انداز میں کہا گیا۔وہ اٹھی اور بوجھل قدموں سے باہر آ گئی تھی۔۔۔۔

صبح اسکی آنکھ دیر سے کھلی تھی۔آہستہ سے چلتی ہوئی وہ نیچے ائی تھی۔۔ وہ واقعی ہی جا چکا تھا۔۔کل بھی اس وقت گھر سے جا چکا تھا۔۔۔وہ کچھ کھانے کو دیکھنے لگی۔۔۔سامنے کچن میں فریج پڑا تھا۔۔اس نے تیزی سے فریج کھولا۔۔پھل۔۔بریڈ۔۔۔انڈے۔۔۔کچھ سالن اور ایک باول میں چاول پڑے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دو کیلے اور ایک سیب اٹھایا۔۔اردگرد دیکھا کہ اسکی وجہ سے کوئی چیز بے ترتیب تو نہیں ہو گئی کہیں اور پھر تیزی سے اوپر آ گئی۔۔

پھلوں کے کھانے کے بعد وہ پھر سے۔۔۔اسی دیوار سے جا لگی۔۔جو اس کے گھر کا حال دکھاتی تھی۔۔

گھر کے باہر آج نظیر کے آدمی مسلسل پہرا دے رہے تھے۔۔ایک بڑی سی سفید گاڑی بھی۔۔انکے پورچ میں اسے نظر آ رہی تھی۔۔وہ صبح سے

شام تک بس یہیں کھڑی رہی۔۔بس نماز کے لے جاتی اور پھر آجاتی۔۔
رات کو کھانے کے لیے کچھ پھل بھی وہ پہلے ہی لے ائی تھی۔۔۔شام
کے سات بجے اسے گیٹ میں سے بائیک اندر کرتا ہوا وہ دیکھائی دیا۔۔

آج بھی اسکا وہی معمول رہا۔۔رات گئے تک وہ کسی سے بات کرتا رہا
تھا۔۔وہ بھی خاموشی سے آکر بازو کا تکیہ بنائے سو گئی تھی۔۔۔

صبح اسکی آنکھ اسی وقت پر کھلی تھی۔۔وہ چلا گیا ہوگا یہ سوچتے ہوئے وہ
بڑے آرام سے نیچے ائی تھی۔۔

وہ جیسے دو دن سے کررہی تھی بلکل ویسے ہی کررہی تھی۔۔نیچے آکر پہلے
وہ سارے کمروں میں پھرتی تھی۔۔پھر کچن میں جاتی تھی اور پھر اوپر
چلی جاتی تھی۔۔وہ اسکے سونے والے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

اوہ خدایا۔۔باتھروم سے شاور بند ہونے کی آواز ائی اور پھر ایک دم سے
باتھ روم کی کنڈی کھلنے کی آواز۔۔۔اسکی جان حلق میں آگئی۔۔

اوہ میرے خدا۔۔۔وہ بجلی کی سی تیزی سے بیڈ کے نیچے چلی گئی۔۔۔۔

وہ باتھروم سے باہر نکلا تھا۔۔اس نے ٹاول باندھ رکھا تھا۔۔اس نے آکر الماری میں سے کپڑے نکالنے شروع کردیئے۔۔

ہانیہ کی جان پہ بن ائی تھی۔۔اس نے زور سے اپنی آنکھیں بند کرلی تھی۔۔شاید اسکا موبائل بجا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔بڑے پیار سے کہا گیا۔۔وہ بیڈ پہ ٹاول سمیت لیٹ گیا تھا۔۔

کیوں آؤں۔۔کیا تم یاد کررہی ہو پہلے یہ بتاؤ۔۔بڑی اپنائیت اور مٹھاس سے وہ بات کررہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا چلو آجاتا ہوں۔۔مجھے بدلے میں کیا ملے گا۔۔۔شوخی سے بھری آواز تھی اس کی۔۔

اسکے بعد پتا نہیں دوسری طرف سے کیا جواب آیا تھا کہ بے ساختہ اس کا قہقہ نکل گیا تھا۔زندگی سے بھرپور قہقہ۔۔ایسا قہقہ جس میں کھنک تھی خوشی کی چاشنی تھی۔۔۔

اچھا بس تھوڑی دیر رکو میں چینج تو کرلوں آتا ہوں ابھی۔۔وہ تیزی سے

الماری سے کپڑے نکال کے بیڈ پہ پھینک رہا تھا۔۔۔

کیا پہنوں۔۔کیا۔۔کیا؟وہ بڑے موڈ میں جھوم رہا تھا اور خود سے مخاطب تھا۔

پھر وہ تیار ہوکر باہر نکل گیا تھا۔۔سیٹی بجاتا ہوا۔۔کل کے دن آنے والی قیامت سے بے نیاز ہو کہ۔۔۔۔

وہ سکھ کا سانس لے کر بیڈ کے نیچے سے نکلی اور پھر سے اسی دیوار کے ساتھ جا کر چپک گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہونٹ انکے کیا کہیے۔۔پنکھڑی گلاب کی سی ہیں۔۔زبیر نے دل پہ ہاتھ رکھ کے اچھے بھلے شعر کا ستیاناس کیا۔۔ڈرنک پیتے ہوئے احان کو اسکی نظروں کا تعاقب کرنا پڑا۔۔احان نے رخ موڑ کے دیکھا۔۔۔

ہانیہ لائٹ سے پنک کلر کے ڈریس میں کوئی اپسرا لگ رہی تھی۔۔بڑے سلیقے سے سر پہ دوپٹہ جمائے۔۔ہلکے پھلکے میک اپ کو چہرے پہ سجائے کانوں میں چھوٹی سی گولڈن جھمکی پہنے وہ سعدیہ اور دیبا کے ساتھ اندر

داخل ہوئی تھی۔۔۔

ڈاکٹر اظہر کے گھر ان سب کی گیٹ ٹو گیدر تھی۔۔وہ سب میں اپنے منفرد انداز کے ساتھ نمایاں تھی۔۔

یار کیا حسین دوشیزہ ہیں یہ ڈاکٹر ہانیہ۔۔۔زبیر کا ہاتھ ابھی بھی اسکے دل پہ ہی تھا۔۔

بڑی مشکل سے احان نے اپنی نظروں کو ہانیہ کے جلوے پر سے ہٹایا۔

اسے زبیر کی یوں ہانیہ پر عنایت ایک آنکھ نا بھا رہی تھی۔وہ اس پہ فدا ہی ہوا جا رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں حسین تو بہت ہیں محترمہ لیکن انتہا کی بیوقوف ہیں۔۔

ایسی خوبصورتی کا کیا کرنا جس کے پیچھے عقل نام کی کوئی چیز نہ ہو۔۔۔

عجیب زہر خندہ لہجے میں کہا تھا احان نے۔۔۔

یار چل نہ انکے پاس چلتے ہیں۔۔زبیر پہ تو جیسے اسکی باتوں کا کوئی اثر تک نہیں ہوا تھا۔۔

تو جا مجھے کوئی شوق نہیں۔۔پتہ نہیں کس چیز کا غصہ آرہا تھا احان کو دل کررہا تھا منہ توڑ کے رکھ دے زبیر کا پر کیوں پہلے بھی تو وہ اکثر اسکے سامنے اسی طرح لڑکیوں کو ڈسکس کرتا تھا۔۔پر آج پتہ نہیں کیوں اسے الجھن ہو رہی تھی۔۔

جیسے ہی وہ پارٹی میں داخل ہوئی۔۔تو سب کی نظروں کا مرکز بن گئی تھی۔۔۔اسے اب اس سب کی عادت ہوگئی تھی۔۔

وہ جہاں بھی جاتی تھی لوگ اسے یونہی دیکھتے تھے لیکن وہ عام لوگوں کی جگہ پر تو نہیں تھا۔۔وہ اسکی نظروں کی تپش خود پہ محسوس کرسکتی تھی۔۔خجل سی ہوتی وہ وہاں کھڑی تھی جب ڈاکٹر زبیر چلتے ہوئے انکے گروپ کے پاس آئے۔۔۔

وہ ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھی۔۔ڈاکٹر زبیر بار بار ہانیہ سے بات کر رہے تھے۔۔وہ ان کو جواب دے رہی تھی۔۔

احان ناچاہتے ہوئے بھی مسلسل اس طرف ہی دیکھے جارہا تھا اسے زبیر کا یوں ہنس کر بات کرنا عجیب سی گھٹن کا شکار کررہا تھا۔۔۔اسے کوفت

ہونے لگی اور پتہ نہیں کس لمحے وہ انکے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔بڑے انداز میں آ کر سلام کیا۔۔۔

جی۔۔ان سے ملیے لیڈیز۔۔۔یہ ہیں ہمارے ایچ ڈی ہاسپٹل کے ایم ڈی ڈاکٹر احان حیدر۔۔زبیر اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے بڑے شوخ انداز میں لگا ہوا تھا۔۔

احان بار بار ہانیہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔بے رحم یہ کہاں جانتا تھا۔۔اسکی یہ بار بار پڑتی نظر اس نازک سی لڑکی کے دل کا کیا حشر کررہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبیر چلیں پھر۔۔۔احان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔

چلتے ہیں یار۔۔۔کچھ دیر تو سایہ یار میں رہنے دے۔۔۔زبیر نے آہستہ آواز میں اس کے کان میں سرگوشی کی اور جیسے ہی اس نے دیکھا اس کی طرف زبیر نے شرارت سے آنکھ مار دی۔۔ایک دم سے جیسے آگ لگی ہو۔۔۔احان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

چلو یہاں سے۔۔۔اس نے تھوڑا غصے کے انداز میں کہا۔۔۔سارے ایک

دم اس کے انداز پہ حیران ہوئے۔۔

کیا مسئلہ ہورہا مجھے اگر زبیر بات کررہا ان سے۔۔۔احان نے اپنے دل سے سوال پوچھا۔۔

اور اگر کہیں دل کو بولنا آتا ہوتا تو یقیناً یہ جواب دیتا۔۔۔

ارے جناب احان حیدر صاحب۔۔۔ہانیہ آپکی شریک حیات ہے۔۔اس پر کوئی اور حق جمائے یہ کہاں گوارا کسی بھی شوہر کو۔۔

میں جارہا ہوں۔۔۔ایک عجیب سی حالت ہورہی تھی۔۔۔احان حیدر جس نے دس سال سے کسی لڑکی کو کبھی آنکھ بھر کر دیکھا تک نہیں تھا۔۔ آج وہ ہانیہ کے حسن کے آگے ڈھیر ہورہا تھا۔۔یہ اسکے اندر کے مضبوط مرد کو کہاں گوارا تھا۔۔

وہ ڈاکٹر اظہر سے کسی کام کا بہانا کر کے باہر نکل آیا تھا۔۔ہانیہ کی نظر بار بار احان کو تلاش کرنے میں لگی ہوئی تھی اور وہ کہیں تھا ہی نہیں۔

اسکا دل بیٹھ سا گیا تھا۔۔اسکی نظروں میں رہنا اتنا پرسکون لگ رہا تھا۔۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی ہلکے ہلکے اسکے دل پہ گدگدی کررہا ہو۔۔

تمہیں کیا ہوگیا۔۔ایسے ایک طرف آکر کھڑی ہوگئی ہو۔۔۔دیبا اور سعدیہ اسے تلاش کرتی ہوئیں اسکے پاس ائی تھیں جب وہ احان کو تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچ گئی تھی۔۔

کک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔وہ بجھے دل سے بولی اور ان دنوں کے ساتھ چل دی۔۔

کیا مزہ محفل میں جب جانِ محفل ہی وہاں نا ہوں۔۔سعدیہ نے شرارت سے کہا۔۔دیبا اور سعدیہ کا قہقہ تھا۔۔۔

بکواس مت کرو۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ سکی اور خجل سی ہوکر ارد گرد دیکھنے لگے۔۔

ویسے تو حضرت روز ہی ہماری دل کی سلطنت کو روندتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔۔۔پر آج تو غضب ہی ڈھا رہے تھے۔۔احان حیدر صاحب۔۔ سعدیہ شوخ ہو رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں وہ ہزاروں دلوں کی دھڑکن اسکا تھا۔۔وہ مسکرا رہی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اسکی آنکھوں میں اداسی در ائی تھی۔۔

اسے اگر میری حقیقت کی خبر ہو جائے تو۔۔۔

ساجدہ تمنا کو مسلسل پیٹ رہی تھی۔۔

بتا نہیں تو ترا خون پی جاؤں گی۔۔ساجدھ کی گدھ جیسی آنکھوں پہ خون سوار تھا۔۔

ارے او کمبخت تیرے ابا کو اپنے ساتھ لے گئے ہیں وہ لوگ۔۔کل تجھے بھی اٹھا کے لے جائیں گے۔۔ایک طرف کھڑے اسکے تین چھوٹے بہن بھائی خوف سے ڈر گئے تھے۔۔

اماں آپا کو مت مارو۔۔۔میں بتاتی ہوں ہانی آپا کہاں ہے۔۔۔روتی ہوئی زری نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

بتا بتا۔۔۔کہاں ہے؟؟ساجدہ نے پاگلوں کی طرح جھونجوڑ ڈالا۔۔

معصوم سی زری نے انگلی اٹھا کے ساتھ والے گھر کی چھت کی طرف اشارہ کردیا۔۔

جب ہانیہ درخت پہ چڑھ کے دوسری طرف چھلانگ رہی تھی۔۔زری نے اسے دیکھ لیا تھا لیکن وہ اتنی سمجھ تو رکھتی تھی کہ بتانا نہیں ہے لیکن آج بہن کو اتنا مار کھاتا دیکھ کر اسکی بہن کی محبت سوتیلی بہن کی عزت پر حاوی آگئی تھی۔۔۔

وہ سٹاف کے روم کے پاس سے گزرا تو اسکا شیشے کا دروازہ سارا اندر کا منظر دکھا رہا تھا۔۔

زبیر سعدیہ،ہانیہ،اور دیبا کے ساتھ بیٹھا گپیں لگا رہا تھا۔ہانیہ زبیر کی کسی بات پہ ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہورہی تھی۔۔یہ منظر احان کو ایک آنکھ نا بھایا تھا۔۔۔وہ تیزی سے چلتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔

ڈیوٹی رجسٹر چیک کرتا ہوا اچانک وہ ٹھٹکا تھا۔۔تین دن سے مسلسل ہانیہ کی ڈیوٹی زبیر کے ساتھ آرہی تھی۔۔۔ایک دم احان کو گھٹن سی محسوس

ہونے لگی۔۔اس نے پھڑکتی نسوں پہ کنٹرول کرتے ہوئے اپنی ٹائی کی ناٹ کو ڈھیلا کیا۔۔غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا طیش میں آکر وہ اٹھا تھا۔تیز تیز قدم اسے سٹاف روم کی طرف لے کر جا رہے تھے۔۔اسے سٹاف روم میں دیکھ کے سارے ایک دم سے چپ ہوئے تھے۔۔وہ سرخ ہو رہا تھا۔

ہانیہ کا بھی دل حلق میں آ گیا۔۔۔

میں سروے کے لیے جا رہا ہوں۔۔کسی ڈاکٹر کو میرے ساتھ جانا ہوگا سٹاف میں سے۔۔وہ غصے کو کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تھے۔۔

ہانیہ آپ کیوں نہیں چلتی۔۔۔آپکو ویسے بھی بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔۔احان نے ایک دم سے ہانیہ کی طرف رخ موڑ کے کہا۔

مم۔۔میں۔۔۔ہانیہ نے بے یقینی میں اس کی طرف دیکھا۔۔۔

ہاں تو آپ ہی ہیں مجھے تو اور کوئی ہانیہ نام کی لڑکی یہاں نظر نہیں آ رہی۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

چلو میں بھی چلتا ہوں۔۔زبیر بڑے ریلکس انداز میں کھڑا ہوکے بولا۔۔

احان کی رگیں تن گئیں۔

نہیں ڈاکٹر زبیر آپ یہیں رہیں۔۔۔سینیر ڈاکٹر کا ہاسپٹل میں موجود رہنا بھی ضروری ہے۔۔۔بڑی ناگواری سے کہا گیا۔۔زبیر ایک دم سے چپ ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں باہر انتظار کررہا ہوں آپکا۔۔۔وہ ہانیہ کو دیکھ کر کہتا ہوا۔۔۔باہر نکل گیا۔

ایک دم سے احان کے تڑپتے دل کو سکون سا آگیا تھا۔۔وہ پر سکون انداز میں گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا اسکا انتظار کررہا تھا۔۔

لیکن اچانک دل نے سرزش کی اس نے آخر کو یہ کیا ہی کیوں۔۔۔۔

اسے اس سب سے مسئلہ کیا ہورہا ہے۔۔وہ خود ہی کرکے سب اب خود

کو ہی ڈانٹ رہا تھا خود کو۔۔۔

وہ اپنے سر پہ دوپٹہ درست کرتی ہوئی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی کار کی طرف آ رہی تھی۔۔۔

احان کو ہر قدم اپنے دل پر پڑتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔اس نے جھنجلا کے اپنے خیال کو جھٹکا تھا۔وہ پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول رہی تھی۔۔

ایکسکیوزمی مس ہانیہ۔۔۔احان نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا۔

میں ڈرائیور نہیں ہوں آپکا۔۔۔بڑے روکھے انداز میں کہا گیا تھا۔احان نے فرنٹ ڈور کھولا۔۔۔وہ خاموشی سے اندر بیٹھی۔۔

آج کا سارا دن بگاڑ دیا نا محترمہ کا۔۔۔احان دل میں اس کے اور زبیر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

احان کی خوشبو۔۔۔وہ دیوانی تھی اس خشگوار مہک کی جو احان کے وجود سے اٹھتی تھی۔۔۔۔اس کے ھوش اڑا دیتی تھی۔۔۔

وہ آج وہاں بیٹھی تھی۔۔۔جہاں بیٹھنا اس کا حق تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل اس قربت میں جس طرح پاگل سا ہو جاتا تھا اب بھی وہی حالت تھی اس کی۔۔۔۔

وہ بلکل خاموش تھا۔۔۔۔سنجیدہ سا۔۔۔۔۔

کتنی اداس ہوگئی ہے نہ۔۔۔اسے اسکے ساتھ آنا پڑا جس سے یہ دور بھاگتی ہے۔۔اسے اس دن والی بات یاد آگئی جب یہ زبیر کو کال کرکے اسکی ڈیوٹی چینج کرنے کی بات کررہی تھی۔۔۔ایک طنزیہ سی مسکراہٹ احان کے ہونٹوں پر تھی۔۔۔۔

تو محترمہ کو کوئی گھریلو پریشانی نہیں تھی بلکہ زبیر کے ساتھ۔۔اسے عجیب سی جیلسی سی ہو رہی تھی۔۔۔۔

اوہ تو۔۔۔احان کے دماغ نے جیسے کڑی سے کڑی ملانی شروع کردی۔۔

عجیب طرح کی گھٹن ہورہی تھی اسے یہ سوچ سوچ کے کہ ہانیہ اور زبیر آپس میں۔۔۔

اچانک گاڑی کی رفتار اس نے تیز کر دی تھی۔۔

کیسی ہے اب آپکی گھریلو پرابلم۔۔۔بڑے طنزیہ انداز میں پوچھا گیا۔

میرا مطلب اب آپ کافی ریلیکس نظر آتی ہیں۔۔دل عجیب طریقے سے جلن کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔

جی۔۔۔وہ تھوڑی حیران ہوئی تھی اسکی بات پہ کیونکہ اس نے کبھی کام کی بات کے علاوہ کوئی بات بھی تو نہیں کی تھی۔۔۔

جی۔۔جی۔۔بلکل ٹھیک ہے اب سب۔۔۔ہانیہ نے گھبراتے ہوئے ہاتھوں کو جوڑ کے خود کو خود کا سہارا دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گڈ۔۔احان نے دونوں ہونٹوں کو بھینچتے ہوئے کہا۔گاڑی کے سٹیر نگ پر احان کی گرفت مضبوط ہوگئی تھی۔۔

کافی لمبا راستہ تھا انکو کسی دیہاتی علاقے میں سروے کے لیے جانا تھا۔۔

تین گھنٹے کی مسلسل ڈرائیو کے بعد وہ لوگ وہاں پہنچے تھے۔۔۔ہانیہ کا تو دل کررہا تھا یہ سفر کبھی ختم نا ہو یونہی وہ احان کے ساتھ بیٹھی رہے۔ اسے دیکھتی رہے۔۔کتنا پیارا سا احساس تھا اسکے ساتھ کا۔۔اسکا دل گدگدا

دینے والا۔۔

بابا کا فیصلہ غلط بھی نہیں تھا۔۔وہ ہلکا سا مسکرا دی تھی۔بڑے ناز سے وہ اس دشمنِ جان کے پہلو میں بیٹھی تھی۔۔اس نے چور نظروں سے احان کو دیکھا۔۔

افف کتنا پیارا ہے یہ شخص۔۔اسکی ساری دنیا سمٹ کے کہیں اسی ظالم میں تو بستی تھی۔۔پتہ نہیں اس نے کس طرح یہ دس سال اسکے لیے تڑپ تڑپ کے گزارے تھے۔۔۔

انھیں تقریباً سارا دن لگ گیا تھا وہاں۔۔۔احان نے دیکھا وہ اتنی بھی بیوقوف نہیں تھی جتنا وہ اسکو سمجھتا تھا۔۔۔وہ بہت اچھے طریقے سے مریضوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔بڑے پیار سے۔۔۔بڑی توجہ سے۔۔۔

کتنی دلکش ہے یہ۔۔وہ بار بار ہانیہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔زبیر کا لٹو ہونا تو بنتا ہی ہے۔۔۔وہ دل میں سوچ رہا تھا۔۔۔

شام کے سات بج گئے تھے ان دونوں کو کام ختم کرتے کرتے۔۔واپسی

پہ وہ کافی تھک چکی تھی۔۔سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا تھا اس نے۔۔۔

احان نے ہلکا سا میوزک پلے کر رکھا تھا۔۔۔

ایک تو دل اسکی قربت میں پرسکون تھا۔۔۔اوپر سے رات کا اندھیرا۔۔۔

مدھر سی موسیقی۔۔کچھ پتہ نا لگا کب وہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔۔

وہ دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔جب اسے ساجرہ نظر ائی جو نظیر کو اور اسکو بابا کو اس گھر کی طرف اشارے کرتی دیکھائی دی۔وہ لوگ تیزی سے ساجدہ کی بات سن کر باہر نکلے تھے۔۔۔ہانیہ کا دل دھک سے رہ گیا۔۔جیسے ہی اس نے گیٹ کی طرف دیکھا وہ لڑکا بھی کسی آدمی کے ساتھ گھر کے اندر ہی آنے والا تھا۔۔اسکی جان پہ بن گئی۔وہ دوڑتی ہوئی سیڑھیاں اتر رہی تھی اور پھر داخلی دروازے تک پہنچی۔۔دماغ بلکل شل تھا۔۔۔کرے تو کرے کیا۔۔۔۔

وہ یونورسٹی سے واپس آکر ابھی پورچ میں کھڑا ہی ہوا تھا۔۔جب اسے اپنے پیچھے ٹیکسی رکتی دیکھائی دی۔۔اس نے غور سے دیکھنے کے لیے اپنے

قدم اگے بڑھائے۔۔

اوہ بابا۔۔۔وہ تیزی سے آگے بڑھا تھا۔۔

آپ کیسے یہاں آپ نے بتایا بھی نہیں۔۔وہ انکے ہاتھ سے بیگ پکڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ابھی وہ پورچ سے گزرتے ہوئے داخلی دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ ایک شور اسے عقب میں سنائی دیا۔۔۔

تین لوگ آکر اسے گھونسے اور موکے جڑنے لگے۔۔

کیا ھوا کون لوگ ہو تم۔۔؟وہ حواس باختہ ہو گیا تھا۔یہی حال حیدر وحید کا تھا۔۔

کیوں مار رہے ہو میرے بیٹے کو۔۔۔وہ مسلسل احان کو چھڑوانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

اسکے گھر میں ہے میری بیٹی۔۔ان سب میں سے ایک آدمی نے دھاڑتے ہوئے کہا لیکن باقی سب احان کی ایک بھی بات سنے بنا اسے مارنے میں مصروف تھے۔۔

کیا مطلب بیٹی ہے آپکی۔۔۔حیدر حواس باختہ ہو گئے تھے۔انھوں نے اپنے بیس سال کے بیٹے کی طرف حیرانی سے دیکھا۔۔

میرا بیٹا ایسا نہیں ہے۔۔سب رک گئے تھے۔

کھولو دروازہ ابھی پتہ چل جائے گا سب۔۔۔کھولو دروازہ۔۔۔

ان میں سے ایک ادمی زیادہ جوش میں آگے بڑھا۔۔۔

احان کھولو دروازہ۔۔حیدر نے گرج دار آواز میں کہا۔بیس سالہ احان لرز گیا باپ کے خوف سے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا میں کہہ رہا ہوں نہ اندر کچھ بھی نہیں ہے۔۔احان بار بار اپنے باپ کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

کھولو تم۔۔۔۔حیدر نے پھر سے دھاڑنے والے انداز میں کہا۔۔

احان نے جیسے ہی داخلی دروازے کا لاک کھولا تو حیدر کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔۔

سیاہ چادر میں منہ آدھے سے زیادہ چھپائے ایک لڑکی کھڑی تھی جو غالبًا

پندرہ چودہ سال کے لگ بھگ لگ رہی تھی۔۔۔

انھوں نے خون خار نظروں سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا۔وہ حواس باختہ کھڑا اس لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا جو لوگ تھوڑی دیر پہلے احان کو مار مار کے ادھ موا کر رہے تھے۔۔ایک دم سے اس لڑکی پر جھپٹے تھے۔۔ بغیرت کیا کررہی تو تین دن سے یہاں۔۔لڑکی بمشکل اپنی چادر کو سر سے سرکنے سے بچا رہی تھی۔۔اطہر اسے بار بار مار رہے تھا۔۔

بتا مجھے کیا کر رہی تھی یہاں۔۔۔

پیار کرتے ہیں ہم۔۔ایک گھٹی سی معصوم سی آواز چادر میں سے نکلی۔

وہ اٹھی اور بھاگتی ہوئی حیدر کے سامنے کھڑی ہوگئی۔۔

میں اور آپ کا بیٹا ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں۔۔۔

کیا بکواس کررہی ہو تم۔۔احان دور کھڑا چیخ رہا تھا اسکے دونوں بازو دو لڑکوں نے جکڑے ہوئے تھے۔۔۔

جھوٹ بول رہی ہے یہ۔۔۔احان حیدر کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی

تھی۔

میں تو جانتا تک نہیں اسے۔۔احان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کرے تو کرے کیا۔۔کوئی بھی اسکی بات کا یقین نہیں کررہا تھا۔۔کون تھی وہ اور ایسے کیوں اس پر اتنا بڑا الزام لگا رہی تھی۔۔اور وہ تھی کہ اتنا بڑا جھوٹ بول کے رو ایسے رہی تھی جیسے سارا قصور احان کا ہو۔۔دوپٹے میں منہ آدھے سے زیادہ چھپا ہوا تھا اور مسلسل وہ ناک رگڑ رہی تھی روتے ہوئے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیدر کا رنگ سرخ ہوگیا تھا۔وہ آگے بڑھے اور اپنے بیٹے کے منہ پہ ایک زناٹے دار چماٹ جڑ دیا تھا۔۔

یہ تربیت کی تھی تمھاری کہ تم یہ گل کھلاؤگے اکیلے رہ کے۔۔احان ہل کے رہ گیا تھا۔۔

بابا آپ میرا یقین کریں یہ لڑکی سراسر جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔احان چیخ رہا تھا۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھی آخر کو اسکے ساتھ یہ ہو کیا رہا ہے۔

احان کے سر پر حیرت کے پہاڑ گر رہے تھے جس لڑکی کو وہ دیکھ آج رہا ہے جس کا نام تک وہ نہیں جانتا وہ لڑکی کہہ رہی تھی کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔۔وہ تین دن سے ایک ساتھ ایک گھر میں تھے اور وہ آج نکاح کرنے والے تھے۔۔۔

تم کیوں جھوٹ بول رہی ہو۔۔احان کا سر پھٹنے پہ آگیا تھا۔وہ تیزی سے اسکی کی طرف بڑھا۔۔اسے حیدر نے بڑی مشکل سے روکا۔۔

میں تجھے مار دوں گا جان سے بے غیرت لڑکی۔۔۔اطہر غصے میں آکر اس لڑکی کی طرف بڑھا اور اسکا گلا دوبوچ ڈالا۔۔۔

چھوڑیں اسے۔۔۔حیدر نے اگے بڑھ کے لڑکی کو بچایا۔۔

میں ڈی سی پی حیدر وحید۔۔۔حیدر نے اپنا ریوالور اگے کیا تھا سب ڈر کے ایک دم پیچھے ہو گئے تھے۔۔۔

چھوڑیں اسے میں اسی وقت اسکا نکاح اپنے بیٹے سے کرتا ہوں۔۔حیدر نے دو ٹوک انداز میں بپھرے کھڑے اطہر کو کہا۔۔

www.neweramagazine.com

آپکا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ ان دونوں کا شرعی حق ہے۔اپنی مرضی سے شادی کریں۔۔

بابا۔۔بابا۔۔احان انھیں روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

بابا میں نہیں جانتا اس لڑکی کو۔۔۔

بکواس مت کرو تم۔۔۔تم نے ہمارے سامنے گھر کا دروازہ کھولا یہ لڑکی اس میں سے نکلی۔۔۔یہ کیسے تھی وہاں۔۔۔

بابا میں نہیں جانتا۔۔۔پر۔۔۔۔احان کی بات منہ میں ہی تھی۔۔

اسکے گھر والے کہہ رہے ہیں وہ تین دن سے گھر سے غائب تھی۔۔

حیدر کو ایک لمحے کے لیے بھی احان پر یقین نہیں تھا۔۔

تم کہاں تھے یہ تین دن۔۔حیدر نے خون خار نظروں سے احان کو دیکھا۔۔

مم۔۔میں گھر پہ تھا بابا۔۔وہ گڑبڑا ہی تو گیا تھا شل دماغ تھا۔۔۔

وہ دوپٹے کی اوٹ سے اسے دیکھ رہی تھی جو اسے اس وقت کوئی انسان

تو ہر گز نہیں لگ رہی تھی۔۔۔کوئی بلا ہی تو لگ رہی تھی۔۔وہ گھر میں موجود کیسے تھی۔۔ وہ خود حیرت کے سمندر میں غوتہ زن تھا۔۔۔

اور وہ تھی کہ پر سکون کھڑی تھی اب تو اسکا رونا بھی تھم گیا تھا۔۔۔

وہ سر پکڑ کر رہ گیا۔۔

چلو گھر۔۔چلو بیٹی تم بھی۔۔انھوں نے اس لڑکی طرف دیکھا۔۔

وہ جو پہلے ہی حیدر کے پیچھے چھپی کھڑی تھی جلدی سے انکے ساتھ چل دی۔۔۔حیدر رکے تھے۔۔پیچھے کی طرف مڑ کے دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام کو نکاح ہے آپکی بیٹی کا میرے بیٹے کے ساتھ۔۔اپ لوگ شرکت کریں گے تو مجھے خوشی ہو گی۔۔۔

ڈرائیو کرتے کرتے اچانک اسکی نظر ہانیہ پہ پڑی۔۔

محترمہ سورہی تھی۔۔گردن تھوڑی سی ایک طرف کو ڈھلکی ہوئی تھی۔۔

تھکاوٹ تو اسے بھی بہت ہورہی تھی اور بھوک بھی لگ رہی تھی۔۔

کہیں رک کر کچھ کھا لینا چاہیے بھوک تو ہانیہ کو بھی لگی ہوگی۔۔اس نے دل میں سوچا اور موٹر وے کے اگلے قیام و بعام پہ رکنے کا سوچا۔۔۔

وہ گاڑی اسلام آباد موٹر وے کے قیام و بعام پہ روک چکا تھا۔۔۔

لیکن اب اس کو کیسے اٹھاؤں۔۔وہ سوچتے سوچتے اس نے ہانیہ کی طرف بغور دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

ایک ہلکی سی لٹ اس کے رخسار کی زینت بنی ہوئی تھی۔۔اسکی بڑی بڑی اوپر کو اٹھی ہوئی پلکیں دل کو بھا رہی تھیں۔۔بھرے بھرے نرم ہونٹ اب آنکھوں کے بعد گستاخ نظر اسکے ہونٹوں پر پھسل ائی تھی۔

کتنی دلکش تھی وہ۔۔اسکو چھونے کو دل بےقرار سا ہونے لگا تھا۔۔

کیا سوچے جارہا ہوں میں۔۔اس نے اپنے دل کو سرزش کیا۔۔۔

اہمم۔۔۔۔اس نے گلے کو کھنکارہ۔۔۔

ہانیہ۔۔۔احان نے اسے دھیرے سے پکارا۔۔۔۔

ڈاکٹر ہانیہ۔۔۔تھوڑا سا والیم اونچا کیا تھا احان نے لیکن وہ تو جیسے گدھے

گھوڑے بیچ کے سوئی پڑی تھی۔۔

کیا کروں کندھے سے ہلا دوں اسکو۔۔وہ سوچ رہا تھا۔اس نے ہانیہ کو کندھے سے ہلایا تھا۔۔

ہانیہ۔۔۔ہانیہ۔۔۔۔

جی۔۔۔جی۔۔وہ گھبرا سی گئی اور پھر شرمندہ سی ہوگئی۔۔خجل سی ہوکر اپنے مخصوص معصوم انداز میں اردگرد دیکھا۔۔۔

کیا پہنچ گئے ہم۔۔۔وہ اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں محترمہ ابھی تو کچھ کھانے کا پروگرام ہے۔۔۔ائیں گی آپ باہر۔۔وہ اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر کھڑا تھا۔۔وہ شرمندہ سی اتری۔۔

کتنا برا لگا ہوگا احان کو۔۔میں کتنے مزے سے سوگئی تھی۔۔۔اسے خود پر غصہ آرہا تھا۔۔

دونوں چلتے ہوئے ایک ریسٹورانٹ کی طرف بڑھے۔۔وہ احان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

کتنا پروقار تھا وہ۔۔کاش میں آپکے ساتھ قدم سے قدم ملا کے چلوں۔۔

دل بھی عجیب عجیب سی خواہشیں کرتا تھا۔۔ابھی تو وہ احتراماً دو قدم پیچھے

چل رہی تھی اس سے۔۔۔

بیٹھیں۔۔احان نے بیٹھتے ہوئے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

وہ بڑی احتیاط سے کرسی پر بیٹھی۔۔۔

کیا کھائیں گی آپ؟؟وہ مینیو کارڈ چیک کرتے ہوئے مخاطب ہوا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں۔۔۔اس نے گھبرا کے کہا۔۔۔

نہیں یہ آپکے ساتھ خالی کرسی پہ بیٹھی کسی بدروح سے کہہ رہا ہوں۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

ہونق کیوں بنی رہتی جب میرے ساتھ ہوتی باقی سب کے ساتھ بلکل

نارمل بی ہیو کرتی ہے۔۔۔احان نے چڑ کر سوچا۔۔

اتنا بھی کیا میں نے اسے ڈرا دیا ہے۔۔احان کا دل کرتا تھا وہ اب اسکے

ساتھ باقی لوگوں کی طرح ہی بی ہیو کرے۔۔۔

وہ پہلے ہی اتنی شرمندہ تھی اب اور ہوگئی تھی۔۔

جی۔۔آپ کچھ بھی منگوا لیں۔۔وہ نرمی سے گویا ہوئی۔۔۔احان نے ویٹر کو اشارہ کیا۔۔اسے آرڈر لکھوایا۔۔

سر بھابی کچھ نہیں لیں گی۔۔ویٹر نے مسکرا کے بے تکلف ہونے کی کی۔

دونوں ایک دم چونکے۔۔۔

نہ۔۔نہیں۔۔۔احان خجل سا ہوا۔۔۔

روکو۔۔وہ پلٹ کر جانے لگا تو احان نے روکا۔۔

یہ بھابی نہیں ہیں۔۔۔احان نے تنبیہ کیا۔۔۔

اوہ۔۔ویٹر تھوڑا سا خجل ہوا اور انکھوں میں شرارت بھر کے کان کے پیچھے کھجلی کی۔۔

سمجھ گیا سر۔۔۔۔

رکو۔۔احان نے پھر سے روکا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ وہ بھی نہیں ہے۔۔اب کی بار ذرا رعب سے کہا۔۔

اپنا کام کرو جا کے۔۔۔ویٹر اپنا سا منہ لے کر وہاں سے چلا گیا۔۔

بلاوجہ فری ہونے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ۔۔۔احان منہ میں بڑبڑایا تھا۔۔ہانیہ نے بڑی مشکل سے ہنسی روکی اپنی۔۔۔

فون کی بل بجی تھی۔۔بابا کی کال تھی۔۔وہ ایک دم سے گھبرائی۔۔۔

جی۔۔۔بابا۔۔۔ہلکی سے آواز میں کہا۔۔

ابھی تک وہیں ہو۔۔۔؟؟حیدر کی آواز ابھری۔

جی بابا۔۔۔۔مختصر جواب۔۔

اچھی بات ہے۔۔بابا خوش ہورہے تھے۔۔

وہ خبیث کیا کررہا ہے۔۔۔۔انھوں نے شرارت سے کہا۔۔۔

کھانا کھا رہے ہیں۔۔وہ آہستہ سے بولی۔۔احان کی طرف دیکھا وہ اپنے فون پر مصروف تھا۔

گڈ۔۔گڈ۔۔خوش رہ میری بچی۔۔اللہ تم دونوں کو اپنی امان میں رکھے۔۔

جب اسلام آباد پہنچ جاؤ تو ہاسٹل پہنچ کے مجھے انفارم کردینا۔۔وہ پیار سے اسے نصیحت کر رہے تھے۔۔۔

جی بابا آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔وہ مسکرائی۔۔۔

فون بند کر کے سائیڈ پہ رکھا۔۔۔احان کا فون بجنے لگے تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔جی۔۔جی۔۔

لگتا ہے اب بابا کی کال احان کو ائی تھی۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔

کون ہے تمھارے ساتھ۔۔۔بابا احان سے پوچھ رہے تھے۔۔

بابا ایک ڈاکٹر ہی ہے۔۔وہ تھوڑا چڑ گیا تھا انکے عجیب سے سوال سن کر۔۔۔

اوہ الو میں پوچھ رہا لڑکی ہے یا لڑکا۔۔ہاہاہا۔۔وہ قہقہ لگا رہے تھے۔۔۔

بابا لڑکا ہے۔۔احان نے دانت پیس کے جواب دیا۔۔اسے پتا تھا اگر اس نے لڑکی کہا تو بابا نے اسے تنگ کرنا شروع کر دینا۔۔۔

ہانیہ ہنسی چھپانے کے لیے ارد گرد دیکھنے لگی۔۔اسے کیا خبر تھی جو اسکے سامنے بیٹھی ہے اور وہ جو اس سے بات کررہے ہیں دونوں جانتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہا۔۔۔

کھانا کھا کے پھر سے واپسی کا سفر شروع ہوا۔۔۔

کہاں ڈراپ کرنا آپ کو۔۔شہر پہنچ کر احان نے خاموشی توڑی۔۔

گرلز ہاسٹل۔۔ہانیہ نے گلا صاف کیا اتنی دیر خاموش رہنے کے بعد آواز بیٹھ سی گئی تھی۔۔

دل نہیں چاہ رہا تھا یہ سفر ختم بھی ہو۔۔وہ اتری اور بوجھل قدموں سے اندر چلی گئی۔۔۔

بابا میں آپکو بار بار کہہ رہا ہوں میں اس لڑکی کو بلکل نہیں جانتا۔۔کون ہے کہاں سے ائی ہے۔۔بیس سالہ احان چیخ چیخ کے اپنی سچائی کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔

بکواس نا کرو میرے ساتھ۔۔۔حیدر کی گرج دار دھاڑ نے سب کچھ ساکت کر دیا ایک دفعہ۔۔۔ہانیہ بھی سہم گئ تھی۔۔احان بھاگتا ہوا کمرے میں گیا اور دروازہ اندر سے بند کر لیا۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔حیدر نے اس معصوم آواز والی لڑکی کی طرف دیکھا۔۔ہانیہ ایک دم سے حیدر کے پیروں میں گری تھی۔۔۔

یہ یہ کیا کر رہی ہو۔۔

پلیز میری مدد کریں انکل۔۔۔مجھے بچا لیں۔۔خدا کا واسطہ مجھے بچا لیں۔۔

اٹھو۔۔۔اٹھو ذرا۔۔حیدر نے اس روتی بلکتی لڑکی کو اوپر صوفے پہ بیٹھایا

وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔

ہوا کیا ہے۔۔۔مجھے بتاؤ؟حیدر نے شفقت سے ہانیہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

ہانیہ ان کی ردا جتنی ہی تھی۔۔اس نے اپنی ساری دکھ بھری داستان حیدر کے شفقت بھرے سائے کے نیچے بیان کر دی۔۔انھوں نے فوراً احان کے ماموں کو فون ملایا۔۔۔

احان کا نکاح ہے ابھی کچھ دیر میں تم آسیہ کو لے کر آجاؤ۔۔۔

تم آ جاؤ میں بتاتا ہوں سب۔۔۔آگے سے کوئی باز پرس کی گئ تھی۔۔

اس کے بعد انھوں نے ایک دو اور جگہ پہ فون گھمایا۔دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔۔پندرہ سالہ ہانیہ دبک کے حیدر کے پیچھے کھڑی ہوگئ تھی۔

رکو بیٹی ڈرو مت۔۔۔حیدر نے شفقت سے تسلی دی ہانیہ کو اور خود ریوالور نکال کے باہر کی طرف بڑھے۔تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس ائے تو ساتھ اطہر تھے شرمندہ سے سر جھکائے لٹی پٹی دنیا کی طرح۔۔۔

انھوں نے ایک نظر ہانیہ پہ ڈالی اور پھر حیدر کے اگے ہاتھ جوڑ دیے۔۔

میری بچی کو اپنا لیں صاحب میری بچی کو لے جائیں۔آپ لوگ شریف لوگ ہیں۔۔وہ اونچی اونچی رو رہا تھا۔۔ہانیہ بھی رو رہی تھی۔

حیدر نے اطہر کے جوڑے ہوئے ہا تھوں کو اپنے ھاتھوں میں لیا۔۔۔

آپ فکر نہ کریں آپکی بیٹی آج سے میری بیٹی ہے۔اسکے بعد حیدر نے احان کو دروازہ توڑ کے باہر نکالا۔۔اسے بلکل یہ نا بتایا کہ انھیں اصل

حقیقت پتا چل گئی ہے کہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔اسے ڈرا دھمکا کے چند لوگوں کی موجودگی میں احان اور ہانیہ کا نکاح پڑھا دیا گیا۔۔اسکے فوراً بعد وہ وہاں سے اسلام آباد کے لیے نکل گئے تھے۔۔گاڑی میں وہ پچھلی سیٹ پہ بیٹھی تھی۔۔گندے مٹی میں اٹے کپڑے میلا سا کالی چادر میں چھپا چہرہ۔۔۔

احان باپ سے ڈر کر بپھرا بیٹھا تھا۔۔آنکھوں میں لالی اتری ہوئی تھی۔

حیدر ٹیکسی پر ائے تھے لیکن اب وہ زاہد کی گاڑی اپنے ساتھ لے آئے تھے۔۔ریحم کی کال بار بار احان کے فون پر آرہی تھی۔۔جسے وہ بے دردی سے کاٹ رہا تھا۔۔ظاہر سی بات ہے ماموں زاہد نے اور ممانی نے جا کر سب گھر بتایا ہوگا۔۔

افف۔۔۔۔احان کا سر پھٹ رہا تھا۔۔

حیدر نے نظیر کو گرفتار کروا دیا تھا۔۔ساجدہ کو صرف ہانیہ کے کہنے پہ چھوڑ دیا تھا لیکن پھر بھی انکا اب لاہور میں رہنا محفوظ نہیں تھا کیونکہ نظیر کوئی عام سا بندا نہیں تھا۔۔۔

اس وقت تو وہ حیدر کی گَن سے ڈر کر چلتا بنا تھا لیکن وہ اتنی آسانی سے یہ سارے معاملے سے پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔

ہانیہ کی آنکھیں بوجھل ہونے لگی تھیں۔۔اتنے دن سے اسے چین کی نیند نہیں ائی تھی۔۔وہ پیچھے والی سیٹ پہ سر رکھ کے سو گئی تھی۔۔۔

جب وہ گھر آیا تو کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔

اسلم۔۔۔بابا۔۔سو چکے کیا؟اسلم جو اسکے ھاتھ سے بیگ پکڑ رہا تھا اس سے سوال کیا۔۔۔۔

جی صاب۔۔۔۔اسلم نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

وہ بہت تھک گیا تھا سوچا تو یہ تھا کہ بستر پر گرتے ہی سو جائے گا پر ایسا تو نا ہوا۔بار بار عجیب عجیب سے خیال سر پر سوار تھے۔۔ہانیہ کا چہرہ بار بار نظروں کے سامنے تھا۔۔۔پھر جب وہ سوئی ہوئی تھی۔۔۔ انکھوں میں قید ہی تو ہوگیا تھا وہ لمحہ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے کروٹ بدلی پھر سے ہانیہ کا چہرہ معصوم سا۔۔۔گداز سا۔۔۔خود پہ تو قابو تھا۔۔۔خیال پہ کیا۔۔۔خیال میں تو اس نے اس لمحے کو کچھ اور ہی رنگ میں دیکھ ڈالا۔۔

ہانیہ کی چہرے کی لٹ کو اپنے ھاتھوں سے ہٹایا تھا۔۔پھر آہستہ سے وہ اسکے چہرے کے قریب آیا تھا۔۔۔پھر وہ جسارت جس کو وہ صرف سوچ ہی سکتا تھا۔۔

اوہ۔۔۔کیا فضول سوچے جا رہا ہوں میں۔۔چانک ایک عجیب سا احساس ہوا۔۔

وہ تو زبیر کو۔۔۔۔میں ایسے ہی پاگل ہورہا ہوں۔۔اس نے خود کو سر زنش کیا۔۔۔

پر دل صاحب تو اپنے انداز ہی بدل چکے تھے۔۔وہ چڑ کے اٹھا تھا۔سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھایا۔۔۔اور غٹاغٹ چڑھا گیا۔۔بڑی مشکل سے اسے نیند ائی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی اسے ہلا رہا تھا۔۔اسکی آنکھ کھلی تو کوئی عورت تھی۔۔

بی بی اندر چلیں۔۔۔وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ سوئی ہوئی تھی۔وہ خاموشی سے اٹھی چادر کو اپنے ارد گرد درست کیا اور گاڑی سے باہر نکلی۔گاڑی بڑے سے خوبصورت گیراج میں کھڑی تھی۔۔وہ اس عورت کے پیچھے پیچھے چل پڑی تھی۔۔وہ اسے ایک بڑے سے کمرے میں لے ائی تھی۔

وہ چپ چاپ بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی۔۔اسے اس طرح بیٹھے کتنا ہی وقت گزر گیا تھا۔۔۔

باہر سے اسے آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھی۔۔۔مسز حیدر تھی۔۔ بول رہی۔۔۔

آپ نے حد کردی حیدر۔۔کون ہے کیسی ہے۔۔فراڈ ہی نا ہو۔۔۔پکڑ کے بیا لائے۔۔میرے اتنے چھوٹے سے بیٹے کو۔۔وہ نقاہت سے کہہ رہی تھی۔

میں جانتا ہوں سب۔۔۔حیدر کی بارعب آواز کا دبدبا تھا۔۔۔مسز حیدر

چپ سی ہو گئی تھیں لیکن اپنے بیٹے کی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی۔۔

جو بار بار یہ کہہ رہا تھا۔۔یہ الزام ہے صرف۔۔۔مجھے نہیں معلوم وہ کیسے تھی گھر میں۔۔۔

بلائیں آپ اس لڑکی کو پوچھیں اس سے۔۔۔وہ چیخ رہا تھا۔

خاموش۔۔اب بس ایک بھی بات نہیں کروگے تم۔۔۔سمجھے تم۔۔۔حیدر کی گرج کے آگے بیس سالہ احان دب کے رہ گیا تھا۔حیدر کا رعب ایسا ہی تھا باہر بھی اور گھر پر بھی۔۔

ردا بیٹا آپ جائیں اور بھابی کو اپنے کپڑے دیں۔۔حیدر نے کمرے کے دروازے کے پاس سہمی کھڑی اپنی بیٹی سے کہا۔

جی بابا۔۔وہ باہر نکلی۔۔۔

احان اس سے پہلے بجلی کی سی تیزی سے چلتا ہوا باہر نکلا۔۔وہ گھر میں پاگلوں کی طرح اس پچھل پیری کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔

اماں بی کہاں ہے وہ لڑکی۔۔۔وہ ملازمہ پہ چیخ رہا تھا۔۔۔

اماں بی نے گھبرا کے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔۔وہ زخمی شیر کی طرح اس کے کمرے کی طرف گیا۔۔وہ ابھی بھی بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔احان اس کے سر پر کھڑا چیخ رہا تھا۔۔

بولو کون ہو تم۔۔۔وہ چادر میں لپٹی گندی۔۔میلی سی کوئی لڑکی تھی۔۔۔ احان کو گھن آ رہی تھی اس سے۔۔۔

اس نے ہانیہ کا بازو پکڑ کے جھنجوڑ ڈالا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو۔۔چلو ابھی چلو میرے ساتھ۔۔بابا کو جاکر سب سچ بتاؤ۔۔چلو۔۔۔

وہ بے دردی سے اسکا بازو پکڑ کر اسے کھینچ رہا تھا۔۔۔

افففف اسکے مضبوط ہاتھ اسکے نازک سے بازو میں پیوست ہوکے رہ گئے تھے۔۔وہ تھا کہ جانوروں کی طرح لے کر جا رہا تھا اسے۔۔

احان کا موبائل بجا تھا۔۔موبائل پہ ابھرتا ریحم کا نام دیکھ کر اس نے فوراً ہانیہ کا جھٹکے سے بازو چھوڑ دیا تھا۔۔

ہیلو۔۔۔درد بھری آواز میں ہیلو کہتا ہوا وہ ایک طرف چلا گیا تھا۔۔۔

وہ جو بے دردی سے کھنچی چلی جا رہی تھی۔۔اب اپنے دوپٹے اور کپڑوں کو درست کرنے لگی پھر خاموشی سے واپس اسی کمرے میں آ گئی جہاں سے احان اسے گھسیٹتے ہوئے لے کر گیا تھا۔۔۔

میں نے تم سے کوئی صفائی نہیں لینی۔۔۔ریحم فون پہ چیخ رہی تھی۔۔۔

میں نے تمہیں صرف اس لیے فون کیا ہے کہ تمہیں بتا دوں میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی احان حیدر۔۔۔تم نے میرے جزبات کا مزاق اڑایا ہے۔۔۔میرے ارمانوں کا خون کر دیا ہے۔۔۔

ریحم پلیز میرا یقین کرو۔۔۔۔میں اسے جانتا تک نہیں۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔اسکی آواز رونے کی وجہ سے اتنی بھاری ہوگئی تھی کہ بامشکل احان کو اسکی باتیں سمجھ آرہی تھی۔۔۔

احان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔۔اسکی محبت کی معصوم کلی کو پھول بننے سے پہلے ہی اس لڑکی نے روند دیا تھا۔۔۔

احان نے زور سے فون دیوار میں مارا۔۔۔فون اڑتا ہوا جا کر دیوار میں لگا

اور دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر زمین بوس ہو گیا۔۔۔

احان کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔خون تھا۔۔۔۔

ردا کمرے میں ائی تو وہ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔ردا نے اس کے پاس اپنے کپڑے رکھے اور باہر نکل گئ۔۔۔

کپڑے پاس پڑے تھے لیکن وہ ویسے ہی خاموش بیٹھی۔۔۔قسمت کے کھیل کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔پھر اچانک نماز کا خیال آیا۔۔۔

اس نے کپڑے اٹھائے کپڑے بدل کر وضو کیا۔۔کعبہ کا تعین سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔پھر جس طرف کو دل مانا۔۔۔سجدہ ریز ہو گئ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہاسپٹل تھوڑا سا لیٹ پہنچا تھا۔۔وارڈ میں اسکا راونڈ تھا۔۔وائٹ کوٹ پہنے۔۔وہ وارڈ نمبر 5 کے باہر بڑے انداز سے کھڑی۔۔زبیر کے ساتھ مسکرا رہی تھی۔۔وہ منظر گزرتے گزرتے اسکے تن بدن میں آگ سی لگا گیا تھا۔وہ راونڈ کے بعد اپنے آفس میں بیٹھا انگاروں پہ لوٹ رہا تھا۔۔

کچھ دیر ایسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد اس نے تیزی سے انٹرکام اٹھا کے کان کو لگایا تھا۔۔۔

ڈاکٹر ہانیہ کو میرے کمرے میں بھیجیں پلیز۔۔۔فون کو رکھ کے پھر خود کو سرزنش کرنا شروع کر دیا۔۔۔

افف کیا مسئلہ ہے میرے ساتھ ایسے کیوں بی ہیو کررہا ہوں کیوں برداشت نہیں ہورہا مجھ سے۔۔۔زبیر تو ہے ہی ایسا فلرٹی ٹھرک باز سا پہلے بھی تو وہ ایسے ہی کرتا تھا۔۔۔لیکن اب کی بار۔۔۔اس نے سر کو پیچھے کی طرف کیا اور کرسی پہ گھومنا شروع کر دیا۔۔۔

دروازے پہ دستک ہوئی۔۔دروازہ کھلا اور وہ دلکش حسینہ سلیقے سے سر پہ دوپٹہ سجائے کھڑی تھی۔۔۔

مے آئی کم ان۔۔۔وہی گھبراہٹ۔۔وہی ہونٹوں کی کچلنے والی بے چینی۔۔ وہی دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے رگڑنا۔۔۔

اسے زہر لگی وہ۔۔یہ سارا ڈرامہ وہ اسی کے ساتھ کیوں کرتی ہے۔۔ابھی

کچھ دیر قبل جب وہ زبیر کے ساتھ کھڑی تھی تو اسکا چہرہ کتنا مطمئن تھا۔۔میرے سامنے آتے ہی محترمہ کے بارہ کیوں بج جاتے ہیں۔۔۔۔

اففف کیا گھورے ہی جا رہا ہے کچھ کہہ کیوں نہیں رہا۔۔۔ہانیہ کہ دل لگتا تھا حلق کے رستے باہر نکل ائے گا۔۔جب بھی وہ ایسے فرصت سے اسے دیکھتا تھا۔۔۔ہانیہ کا دل ڈر سا جاتا تھا کہ ابھی وہ اسے پہچان لے گا کہ یہ وہی ہانیہ ہے اور وہ کام جو دس سال پہلے کئے بنا اس نے ہانیہ کو دھکے مار کر گھر سے نکال دیا تھا۔۔اس وقت تو وہ ان معاملوں کے بارے میں اتنا شعور نہیں رکھتا تھا۔۔وہ اسے گھر سے باہر دھکے دے کر نکال کے یہ سمجھا تھا کہ اس نے سب تعلق ختم کردیا۔۔لیکن تعلق یوں تو نہیں ختم ہوا کرتا اور اب دل ڈر جاتا تھا کہ جس کو دس سال تک دل کی دھڑکنوں میں پروتی رہی وہ۔۔۔اس کی ڈور کا سرا کہیں اس ظالم کو مل نہ جائے وہ تو ایک لمحے میں پکڑ کر ادھیڑ ڈالے گا اسکے سارے خواب۔۔۔

بیٹھیں۔۔۔۔احان نے اپنے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا اب ان

دونوں کے درمیان ایک میز حائل تھا۔

دل تو کررہا تھا اس موم کی گڑیا کو جھونجوڑ ڈالے کہ تمھیں مجھ سے کیا ڈر ہے۔۔۔ساری دنیا کی لڑکیاں میری ایک عنائیت بھری نظر کو ترستی ہیں اور تم ہو کہ۔۔۔۔۔۔

کل سروے والی فائل کے بارے میں ڈسکس کرنا تھا۔۔ماتھے پہ بل ڈالے کرسی کو دائیں بائیں گھوماتے وہ اس سے کہہ رہا تھا۔۔۔

جی۔۔وہ اپنے مخصوص کانپتے ہاتھوں اور دھڑکتے پھڑکتے دل کے ساتھ سامنے پڑی فائلوں میں سے اس فائل کو تلاش کرنے کے ناکام کوشش کرنے لگی۔۔

ایک دم سے احان نے رکنے کے لیے کہنا چاہا تو ہانیہ کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ چھوڑا۔۔اب فائلوں کے ڈھیر کے اوپر ہانیہ کا نازک سا ہاتھ تھا اور اسکے اوپر احان کا مضبوط ہاتھ ایسے پڑا تھا کہ اس کا ہاتھ تو چھپ چھپ سا جا رہا تھا۔۔۔

دل کی دھڑکن اتنی تیز ہوئی کہ ہانیہ کو لگا ابھی یہاں ڈھے جائے گی وہ۔۔۔۔

میں نے کہا آپکو یہاں تلاش کریں۔۔دل تو کر رہا تھا یہ ملائم سی کلائی کو موڑ کے اسے اپنی طرف کھینچے اور پھر پوچھے اس ظالم حسینہ سے کہ کیوں اسکو یوں پاگل سا کردیا ہے۔۔۔کیوں اسکا سارے غرور اکڑ کے خول کو پاش پاش کرنے پہ تل گئی ہو۔۔۔

یہ پکڑیں فائل۔۔اس نے ہانیہ کو فائل تھما دی۔۔۔احان نے ھاتھ اٹھایا تو جیسے ہانیہ کی جان میں جان ائی۔۔۔۔

وہ اس سے فائل کا کام کروا رہا تھا۔۔کام تھا کہ ختم ہی نہیں ہورہا تھا۔

آج تو خون کے آنسو رو رہی ہوگی۔۔۔۔آج دو دن ہوگئے ہیں اسکو اور زبیر کو میں وقت گزارنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔

ایک کمینہ سا سکون اتر رہا تھا اسکے اندر ایک ضد سی کہ کیوں ہانیہ اسکے ساتھ نارمل نہیں ہوتی۔۔اسکے مقابلے میں کیوں اس نے زبیر کو ترجیح

دے رکھی ہے۔۔۔

اب اسے ہانیہ کی گھبراہٹ سے مزہ آنے لگا تھا۔

چلیں پھر اب چلتے ہیں وارڈ میں۔۔۔مجھے کسی مریض کی کنڈیشن ڈسکس کرنی آپ سے۔۔۔فائل کا کام ختم ہونے کے بعد احان نے کہا۔۔

اوہ میرے خدا آج تو یہ اپنی قربت سے میری جان ہی لے چھوڑے گا۔۔ہانیہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے ساتھ چل پڑی۔۔۔

تمہیں ابھی لاہور نہیں جانا ہے سمجھے تم۔۔۔حیدر احان کو پیار سے سمجھا رہے تھے اوربیس سالہ احان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ یہاں سے بھاگ کھڑا ہو۔۔۔

میں ویسے بھی تمہارا ایڈمیشن باہر کروا رہا ہوں۔۔زیب تمہیں وہاں رکھے گی اپنے ساتھ۔۔۔حیدر نے باہر مقیم اپنی بہن کا نام لیا۔۔۔

احان نے غصے سے اپنا کندھا چھڑوایا۔۔

ماتھے پہ بل ڈالے آنکھوں میں خون اتارے وہ ضبط سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

لحاظ تھا تو اپنے بارعب باپ کا۔۔۔

کچھ دیر وہ لاہور جانے کی ضد لگا کر بیٹھا رہا پھر پیر پٹختا وہاں سے چلا گیا۔۔ردا نے آہستہ سے دروازہ کھولا۔۔دروازہ ہلکی سی چرچراہٹ سے کھلا تھا۔ہانیہ ایک گٹھڑی کی طرح سمٹی بیڈ پہ بیٹھی تھی۔۔۔۔

ردا آہستہ چلتی ہوئی اس کے پاس ائی۔۔۔

ہانیہ نے چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔۔

افف۔۔کس قدر حسین چہرہ تھا۔۔ردا دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔۔

کیا بھائی نے اسے دیکھا نہیں۔۔اسے اپنے بھائی کی ذہنی حالت پہ شک سا گزرا۔۔۔

کیا نام ہے آپ کا۔۔ردا اسکے بلکل پاس کھڑی پوچھ رہی تھی۔۔

ہانیہ۔۔۔ایک معصوم سی دکھ بھری آواز برآمد ہوئی۔

ردا کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ در ائی۔۔وہ بڑے پیار سے اسکے

ساتھ بیٹھی۔۔اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔وہ تھی ہی اتنی دلکش۔۔۔۔

لیکن گھبرائی ہوئی۔۔۔ہانیہ نے دوپٹہ کھینچ کے اور منہ کے آگے کیا۔۔۔

جیسے اسکی ساری کہانی وہ اس کے چہرے پر ہی پڑھ لے گی۔۔۔

کھانا لا دوں تمہیں۔۔؟؟ ردا نے پیار بھری آواز میں کہا۔اس نے نہیں میں سر ہلا دیا۔۔۔

بھائی بہت اچھے ہیں بس ان کو اچانک ایسے۔۔ردا کو بات کرنا نہیں آ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا نہ ایسے کچھ۔۔۔ردا کو ہانیہ کے بہتے آنسو اور زیادہ پگھلا گئے تھے۔۔

آپ چلو باہر۔۔بابا چاہ رہے آپ سب کے ساتھ مل کر کھانا کھائیں۔۔

وہ تھوڑا جھجک رہی تھی کیونکہ دو دن سے وہ اسی کمرے میں بند تھی۔

ردا نے پیار سے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے بیڈ سے اٹھنے پر اکسایا۔وہ خاموشی سے چلتی ہوئی ڈائنگ ہال میں ائی تھی۔احان کو جیسے ہی اس کی موجودگی

کا احساس ہوا وہ فوراً غصے سے کرسی دھکیل کے اٹھا تھا۔۔۔۔

ہانیہ ایک دم کرسی کی چرچراہٹ پہ طبق گئی تھی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹے آپ آؤ۔۔حیدر نے شفقت سے کہا اور کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔وہ تیزی سے اسے بنا دیکھے اسکے پاس سے گزر گیا تھا۔

تین دن جب وہ اسکے گھر میں تھی جس سے وہ بے خبر تھا۔۔اس نے احان کو گھنٹوں دیکھا تھا۔۔پتہ نہیں کیوں پر وہ اس سے مانوس سی ہوگئی تھی۔۔۔

اور اب نکاح کے بعد تو یہ احساس اور بھی گہرا سا ہو گیا تھا۔۔۔

مسز حیدر وہاں موجود نہیں تھیں۔۔شاید انکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

کھانے کو بلکل دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔نہیں پتہ تھا جو کر بیٹھی ہے۔۔۔یا جو اللہ نے اسکے ساتھ کردیا ہے۔۔وہ اسکے حق میں بہتر ہے کہ نہیں۔۔

چھوٹے چھوٹے نوالے لیتے ہوئے اس نے ان اجنبی چہروں کو دیکھا جو آج اس کے اپنوں سے بڑھ کے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس ایک وہی تھا جو اسے ایک لمحہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔وہ کھانا کھانے کے بعد پھر سے اسی کمرے میں بند ہو گئی تھی۔

اوہ احان۔۔۔آجاؤ نہ۔۔۔وہ سٹاف روم میں آیا تھا۔ہانیہ کو آج سارا دن نہ دیکھنے کا وہ سوچ کر اور خود سے عہد کرکے آیا تھا پر دوپہر کے 12 بجے سے ہی بے چینی شروع ہوگئی تھی۔۔۔اتنے ضبط کے باوجود اس کے قدم اسے خود بہ خود ہانیہ کی ایک جھلک دیکھنے کی طلب میں یہاں تک لے ائے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبیر سمیت وہ سب لوگ خوش گپوں میں مصروف تھے۔۔وہ بھی وہیں بیٹھی تھی جو اسکو دیکھتے ہی تھوڑی سی سیدھی ہوئی تھی اور چہرہ ویسے ہی ہو گیا تھا۔میز پرایک مٹھائی کا ڈبہ کھلا پڑا تھا۔۔۔

ڈاکٹر احان یہ آپ کے لیے۔۔دیبا اسے کوئی کارڈ پکڑا رہی تھی۔۔اس نے سوالیہ نظروں سے دیبا کی طرف دیکھا۔۔۔

میری شادی کا کارڈ۔۔دیبا بہت خوش دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

آپ کو لازمی آنا ہے۔۔۔دیبا نے پر طباق انداز میں کہا۔۔

وہ معزرت کرنے ہی والا تھا کہ دیبا کا اگلا فقرہ سن کے وہ رک گیا تھا۔

اور تم ہانیہ۔۔۔زبیر کہہ رہا ہے نہ وہ تمھیں پِک بھی کرے گا اور ڈراپ بھی۔۔۔دیبا خفگی سے ہانیہ کی طرف مڑی تھی۔۔۔

احان کے کان کھڑے ہوگئے تھے۔۔۔

جی۔۔جی۔۔کیوں نہیں بندہ حاضر ہے جناب۔۔زبیر سینے پہ بڑی ادا سے ھاتھ رکھ کے جھک تھا احان کو زہر لگا تھا۔

خبیث۔۔۔احان نے دانت پیستے ہوئے سوچا۔۔۔

ہاں نا ہانیہ تمھارے بنا کیا مزہ ائے گا۔۔سعدیہ بھی ہانیہ کو خفگی دکھا رہی تھی۔۔

میں اسکے گھر کے سامنے جاکر اتنے ہارن بجاؤں گا جب تک یہ باہر نہیں ائے گی۔۔زبیر نے بڑی ادا سے کہا تھا۔۔۔سب لوگ ہنسنے لگے تھے۔۔۔

وہ ایکسکیوز کرتا ہوا وہاں سے نکل آیا تھا۔عجیب گھٹن سی ہونے لگی تھی۔

زبیر تمھیں پک بھی کرے گا اور ڈراپ بھی۔۔ بار بار دیبا کا کہا گیا فقرہ احان کے ذہن میں گونج رہا تھا۔۔

وہ چھت کو تقریباً ایک گھنٹے سے بے مقصد گھور رہا تھا۔۔۔ریحم کا آج میسج آیا تھا۔۔اس کی وہاب کے ساتھ بات پکی ہو گئی تھی۔۔وہاب ریحم کا خالہ زاد تھا۔۔ریحم کی خالہ کینڈا مقیم تھی اور تقریباً ایک سال سے ریحم کے رشتے کے لیے اسرار کر رہی تھی۔۔ماموں ممانی اپنی اکلوتی بیٹی کو اتنا دور نہیں بیاہنا چاہتے تھے۔۔ان کا احان کی طرف جھکاؤ زیادہ تھا۔۔ لیکن اس واقع کے بعد انھوں نے وہاب کے رشتے میں مزید تاخیر نہیں کی۔۔

آج یہ سب باتیں ریحم کی ماں نے ریحم سی کی کہ وہ احان سے کرنا چاہتے تھے پر۔۔۔ریحم نے اسے طنز کے طور پر فون کرکے سب بتایا تھا تب سے اب تک۔۔وہ اپنے دل میں اٹھنے والی ٹیس کی تکلیف کو برداشت کرنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔

نہ وہ بلا اسکی زندگی میں آتی اور نا ریحم اس سے الگ ہوتی۔۔اس کا دل کیا وہ اس کو نوچ کے اپنی زندگی کی کتاب میں سے نکال دے۔۔۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا۔۔۔اس کمرے میں آیا تھا جہاں پندرہ سالہ ہانیہ۔۔ گھٹنوں میں سر دیے بیڈ پہ بیٹھی تھی۔۔

تم کیوں ائی میری زندگی میں۔۔۔وہ دھاڑا تھا۔۔وہ ریحم کے دور ہونے کی تکلیف کا بدلہ اس سے لینا چاہتا تھا کیونکہ وہی زمہ دار تھی اس سب کی۔۔۔

وہ سہم گئی تھی۔۔۔چادر میں چھپا سا چہرہ جسے وہ دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔۔۔

نکلو میری زندگی سے اور میرے گھر سے۔۔۔وہ چیخ رہا تھا اس پہ کھڑا۔۔

کیا ہورہا یہاں؟؟حیدر کمرے میں اس کا دھاڑنا سن کر ائے تھے۔۔۔

وہ غصے میں اسے پکڑ کر باہر لارہے تھے۔۔آج تو وہ کسی کے کنڑول میں نہیں تھا۔ریحم کے میسج نے اسکے اندر آگ ہی تو لگا دی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ حیدر سے بری طرح الجھ بیٹھا تھا۔ایک دم سے باہر شوروغل ہونے لگا تھا۔۔۔

ہائے میرے اللہ۔۔۔ہانیہ کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔

حیدر بری طرح اپنے بیٹے کے ساتھ گتھم گتھا تھے۔۔رکے وہ تب جب بیمار مسز حیدر بڑی مشکل سے اٹھ کے باہر ائی اور ان دونوں کو اس حالت میں دیکھ کے ایک زور دار آواز سے زمین پہ ڈھ گئی تھیں۔۔۔

وہ ڈریس کوٹ اپنے اوپر چڑھاتے ہوئے اپنے سراپے کو سامنے لگے ائینے میں بغور دیکھ رہا تھا۔۔ایک خوبرو پروقار خوبصورت شخص تھا وہ۔۔وہ دیبا کی شادی کے لیے وقت سے پہلے تیار ہوا تھا۔وہ تیزی سے گاڑی کی چابی اٹھا کہ باہر نکلا تھا۔۔گاڑی بڑی عجلت میں ڈرائیو کرکے وہ ڈاکٹر زبیر کے گھر پر پہنچا تھا۔۔۔

احان۔۔۔۔زبیر اسے گھر پہ دیکھ کے حیران ہو رہا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ میں۔۔۔میری۔۔۔کار تھوڑا مسئلہ کررہی تو میں نے سوچا۔۔۔تم

سے لفٹ لیتا ہوں۔۔وہ تھوڑا گڑبڑایا تھا لیکن اب پوری طرح اعتماد میں تھا۔۔۔

زبیر کے ارمانوں پہ جیسے اوس سی پڑگئی۔

ہاں۔۔۔ہاں تو ٹھیک ہے نہ چلو پھر نکلتے ہیں۔۔ہانیہ کو بھی ہاسٹل سے پک کرنا ہے۔۔

اوہ اچھا۔۔۔اسے بھی لینا ہے۔۔احان نے انجان بننے کی کوشش کی۔۔۔

ہاں چلو پھر نکلتے ہیں۔۔۔مایوسی سے گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے زبیر نے کہا۔۔

ہوں۔۔۔چلو۔۔۔احان نے اٹھ کے اپنا کوٹ درست کیا۔۔۔

وہ لوگ ہانیہ کے ہاسٹل کے باہر کھڑے تھے۔۔۔۔

سیاہ رنگ کے بنارسی اتلس کی سادہ سی قمیض اور شلوار کے اوپر کامدار گہرے گلابی رنگ کا دوپٹہ۔۔دوپٹے کے چاروں طرف سنہری رنگ کی کرن مزین تھی۔۔۔۔کھلے بال سر پر لیے دوپٹے میں سے ایک طرف کو

نکال کے آگے کیے ہوئے تھے۔۔بالوں کے نیچے سلیقے سے کرل ڈالے ہوئے تھے۔۔

سارہ نے اسکے نہ نہ کرتے بھی اسے اتنا تیار کردیا تھا۔۔سارہ اسکی روم میٹ تھی اور صرف وہی اسکی وہ واحد دوست تھی جو اسکے اور احان کے رشتے کو جانتی تھی۔۔۔

سارہ یار بس کر نا۔۔۔مجھے نہیں لگتا وہ ائیں گے۔۔ہانیہ نے بچوں جیسی شکل بنا کر کہاں۔۔۔

ہائے ایسے مت کہہ بدتمیز لڑکی آج تو اس سنگ دل کے ھوش اڑانے۔۔ سارہ نے اسکے بال کے کرل آگے کرتے ہوئے کہا۔۔اور شرارت سے آنکھ دبائی۔۔پھر دونوں ہنسنے لگیں۔

چلو اب جانے دو مجھے۔۔ڈاکٹر زبیر نیچے انتظار کررہے ہیں۔۔وہ جب نیچے اتری تو زبیر کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ اس دشمنِ جاں کو دیکھ کے اسے بہت خشگوار حیرت ہوئی۔

دل کی دھڑکنوں کو سنبھالتی۔۔۔دوپٹے کو سر پر ٹکاتی وہ ہر قدم گاڑی کے سیٹ پہ بیٹھے اس شخص کے دل پہ رکھ رہی تھی۔۔

حسین تجھ سا بھی ہو گیا کیا کوئی۔۔۔بے ساختہ احان کے دل نے ہانیہ کے حسن کی گواہی دی تھی۔

اسکی گھبرائی سی شکل دیکھی۔۔

محترمہ کا بھی دل ٹوٹ گیا مجھے زبیر کے ساتھ دیکھ کے۔۔۔احان نے دل میں سوچا۔۔۔وہ پچھلی سیٹ پہ براجمان تھی۔۔۔۔۔

احان کی خوشبو نے اسکا استقبال کیا تھا جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

دل خوشی سے اچھل اچھل کے باہر آرہا تھا۔۔۔اسے تو اسکے آنے کا بھی یقین نہیں تھا اور وہ جناب اپنے پورے جلوے لیے اس پر پہلی نظر ڈالنے والے محترم نکلے۔۔

اس نے ہلکے سے سلام کیا تھا۔۔جس کا بڑے شوخ انداز میں زبیر نے جواب دیا تھا۔۔

وہ میرج ہال کے آگے رکے تھے۔۔تینوں چلتے ہوئے وہاں پہنچے۔۔۔دیبا کی دودھ پلائی کی رسم شروع ہوئی تو سب لوگ سٹیج پر ہی چڑھ دوڑے تھے۔۔کیونکہ اس دوران ہونے والی نوک جھونک سب کو ہی پسند ہوتی۔ وہ پہلے سے ہی دیبا کے بلکل پیچھے صوفے پہ دونوں ہاتھ ٹکا کے کھڑی تھی۔۔

سب لوگ ہنس رہے تھے۔۔مزاق کررہے تھے۔۔۔اچانک احان کی خوشبو اس کے اندر سی اتری۔۔۔

اوہ۔۔وہ تو بلکل اسکے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔اتنا پاس کے اگر وہ مڑتی تو اسکے پتھر جیسے سینے سے اسکا سر بری طرح ٹکرا جاتا۔۔

اففف۔۔۔اسکی جان پسلیوں کے درمیان میں آکر دھڑکنے لگی تھی۔۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ہلکا ہلکا سا ارتھ اسکے اندر اتر کر اسکے دل پہ گدگدی کررہا ہے۔۔

وہ اسٹیج کی طرف نہیں اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔جب اس کی نظر اس لڑکے پر پڑی جو ہانیہ کو دیکھتا ہوا اسکے قریب جانے کی کوشش کررہا تھا

وہ تیزی سے آگے آیا تھا۔۔اور اس سے پہلے کہ وہ لڑکا ہانیہ کے پاس پہنچتا وہ ہانیہ کے بلکل پیچھے آکر ایسے دیوار بن کر کھڑا ہوا تھا۔۔

اب وہ حیران ہوکر یہی سوچ رہا تھا وہ یہ سب کیوں کررہا ہے۔۔ہانیہ کے بلکل پیچھے کھڑا وہ ایسے ساکت کھڑا تھا جیسے وہ اس دیوی کو چھوتے ہی پتھر کا ہوگیا ہو۔۔۔

اف یہ اتنا قریب کیوں آگیا۔۔ہانیہ کی حالت غیر ہورہی تھی اور وہ تھا کہ بت بنا کھڑا تھا۔۔ہاتھ پہ پسینہ آگیا تھا۔۔احان کے جسم سے اٹھنے والی گرم ہوائیں اسکے بدن کو جلانے لگی تھی۔۔۔دل تھا کہ اوپر نیچے ڈبکیاں لگانے لگا تھا۔

احان کے دل نے اس سے دغا کرکے سوچنا شروع کردیا تھا کہ ہانیہ کے کان کے قریب ہوکر سرگوشی کردے۔۔

تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔ مجھے اس صورت نے پاگل کر رکھا ہے۔۔۔ میں اب ایسی حرکتیں کررہا ہوں جو میں نہیں کرتا تھا۔۔۔کیوں بچوں کی طرح دل تمہی کے لیے مچلتا ہے۔تیس سال کے اس مضبوط سے لڑکے

کے دل کو گھٹنوں کے بل نیچے گرا چکی ہو تم۔۔۔تم ہی وہ لڑکی ہو جس نے دس سال بعد احان کے مرے ہوئے جزبات کو انکی قبروں سے باہر نکال دیا ہے۔۔۔تم ہی ہو جو دل کو دھڑکا دیتی ہو۔۔۔تم ہی ہو۔۔ جس کو چھونے کو دل کرتا ہے۔۔تم ہی ہو جسے خود میں بسانے کو دل کرتا ہے۔۔تم ہی ہو جس کے اندر کہیں بس جانے کو دل کرتا ہے۔۔۔ تم ہی ہو۔۔جس کو اپنے جزبات کے بہتے سمندر کی لہروں میں بہانے کو دل کرتا ہے۔۔۔تم ہی ہو۔۔۔صرف تم۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکے پیچھے کھڑا پاگل سا ہو رہا تھا۔۔۔

سب لوگ خوش گپوں میں مصروف تھے اور وہ دونوں تھے جن کے دل ایک دوسرے سے باتیں کررہے تھے۔۔۔دونوں کو ارد گرد کا کوئی ہوش نہیں تھا بس وہ تو ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے۔۔۔

سب لوگ جوش میں ایک دم سے ہاتھ اوپر اٹھا کر چیخے تھے کیونکہ دیبا کی بہن کو اس کی من چاہی دودھ پلائی کی رقم ملی تھی۔۔۔

سب کے ایسے جوش میں آنے سے ہلکا سا دھکا لگا تھا۔احان کا پورا وجود

ہانیہ سے ٹکرایا تھا۔۔دونوں کی دھڑکنیں تک ٹکرا گئی تھیں۔ہانیہ کی پلکوں پہ جیسے کسی نے پتھر باندھ دیئے ہوں۔۔

گال تپنے لگے تھے۔جان دل کے ساتھ جھولا ڈال کر جھولنے لگی تھی۔۔ کبھی نیچے ہوتی تو کبھی اوپر۔۔۔

اگر اب ایک لمحہ بھی ہانیہ وہاں رکتی تو کیا پتہ وہ اس ظالم کی بانہوں میں ڈھیر ہوتی۔۔۔۔

مجھے جانا ہے۔۔وہ بڑی مشکل سے مڑی تھی۔۔وہ تھا کے پیچھے بھی نہیں ہورہا تھا۔۔وہ کیا جانے وہ تو ہوش ہی کھو بیٹھا تھا۔ہانیہ کی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ تھا کہ ٹس سے مس نہیں ہورہا تھا۔۔اور اسکی جان تھی کہ اب بس نکل ہی جانے والی تھی۔۔

احان۔۔۔مجھے۔۔۔جانے دیں۔۔۔اس نے پھر سے کہا۔۔

اوہ۔۔ہاں۔۔۔وہ خجل سا ہوا تھا اپنی اس حالت سے۔۔۔

بہت دھیرے سے اس نے تھوڑی سی جگہ دی تھی۔۔۔جس سے وہ اپنا موم سا جسم اس سے ٹکراتی ہوئی وہاں سے بھاگنے جیسی حالت میں نکلی تھی۔۔

احان نے اچانک اپنے بری طرح دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر حیرانی سے دیکھا۔۔

کیا ہوگیا تھا اسکو۔۔۔ایسے تو کبھی وہ ریحم کے لیے نہیں دھڑکا تھا۔۔۔

تب تو تھا بھی جزبات سے بھرا۔۔جوانی کے عروج پہ۔۔۔

وہ حیران تھا۔۔پریشان تھا۔۔اردگرد کے لوگ باری باری اسٹیج سے اتر رہے تھا۔۔۔وہ وہیں پہ کھڑا تھا۔۔۔

دیبا کی رخصتی کی تیاری شروع ہو گئی تھی۔۔۔

وہ وہیں پہ کھڑا تھا۔۔۔۔

دیبا رخصت ہوکر ہال کے دروازے سے نکل رہی تھی۔۔۔

وہ وہیں پہ کھڑا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہال خالی سا ہوگیا تھا۔۔اکا دکا لوگ گھوم رہے تھے۔۔لائیٹس بند ہورہی تھیں اور۔۔۔

وہ وہیں کھڑا تھا۔۔۔

احان۔۔۔احان۔۔۔زبیر کی آواز پہ وہ چونکا تھا۔

چل یار میں اور ہانیہ کب سے انتظار کر رہے۔۔۔

وہ اسی مدھوشی کی سی حالت میں چلتا ہوا آکر کار میں بیٹھا تھا۔۔اسے خبر نہیں کب ان لوگوں نے ہانیہ کو ہاسٹل اتارا کب وہ لوگ اسکے گھر کے آگے کھڑے تھے۔۔۔وہ خاموشی سے اترا اور چلا گیا۔۔۔۔

بڑا ہی بے مروت ہے۔۔۔چائے کا کیا پوچھنا تھا شکریہ بھی نا کہہ سکا۔۔

زبیر بڑبڑاتے ہوئے گاڑی موڑ رہا تھا۔۔۔

باہر بہت بارش ہورہی تھی۔وہ نماز پڑھنے کے بعد بھی بے مقصد جائے نماز پر ہی بیٹھی تھی۔۔یہی وہ جگہ تھی جہاں اسکو بہت سکون ملتا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باہر سے ردا کی چیخوں کی آواز ائی تھی۔۔وہ ماربل کے بنے فرش پہ ننگے پاؤں بھاگتی باہر ائی تھی۔۔۔

احان نے ردا کو گلے لگا رکھا تھا۔اور وہ مما مما کہہ کر چیخ رہی تھی۔۔

آہ۔۔۔ہانیہ کا دل دھک سا رہ گیا۔۔۔مسز حیدر تین دن سے ایمرجینسی میں تھیں اور آج احان انکے گزر جانے کی خبر لے کر آیا تھا۔۔

وہ دونوں بہن بھائی۔۔۔تڑپ تڑپ کے اپنی ماں کے لیے رو رہے تھے اسکی انکھوں سے بھی آنسو ٹپک پڑے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ردا کو حوصلہ دیتے دیتے احان کی نظر ہانیہ پر پڑی تھی۔۔

نماز کے اسٹائل میں دوپٹے کو گھوما کر اس نے ایسے لیا ہوا تھا کہ دوپٹے کی ایک سائیڈ اسکے ادھے چہرے پر آرہی تھی۔۔

احان کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا تھا چنگھاڑتا ہوا ہانیہ پہ جھپٹا تھا۔۔

نکلو باہر میرے گھر سے۔۔تم میری ساری خوشیاں کھا گئی ہو۔۔کچھ نہیں

بچا میرے پاس۔۔وہ دھاڑ رہا تھا۔اسکو بازو سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے باہر لے آیا تھا۔۔۔

اب وہ بلکل اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔تیز بارش نے چند لمحوں میں ہی دونوں کو بھگو کے رکھ دیا تھا۔۔۔وہ چیخ رہا تھا اس پر اور اسکے کانوں میں حیدر کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔

یہ جو تم نے مجھے بتایا ہے یہ تم ابھی احان کو مت بتانا۔۔

اب جب وہ اسے گھسیٹتا ہوا مین گیٹ کی طرف لے کر جا رہا تھا تو ایک دم سے جیسے وہ اپنے حواسوں میں ائی تھی۔۔

پلیز احان مجھے مت نکالیں۔۔میں کہاں جاؤں گی۔۔میرا کوئی نہیں ہے۔۔ وہ رو رہی تھی گڑگڑا رہی تھی۔۔۔وہ نچڑنے کی حد تک بارش میں بھیگ چکی تھی۔۔۔

ننگے پاؤں تھی۔۔پر اس بے درد کو تو کوئی ہوش تک نہیں تھا۔۔

اسے دھکے دیتے ہوئے اس نے گھر سے باہر کردیا تھا۔۔۔

حیدر گھر نہیں تھے۔۔۔ابھی ہاسپٹل تھے۔

ردا ویسے بھی حواس میں نہیں تھی۔۔۔۔

بارش اتنی تیز ہورہی تھی۔۔۔سارے ملازم بھی نہیں تھے بارش کی وجہ سے۔۔وہ بری طرح گیٹ بجاتی رہی کہ کوئی تو کھول دے لیکن کوئی نہیں تھا۔۔

اسکا جسم سردی سے کانپنے لگا تھا۔۔وہ کوئی چھت تلاش کر رہی تھی تاکہ بارش کے تھپیڑوں سے بچ سکے۔۔۔۔

افففف۔۔۔وہ جا کس طرف رہی تھی پر بارش کے ساتھ چلتی ہوئی تیز آندھی اسے کسی اور رخ میں دھکیل رہی تھی۔۔۔

وہ ابھی گھر سے تھوڑا دور ہی گئی تھی۔۔جب کسی گاڑی سے بری طرح ٹکرائی تھی۔۔

وہ کب سے کوئی تین چکر لگا چکا تھا۔۔سٹاف روم کے آگے سے۔۔وہ

اسے ایک دفعہ بھی نظر نہیں ائی تھی۔۔۔

دل کو ہر دفعہ سرزنش کرتا اب اگلا چکر نہیں لگائے گا پر پھر کچھ دیر بعد وہیں ہوتا تھا۔۔اپنے آفس میں تو ٹک بھی نہیں پا رہا تھا۔۔

اب کوئی تیسری دفعہ وہ آیا تھا جب وہ اسے نظر ائی تھی۔۔وہ کسی وارڈ سے زبیر کے ساتھ ہنستے ہوئے نکل رہی تھی۔۔

احان کے تن بدن میں جیسے آگ سی لگ گئی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے اسے دیکھ کر رکی تھی۔۔۔پھر نظریں جھک گئی تھیں۔۔۔ وہ خاموشی سے وہاں سے گزر گئی تھی۔۔۔جب کے زبیر وہاں کھڑا ہو کر احان سے باتیں کرنے لگا تھا۔۔

تو محترمہ کو اس دن شادی والی حرکت پہ ابھی تک غصہ ہے۔۔احان کو گھٹن ہونے لگی تھی۔۔منہ کو بگاڑتے ہوئے وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

زبیر نے نا سمجھ آنے والی اس کی حالت پر کندھے اچکائے اور وہاں سے

چلا گیا۔۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

احان زبیر کو بولتا چھوڑ کے اپنے آفس میں آ گیا تھا۔۔۔

کیسے۔۔۔کیسے دل کو سمجھاؤں۔۔میں جو بھی کررہا ہوں مجھے یہ سب نہیں کرنا ہے۔۔۔پر دل تھا کہ۔۔۔کمبخت کچھ بھی نا ماننے پر بضد تھا۔۔۔

وہ کرسی کو دائیں بائیں گھوما رہا تھا۔۔۔

ہمت تو کرنی ہوگی۔۔پر کیسے۔۔۔؟؟زبیر لے جائے گا اسے اور میں ایسے ہی رہ جاؤں گا تڑپتا۔۔۔

دل اسی کو چاہنے پر بضد تھا۔۔اسکے بس میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔پتہ نہیں کب کیسے وہ گھستی ہی چلی گئی دل میں اور اس تخت پر جا بیٹھی۔۔ جس پر اس نے آج تک کسی لڑکی کو جگہ نہیں دی تھی۔۔

ہمت۔۔۔ہمت۔۔۔۔احان حیدر۔۔۔پر وہ تو زبیر کو پسند کرتی ہے۔۔۔

اسی طرح کی الٹی سیدھی باتوں کی صورت میں وہ ہر وقت اسکے دماغ پہ

چھائی رہنے لگی۔۔۔۔

وہ اٹھا اور ہاسپٹل سے باہر چلا گیا۔۔۔

وہ بری طرح گاڑی سے ٹکرائی تھی۔۔کوئی اترا تھا گاڑی سے اور بس پھر سب دھندلہ ہوگیا تھا۔۔

اب جب اسکی آنکھ کھلی تو وہ کسی ہسپتال کے بستر پر تھی۔۔۔ٹانگوں میں تکلیف تھی۔۔۔

کوئی جھکا تھا اس پہ۔۔۔کوئی عورت مسکرائی۔۔

بیٹا کون ہو آپ۔۔۔کہاں سے ہو۔۔؟؟ایک دم پھر سے منظر سامنے سے گزر گیا۔۔۔

آہ۔۔میں کون ہوں۔۔یہ مت پوچھیں بلکہ یہ پوچھیں کہ میں کیوں ہوں مجھے نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔وہ سوچ کر پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔۔۔ دل تھا کہ کسی لمحہ چین پانے کو نا تھا۔۔۔

وہ عورت گھبرا گئی تھی۔۔۔پھر وہ نرس کو بلا رہی تھی۔۔۔

سسٹر۔۔سسٹر۔۔۔

اسکے بعد کوئی سفید کپڑوں میں لڑکی ائی تھی۔۔۔جس نے انجکشن لگایا تھا

شاید۔۔۔پر سب دھندلہ سا گیا تھا۔۔۔

وہ ہاسپٹل کے معمول کے کام نپٹا کے فارغ ہوا تھا۔۔ایسے ہی وارڈز کے

راونڈ لیتے ہوئے اس نے سب جگہ اسے دیکھنا چاہا پر وہ کہیں نہیں تھی۔

نہ سٹاف روم میں۔۔نہ کہیں اور۔۔۔جہاں اسے ہونا چاہیے تھا۔۔۔

سسٹر۔۔۔آپ نے ڈاکٹر ہانیہ کو دیکھا ہے کیا۔۔

سر وہ اور ڈاکٹر زبیر اوپر والے اسٹاف روم کی طرف جارہے تھے

ابھی۔۔۔

اوپر والے سٹاف روم میں۔۔۔وہ تھوڑا حیران ہوا تھا۔۔

اوپر بھی ایک اضافی سٹاف روم بنایا گیا تھا لیکن ڈاکٹرز زیادہ تر نیچے

والے میں ہی ہوتے تھے۔۔

پتا نہیں کیا طاقت تھی۔۔وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چلا گیا۔۔

سٹاف روم کے سامنے کھڑے اسکا دل عجیب ہورہا تھا۔۔گھٹن سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔

اس نے دائیں ہاتھ سے دروازہ اندر کو دھکیلا تھا۔۔۔

ہانیہ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبی پکڑی تھی۔۔جس میں وہ ایک گولڈ کی رنگ واضح طور پہ دیکھ سکتا تھا۔۔۔

وہ مسکرا رہی تھی۔۔اور پرشوق نظروں سے رِنگ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اسکے بلکل سامنے زبیر کھڑا تھا۔۔۔جس نے دونوں ہاتھ پیچھے باندھ رکھے تھے اور وہ جھومنے کے سے انداز میں دائیں بائیں ہل رہا تھا۔۔۔۔

ایسے لگتا تھا ابھی اسی لمحے پرپوز کیا ہی تھا اس نے ہانیہ کو اور ہانیہ وہ بھی تو پیار بھری نظروں سے انگوٹھی کا جائزہ لے رہی تھی۔۔

جیسے ہی احان کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔دونوں نے ایک دم اسکی طرف

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھا۔۔ہانیہ تو تھوڑا سا گھبرائی تھی۔۔۔پر زبیر ہنستا ہوا احان کی طرف آیا تھا۔۔

آنا یار۔۔میں تمھیں بتانے ہی والا تھا۔۔۔زبیر نے احان کے کندھے پہ ہاتھ رکھنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔جس کو ایک جھٹکے سے دھکا دیا تھا احان نے۔۔۔

کیا ہورہا ہے یہ۔۔۔۔ہمم۔۔۔احان کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔

کیا تماشہ ہے یہ۔۔۔بارعب غصے والی آواز تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا احان؟؟زبیر اسکی طرف بڑھا تھا۔۔۔احان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا۔۔

آپ ویسے تو بہت پارسا بنتی ہیں۔۔سر پر۔۔۔یہ۔۔۔یہ دوپٹہ سجائے رکھتی ہیں۔۔اس نے ناگواری سے اسکے سر پر سجائے دوپٹے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

دراصل آپ ہیں کیا۔۔۔یہ کوئی۔۔ڈیٹ پوائنٹ نہیں بنایا ہوا میں نے۔۔

احان کا دل کر رہا تھا ہانیہ کا گلا دبا دے۔۔۔۔

احان یہ کیا بکواس کررہے ہو۔۔زبیر پھر سے آگے بڑھا تھا جبکہ وہ تو ساکت کھڑی تھی خوف سے بھری آنکھیں لے کر۔۔۔

اوہ۔۔جسٹ شٹ اپ زبیر۔۔۔یہ میرا ہاسپٹل ہے تم دونوں نے اسے پتا نہیں کیا بنا رکھا ہے۔۔کیا اتنے دن سے میں یہ سب نوٹ نہیں کررہا۔۔

یہ سب تماشے کرنے کے لیے پوری دینا پڑی ہے۔۔۔وہ دانت پیس پیس کے ہانیہ کو سنا رہا تھا۔۔

مجھے ایسی بہودہ حرکات اپنے اس ہاسپٹل میں ہر گز نہیں چاہیے۔۔۔۔وہ دھاڑنے کے سے انداز میں بول رہا تھا۔۔اسکی رگیں تنی ہوئی تھی۔۔۔

ہانیہ کا دل بری طرح بھر آیا تھا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی باہر چلی گئی تھی آنسوؤں کا ایک گولہ تھا۔۔جو اٹک کے رہ گیا تھا ہانیہ کے گلے میں۔۔وہ دھواں دھواں ہو گئی تھی۔۔۔

کیا بکواس کیے جا رہے ہو۔۔۔زبیر نے آگے بڑھ کے احان کا گریبان پکڑا ہوا تھا۔۔۔

پتہ ہے کس کے بارے میں یہ بول رہے ہو۔۔ہانیہ ایسی لڑکی نہیں ہے۔ زبیر دانت پیس کر بول رہا تھا۔۔۔

احان نے ایک جھٹکے سے اپنا کالر زبیر کے ہاتھ سے چھڑوایا تھا۔

دیکھ چکا ہوں میں وہ کیسی لڑکی ہے۔۔بھاری آواز میں دانت پیستے ہوئے احان نے کہا۔۔۔

کیا مطلب کیا دیکھا۔۔؟زبیر نے سوالیہ انداز میں کہا۔۔جیسے اسکے حساب سے یہ کوئی کسی قسم کی معیوب بات نہیں تھی۔۔۔

وہی جو تم کررہے تھے اسکے ساتھ۔۔۔پرپوز کررہے تھے اسے۔۔احان نے غصے میں اپنی آواز کو کم کرنے کی کوشش کی۔۔۔

اوہ میرے خدا۔۔احان میں اسے پرپوز نہیں کررہا تھا۔احان نے حیران ہو کے زبیر کی طرف دیکھا۔۔

میں نے سعدیہ کو پرپوز کرنے کے لیے رنگ خریدی تھی۔۔وہ میری بہت اچھی دوست ہے اور سعدیہ کی بھی تو سعدیہ کو دینے سے پہلے۔۔

ایک دفعہ اسے چیک کروا رہا تھا کہ کیسی ہے۔۔میرا اور ہانیہ کا ایسا کوئی چکر نہیں۔۔۔اور تمھیں کیا ایسی لگتی وہ کہ وہ میرے جیسے سے سیٹ ہو گی۔۔۔میں اسکا احترام کرتا ہوں دل سے اور سعدیہ کو تو میں دو سال سے پسند کرتا ہوں۔۔اب اسکی دوست کے ذریعے موقع ملا مجھے کہ میں پرپوز کروں اسے۔۔۔۔

زبیر ایک سانس میں اسے سب بتا گیا اور اسکے سر پر جیسے حیرت اور شرمندگی کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احان تم نے بہت غلط کیا۔۔وہ پہلے ہی تم سے دور بھاگتی ہے۔تم ہو کے اسکی جان ہی نہیں چھوڑ رہے۔۔۔۔

زبیر سر مارتا ہوا افسوس کے انداز میں وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

اور وہ وہیں پہ بس کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔۔۔۔

وہ روتی ہوئی ہاسٹل پہنچی تھی۔۔سارہ ابھی یونیورسٹی سے واپس نہیں ائی تھی۔۔

وہ بری طرح رو دی تھی۔۔۔۔

ہر ظلم تیرا یاد ہے۔۔۔

بھولا تو نہیں ہوں۔۔۔۔

اے وعدہ فراموش۔۔۔

میں تجھ سا تو نہیں ہوں۔۔۔۔

احان نے اسے دکھ ہی دیا ہمیشہ۔۔۔چوٹ تکلیف۔۔۔پر وہ تھی کے اسے پوجتی تھی۔۔۔پر آج تو اس نے اسکے کردار کی دھجیاں بکھیر دی تھیں۔

اس نے بابا کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔

دوسری طرف حیدر کی آواز سن کر وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔۔

کیا ہوا ہے ہانیہ۔۔۔بولو تو سہی۔۔۔انکی پریشان سی آواز ابھری۔۔

بابا۔۔۔مجھے نہیں احان کا دل جیتنا۔۔۔میں نہیں کر پا رہی یہ۔۔۔وہ مجھ سے ہر صورت میں نفرت کرتے ہیں۔۔۔چاہیے میں کسی بھی شکل میں ان کے سامنے چلی جاؤں۔۔

کبھی وہ اپنے آنسو صاف کررہی تھی اور کبھی اپنا ناک۔۔۔

میں انکے نام کے سہارے ساری عمر گزار لوں گی بابا پر میں انکی نفرت نہیں دیکھ سکتی۔۔۔مجھے کل سے ہاسپٹل نہیں جانا۔۔۔۔

اس نے روتے ہوئے فون بند کردیا اور پھر تکیے پہ سر رکھ کے رونے لگی۔۔۔۔

کہاں ہے وہ۔۔بدتمیز۔۔۔بیس سالہ احان کے منہ پر حیدر نے ایک تھپڑ مارا تھا۔مسز حیدر کے گزر جانے کے بعد آج دو دن بعد انھوں نے یہ بات نوٹ کی تھی۔۔۔کہہ ہانیہ گھر میں نہیں ہے۔۔۔

ردا نے انہیں سب سچ بتا دیا کیونکہ وہ بھی ہانیہ کے یوں گھر سے باہر نکالے جانے کو برا سمجھ رہی تھی۔۔۔

پتہ نہیں وہ بچی کہاں در در کی ٹھوکریں کھا رہی ہو گی۔۔۔۔

تم چلے جاؤ میرے نظروں کے سامنے سے دوبارہ مجھے کبھی اپنی شکل نا

دکھانا۔۔۔۔

حیدر نے پریشانی میں فون ملایا۔

دیکھو ہر جگہ۔۔تلاش کرو اسے۔۔وہ کسی کو فون پہ ہدایت دے رہے تھے۔

احان کو اپنے کیے پہ کوئی شرمندگی نہیں تھی۔۔۔وہ آرام سے جا کر اپنی پیکنگ کرنے لگا اسے اب زیب کے پاس جانا تھا باہر پڑھنے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج دوسرا دن تھا۔۔ہانیہ نہیں ائی تھی۔۔وہ سٹاف روم میں گیا تھا کتنی بار پر سعدیہ سے یہ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی کہ یہ پوچھے کہ ہانیہ کیوں نہیں آ رہی۔۔۔کہیں بھی دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

سعدیہ کے ہاتھ میں وہی رنگ تھی۔۔۔اسکا مطلب تھا کہ اس نے زبیر کا پرپوزل ایکسپٹ کر لیا ہے۔۔۔۔

میں کتنا غلط سوچتا رہا۔۔جو نظر آتا ہے وہی تھوڑا ہوتا۔میں نے ہانیہ کے کردار پہ انگلی اٹھائی ہے۔۔وہ اپنے دل میں اسکے دکھ کو محسوس کررہا تھا۔

اسے ہانیہ کا کرب سے بھرا چہرہ یاد آ رہا تھا۔۔۔

اپنی عزت کی چادر کے ٹکڑوں کو بکھرتے ہوئے دیکھتی اسکی آنکھیں یاد آرہی تھی۔۔۔

اپنی صفائی میں کچھ نا بولنے کے لیے بھینچے ہوئے اسکے ہونٹ یاد آرہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کار ڈرائیو کرتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا۔۔بے اختیار اسکے ہاسٹل کے آگے گاڑی روکی تھی اس نے۔۔۔بے مقصد وہاں کھڑا رہا تھا۔۔کرتا بھی تو کیا۔۔وہ احان حیدر۔۔۔اپنے ہی غرور کو کیسے پاش پاش کرتا۔۔کیسے اسے جاکر کہہ دے کہ وہ ایک لڑکی کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو چکا تھا۔۔۔

کچھ دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد وہ گاڑی آگے بڑھا چکا تھا۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولی تھی۔۔۔سامنے کھڑے اس چہرے کو کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔حیدر وحید۔۔۔اسکے محسن تھے۔۔۔وہ فرشتہ تھے جو خدا نے بھیجا تھا اسے شیطان کے چنگل سے بچانے کے لیے۔۔۔

انھوں نے شفقت سے ہاتھ پھیرا تھا ہانیہ کے سر پر۔۔۔اتنی شفقت کا احساس اسے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ہوا تھا۔۔۔

آنسو آ گئے تھے۔۔۔

حیدر کو بڑی مشکل سے آج تین دن بعد ہانیہ ملی تھی ہاسپٹل سے۔۔

گاڑی کی ٹکر کی وجہ سے اسے چوٹ لگی تھی۔۔

انکل۔۔۔رونے کی وجہ سے آواز بھر گئی تھی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔انکل نہیں۔۔۔بابا۔۔۔حیدر نے شفقت سے اسکے سر کو تھپکی کے انداز میں دبایا۔۔۔۔

وہ رو دی تھی۔۔۔۔ہچکی بندھ گئی تھی۔۔۔

بابا۔۔۔۔بابا۔۔۔۔وہ بار بار اس الفاظ کو دہرا کے دیکھ رہی تھی۔۔حیدر کا

پر وقار چہرہ۔۔آنکھوں سے جھلکتی شفقت۔۔۔خدا کا تحفہ نہیں تھا تو پھر کیا تھا۔۔۔۔

چلو گھر چلنا ہے۔۔انھوں نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر تھپکی دی تھی۔۔۔

ہانیہ ایک دم چپ سی ہوگئ تھی۔۔۔آنکھوں میں درد اور خوف کی ملی جلی کیفیت تھی۔۔

وہ یہاں نہیں ہے۔۔۔چلا گیا ہے۔۔۔

ہانیہ کے دل کو ایک دم کچھ ہوا تھا۔کچھ درد سا۔۔اب بھی اس ظالم کے جانے پہ دل اداس ہوا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں گھر نہیں جانا چاہتی۔۔۔اس گھر سے جس سے احان نے اسے نکالا تھا۔۔۔کیسے چلی جائے۔۔۔

آنکھ کا کونا نم سا ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

حیدر نے ہانیہ کا ایڈمیشن کروایا تھا۔۔

وہ سکول جانے لگی تھی۔۔وہ ذہین تھی۔۔۔ڈاکٹر بننا چاہتی تھی۔۔۔

حیدر نے کبھی اس میں اور ردا میں فرق نہ رکھا۔۔ہاں لیکن اسے گھر نہیں لے کر گئے۔۔۔اس نے ہاسٹل میں رہ کر پڑھائی کی۔۔۔

حیدر اس کی ہر ضرورت پوری کرتے تھے۔۔اس سے ملتے رہتے تھے۔

احان کے ساتھ ان کی بات ہوئی تھی۔۔۔پر انھوں نے اسے یہ ہی کہا تھا وہ نہیں ملی انکو دوبارہ۔۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ احان اب اور ذہنی ازیت سہے۔۔۔۔

ردا کو بھی یہی پتہ تھا وہ نہیں ملی دوبارہ۔۔۔بس صرف حیدر کو پتہ تھا وہ مل گئی ہے۔۔۔

اور پھر احان پاکستان واپس آیا۔۔اس نے اپنا ہاسپٹل بنایا تھا۔وہ بہترین سرجن بنا۔۔

ہانیہ جب ڈاکٹر بنی تو حیدر نے زبردستی اس کو ادھر جاب کروائی۔۔۔

حیدر نے بہت دفعہ ہانیہ سے پوچھا اگر وہ چاہے تو وہ اس کے اور احان کے درمیان علیحدگی کروا دیتے ہیں۔۔لیکن ہانیہ کا کہنا تھا۔۔احان چاہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے ساری عمر نہ اپنائیں پر میں انکے ساتھ ہی منسوب رہوں گی۔۔۔

وہ ہانیہ کی یہ ایک واحد ضد کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگئے تھے۔۔۔

اب انکی یہ خواہش تھی کہ وہ ہانیہ کو پوری طرح بہو کے روپ میں گھر لے ائیں۔۔۔اس لیے انھوں نے ہانیہ کا معملا ہمیشہ احان سے چھپا کر رکھا۔۔۔

اسے اسی ہاسپٹل میں بھیجاکہ وہ احان کا دل جیت لے پر ایسا کچھ نا ہوا۔

بابا نہیں۔۔۔ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔

ہانیہ کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔بابا آج پھر علیحدگی کی بات کررہے تھے۔۔۔

تو پھر جاؤ ہاسپٹل۔۔۔ایسے مت بیٹھو میں نے اس لیے ڈاکٹر نہیں بنایا تھا تمہیں کہ تم ایسے ہاتھ پہ ہاتھ دھر کی بیٹھ جاؤ۔۔۔

بابا مجھے نہیں جانا۔۔۔آج تیسرا دن تھا۔۔ہانیہ کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی

تھی۔

ٹھیک ہے پھر میں کرتا ہوں احان کو کال بتاتا ہوں تمھارا۔۔حیدر نے اسے دھمکایا تھا۔وہ نہیں چاہتے تھے وہ اپنا کیرئر داؤ پر لگا دے۔۔۔

اس سے بات مت کرنا۔بلانا مت اسے اور کیوں ڈرتی ہو۔۔وہ اس خبیث کا ہاسپٹل نہیں ہے۔۔تمھارے بابا کا ہے۔۔کل سے جاؤگی تم۔۔۔

جی۔۔۔اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔

شاباش میرا بچہ۔۔۔وہ پر جوش ہو گئے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔اب وہ سعدیہ کا نمبر ڈائل کررہی تھی۔

یار مجھے نہیں لگتا اب وہ ائے گی۔۔زبیر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مجھے لگتا ہے کہیں اور اپلائی کر رہی وہ۔۔۔

احان بار بار اپنے ہاتھ سے اپنے بال پیچھے کررہا تھا۔۔کرسی گھوما رہا تھا۔۔

کیسے اس پل کو واپس لاؤں جس میں غلطی کر بیٹھا ہوں میں۔۔۔اس کا دل بار بار۔۔۔وقت کی گھڑیوں کو موڑنے کی خواہش کر رہا تھا۔۔۔

اسکی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔۔اوپر سے وہ یاد اتنا آ رہی تھی۔۔۔کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔وہ ہونٹوں پہ بار بار زبان پھیر رہا تھا۔

احان۔۔ تمہیں۔۔۔ہانیہ۔۔۔۔سے محبت۔۔۔۔ہو گئی ہے کیا؟؟زبیر جو اسکا کافی دیر سے بغور جائزہ لے رہا تھا۔۔۔رکتے رکتے بولا۔حان نے چونک کے دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ننہ۔۔نہیں تو۔۔۔وہ خجل سا ہوگیا تھا۔۔پھر ایک دم سے اعتماد بحال کیا۔۔۔

مجھے صرف گِلٹ ہے اور کچھ نہیں۔۔۔اسکے ماتھے پہ بل آ گئے تھے۔۔۔

اسکے بعد زبیر نے اور کوئی سوال نا کیا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

آج بھی وہ بجھا بجھا سا۔۔۔ہاسپٹل آیا تھا۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ کوریڈور میں داخل ہوا تو سامنے سے وہ جلوہ گر ہوئی۔۔۔

سبز رنگ کے سادہ سے سوٹ میں وہ اس دنیا کی تو ہرگز نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

اوہ۔۔۔مارے خوشی کے دل اچھلنے لگا تھا۔۔لیکن وہ بے نیازی سے پاس سے گزر گئی۔۔۔کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔۔۔۔

احان حیدر۔۔۔اب بس کب تک سیراب کے پیچھے بھاگتی رہوں۔۔۔

تمھارا دل پتھر کا ہے جس کو نہ تو میرا بیش بہا حسن ہی پگھلا سکا۔۔۔

اور نہ میری محبت نرم کر سکی۔۔۔ہانیہ کا دل خون کے آنسو رو دیا تھا۔

ظالم تھا یہ شخص۔۔۔مجھے بس اب ساری عمر ایسے ہی چپ چاپ گزار دینی ہے۔۔۔۔

اسے بلاتا ہوں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔

وہ اپنے آفس کی کرسی پر جھول رہا تھا۔۔۔بے چینی سے۔۔۔۔

پھر انٹرکام اٹھایا۔۔پھر رکھ دیا۔۔۔اپنی انگلی کی پوروں سے انکھوں کی بند

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلکوں کو سہلایا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے یار۔۔۔۔سامنے پڑی فائل کو اتنی زور سے ہاتھ مارا۔وہ اڑتی ہوئی ہوا میں گئی اور پھر ایک زور کی آواز کے ساتھ زمین بوس ہوگئی۔۔

ڈاکٹر ہانیہ کو میرے آفس میں بھیجیں پلیز۔۔۔۔انٹر کام میں وہ کسی کو کہہ رہا تھا۔۔۔۔

دروازے پہ ہلکی سی دستک کے ساتھ اس کی مدھر سی آواز گونجی۔۔۔۔

مے ائی کم ان۔۔۔۔

احان کے دل کے شور نے اس کی آدھی آواز ہی سننے دی۔۔۔۔۔

نکالتا ہے نہ تو نکال دے۔۔۔اچھا ہے بابا کو یہ تو کہنے والی بنوں گی۔۔۔ کہ اس نے نکال دیا ہے۔۔ہانیہ خاموشی سے اسکے بلکل سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گئی تھی۔۔۔

تین منٹ اسے یہاں بیٹھے ہوئے ہوگئے تھے لیکن مکمل خاموشی تھی۔۔

کیا ہے۔۔۔۔ہانیہ نے ہونٹوں کو نچلے دانت کے نیچے دبایا۔۔۔اور چھت

کی طرف دیکھتے ہوئے ارد گرد نظر کو گرایا۔۔۔

مجھے۔۔۔۔۔۔احان کی آواز سے سکوت ٹوٹا تھا۔۔۔۔

میں۔۔۔۔میرا۔۔۔مطلب ہے۔۔۔۔مجھے ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا اس دن۔۔۔

بڑی بمشکل سے وہ کہہ پایا تھا۔۔۔

ہن۔۔۔۔بس۔۔۔۔ہانیہ نے دل میں سوچا۔۔۔

پھر خاموشی۔۔۔۔

اس طرح معافی مانگتے ہیں کیا۔۔۔ہانیہ نے دل میں سوچا۔۔۔وہ احان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیونکہ جانتی تھی اس پتھر کے صنم پہ اگر ایک بھی نظر ڈال بیٹھی۔۔۔ بس دل کی محبت کا لاوا نفرت کی یہ فرضی سی دیوار کو پاش پاش کر کے پھر سے دل کی اندر بہنے لگے گا۔۔۔

اٹس۔۔۔اوکے۔۔۔اب میں جاؤں۔۔۔یا کچھ اور بھی کہنا ہے۔۔۔

پہلی دفعہ وہ احان کے ساتھ اتنی سختی سے بات کر رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔مڑی۔۔۔

اور تھینک یو۔۔۔۔۔احان کی آواز اسکے عقب سے ائی۔۔۔۔

تھینک یو کس بات کا۔۔۔اس نے رخ موڑے بنا کہا تھا۔۔

واپس آنے کا۔۔۔اور وہ کبھی اتنے نرم لہجے میں اس سے نہیں بولا تھا۔

میں اب یہاں صرف اپنے لیے ائی ہوں۔۔وہ مختصر سا جواب دے کر باہر نکل ائی تھی۔۔۔

آج اسے نہ تو ڈر لگا تھا۔۔۔اورنا ہی خوف سے وہ کانپی۔۔۔

وہ اسے حیران سا چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

دونوں ہاتھ میز پر رکھ کے اس پر احان نے سر رکھ دیا تھا۔۔۔

میں نے اسے قریب کرنے کے بجائے اور دور کر دیا ہے۔۔۔

وہ رجسٹر پر لگی اپنی ڈیوٹی کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

پھر غصے سے کاؤنٹر پر لگے فون سے زبیر کا نمبر ملایا۔۔۔

ڈاکٹر زبیر۔۔۔میری ڈیوٹی۔۔احان کے ساتھ لگا دی ہے پھر۔۔۔وہ غصے میں روہانسی سی ہو رہی تھی۔۔۔

آ۔۔ہاں۔۔۔چلو۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔تم پریشان نہ ہو۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ہانیہ نے پرسوچ انداز میں رسیور رکھ دیا۔۔۔

احان اب میں مزید آپکا سامنا نہیں کر سکتی۔۔۔لیکن کیا کروں۔۔آپکے بنا جینے کا تصور بھی۔۔۔گھٹن کا احساس دیتا ہے۔۔۔۔

وہ بوجھل قدموں سے سٹاف روم کی طرف چلی گئی۔۔۔

سعدیہ۔۔دیبا کی جگہ آنے والی نئی ڈاکٹر سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

سر کل ڈاکٹر احان نے ڈیوٹی رجسٹر منگوا لیا تھا۔۔ائی تھنک۔۔انھوں نے ڈیوٹیز اسائین کی ہیں۔۔۔

زبیر ہانیہ کی ڈیوٹی چینج کروانے گیا تو۔۔اسے وہاں سے پتہ چلا۔۔۔۔

آ ھاں۔۔۔تو جناب کہتے ہیں صرف گلٹ ہے ان کو۔۔۔زبیر کی آنکھیں شرارت سے چمک اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی ہنسی کو دباتا۔۔اسکے آفس کے دروازے پہ دستک دے رہا تھا۔۔۔

احان نے جھکا ہوا سر اٹھایا۔۔۔

ہمم۔۔۔آؤ۔۔۔بہت مصروف سی شکل میں کہا۔۔۔

زبیر بلکل سامنے لگی کرسی پر بیٹھ کے جھولنے لگا۔۔۔۔بڑی معنی خیز مسکراہٹ تھی اس کے ہونٹوں پر۔۔۔۔۔۔۔

احان نے کچھ دیر اس کے بولنے کا انتظار کیا۔۔۔پر وہ اسی طرح شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔

کوئی خاص تکلیف۔۔؟؟احان نے حیرانی اور چڑ کے ملے جلے تاثر میں کہا۔

زبیر نے ایک زور دار قہقہ لگایا تھا۔۔۔وہ اتنا ہنس رہا تھا کہ اسکی آنکھوں

میں پانی آ گیا۔۔۔

اب بکواس کر بھی چکو۔۔۔احان کو اس کی اس حالت پر اب غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔

جناب۔۔۔جناب۔۔۔زبیر نے شرارت سے اپنی ھنسی کو بمشکل روکا۔۔۔

مان جا یار۔۔۔وہ میدان فتح کر گئی ہے۔۔۔زبیر نے آنکھ دبائی۔۔۔۔

کون۔۔۔احان نے انجان بننے کی کوشش کی۔۔۔

وہی جس کے ساتھ تو نے جان بوجھ کے ڈیوٹی لگائی ہے۔۔۔۔

احان تھوڑا گڑبڑا سا گیا۔۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔وہ سیٹ سے اٹھا اور اپنا وائٹ کوٹ بازو پر ڈالا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ایسا تو ایسا سہی۔۔۔زبیر نے کندھے اچکائے۔۔۔

میرے بھائی۔۔وہ تمھارے ساتھ ڈیوٹی کرنے سے انکار کر چکی ہے۔۔۔۔

زبیر نے کھڑے ہو کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اور اسے صرف میں ہی آمادہ کر سکتا۔۔زبیر نے شرارت سے آنکھ دبائی۔

نہیں کوئی ضرورت نہیں میں اپنا معاملا خود ہینڈل کر سکتا ہوں۔۔۔احان نے زبیر کا ہاتھ۔۔۔اپنے کندھے سے نیچے ہٹایا۔۔۔

اوہو۔۔۔اپنا معاملا۔۔۔واہ۔۔جناب۔۔۔زبیر پھر سے ہنسنے لگا تھا۔۔۔۔

اور بات سن ذرا۔۔۔مجھے بہت پہلے سے شک تھا تم پر۔۔اس دن کوئی کار وار خراب نہیں تھی تیری۔۔۔زبیر کی شوخی اور شرارت کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور میرے یار۔۔۔یہ محبت کمبخت چیز ہی ایسی ہے۔۔۔۔تم جیسے کتنے۔۔۔سورماؤں کو ڈھیر کر چھوڑا اس نے۔۔۔۔وہ پھر سے ہنس رہا تھا۔۔۔

اب میں جانا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے جگہ دے۔۔۔زبیر تو آج دروازہ ہی نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

ائے ہائے اتنی جلدی۔۔۔چل بول تو ذرا میری کوئی مدد چاہیے۔۔۔وہ زیادہ ہی شوخا ہو رہا تھا۔۔۔

احان کے لب بھی بلآخر مسکرا اٹھے تھے۔۔۔۔

کیا چیز ہے تو۔۔۔احان کو ہنسی آنے لگی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔ہوگئی ہے محبت۔۔۔وہ مسکرا کے بولا تھا۔۔۔آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔۔

تو پھر۔۔۔تیاری پکڑ۔۔۔وہ عام لڑکیوں جیسی نہیں ہے۔۔۔بہت ہی پر سرار سی لڑکی ہے اسکا دل جیتنا بہت مشکل ہے کسی کو گھاس نہیں ڈالتی۔۔ زبیر نے اسے گلے لگا کر پر جوش انداز میں کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احان حیدر۔۔۔کسی عام لڑکی پر مر بھی نہیں سکتا۔۔۔اس نے اب زبیر کے انداز آنکھ دبائی۔۔۔

دونوں نے قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔

احان اندر داخل ہوا تھا۔۔۔سب وارڈز کے راونڈ پر جا چکے تھے۔۔۔

وہ اکیلی ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اس پر ایک نظر ڈال کے اس نے فوراً

نظروں کا رخ موڑ لیا۔۔۔

وہ اسکے سر پر آکر کھڑا تھا۔۔۔اور اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔سرمئی رنگ کے سوٹ میں اسکا دمکتا ہوا رنگ اور نکھرا نکھرا سا لگ رہا تھا۔۔۔

کیسا ٹھنڈک کا احساس تھا۔۔۔احان کا دل کررہا تھا بس اسے دیکھے جائے

وہ صوفے پہ بیٹھی تھی۔۔احان بلکل اسکے آگے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔

چلیں۔۔راونڈ پہ جانا ہے۔۔۔۔احان نے خاموشی توڑی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے نہیں جانا۔۔۔تھوڑی سختی لاتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈاکٹر زبیر گئے ہیں میری ڈیوٹی چینج کروانے۔۔۔

احان نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔

شکر ہے اس واقع کے بعد محترمہ میرے ساتھ نارمل تو ہوئیں نہیں تو ہر وقت گھبرائی سی ہی رہتی تھی۔۔۔وہ اسکے اس انداز کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

ویسے تو آپ نے کل کہا کہ آپ یہاں صرف۔۔اپنے فرض کی خاطر ائی ہیں۔۔۔تو میں بھی تو آپکو۔۔اپکی ڈیوٹی کا ہی کہہ رہا ہوں۔۔۔اب وہ چاہے کسی کے ساتھ بھی ہو۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ہٹیں پھر آگے سے۔۔۔وہ سختی سے بولی۔۔۔احان ھنستے ہوئے پیچھے ہوا۔۔۔

کیسا ظالم انسان ہے۔۔۔میری اتنی تزلیل کرنے کے بعد بھی اس کو کوئی احساس نہیں۔۔۔

اسے حیرت ہوئی اس کی ڈھٹائی پر۔۔۔۔

وارڈ میں راونڈ لگاتے ہوئے بھی۔۔وہ پریشان ہی رہی۔۔احان کی نظروں سے۔۔۔

کیا ہے کیوں ایسے دیکھے جا رہے مجھے۔۔اب کیا مصیبت ہے کونسی غلطی سرزد ہو گئی ہے۔۔وہ راونڈ کے بعد سٹاف روم کی طرف جا رہی تھی اور شکر کررہی تھی۔

وہ ہاسپٹل آج دیر سے پہنچی تھی۔۔۔سٹاف روم میں ائی تو سعدیہ اور مریم کسی بات پر ہنس رہی تھیں۔۔مریم کو دیبا کی جگہ پر ائے۔۔ابھی کچھ ہی دن ہوئے تھے۔۔۔

ہوا کیا ہے تم دونوں کو۔۔؟وہ صوفے پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھی۔

ہماری یہ ڈاکٹر مریم جی۔۔۔ڈاکٹر احان پر مر مٹی ہیں۔۔۔سعدیہ نے سیب کا کش منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔۔

ہانیہ کا دل ایک دم سے غیر ہوا۔۔

اس نے مریم کا بغور جائزہ لیا۔۔۔وہ جدید فیشن سے لیس لڑکی تھی۔۔۔کوئی دوپٹہ نہیں تھا۔۔جینز پر گھٹنوں سے نیچے آتی ہوئی شرٹ۔۔میک اپ سے اٹا ہوا سٹائلش سا چہرہ۔۔۔

یہ۔۔۔یہ۔۔۔جو آپ سر پہ دوپٹہ سجائے پھرتی ہیں۔۔۔احان کی کہی ہوئی بات۔۔۔اس کے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی۔۔۔۔

اس کے دل میں ٹیس سی اٹھی۔۔۔اور وہ لمحہ یاد آیا جب اس نے ریحم

کو دیکھا تھا۔۔۔

مریم کو دیکھ کے اسکے خیال میں وہ سارا منظر گھوم گیا۔۔۔۔

حیدر اسے کالج سے لینے ائے تھے۔۔۔احان کے باہر گئے ہوئے تین سال ہوگئے تھے۔۔۔حیدر کبھی کبھی اسے ملنے آتے تھے۔۔۔۔

وہ کالج سے باہر نکلی تھی تو ایک لڑکی بابا کے پاس کھڑی تھی۔۔۔جینز کے اوپر شرٹ پہنی تھی۔۔چھوٹے سے بالوں کی پونی ٹیل تھی۔۔۔۔

جب وہ ایک کار میں بیٹھ کے جا چکی تو۔۔۔ہانیہ نے بابا کے پاس آ کر پوچھا تھا۔۔۔۔

یہ کون تھی۔۔۔بابا۔۔۔۔؟؟؟

ریحم تھی۔۔۔احان کے ماموں کی بیٹی۔۔۔۔

اسے احان کی فون پہ کی ہوئی باتوں میں سے۔۔یہ نام یاد آیا جب وہ پیار سے بار بار یہ نام لیا کرتا تھا۔۔۔

کبھی وہ کسی بات پر جب روٹھ جاتی تھی تو وہ ریحم۔۔۔ریحم کرکے اسے

مناتا تھا۔۔۔

وہ گھنٹوں آ کر خود کو ائینے میں دیکھتی ہی رہی۔۔۔۔

چہرہ کے خدوخال بہت جاذبِ نظر تھے اسکے۔۔حسن اسکا هوش ربا تھا۔۔۔پر سٹاغل کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہ بہت سادہ سی دوپٹہ اوڑھے رکھنے والی لڑکی تھی۔۔۔۔

اور آج ڈاکٹر مریم کو دیکھ کر اسے ریحم یاد ائی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں احان کی پسند کی لڑکیوں سے بہت مختلف ہوں۔۔۔۔۔۔

مجھے تو کبھی پسند نہیں کر سکتے۔۔۔اس نے ایک ٹھنڈی سانس بھری تھی۔۔۔۔

وہ دونِوں احان کی پرسنلیٹی کو ڈسکس کر رہی تھیں۔۔۔۔

یار کیا ڈیشنگ پرسنلیٹی ہے۔۔۔افففف۔۔مریم دل پر ہاتھ رکھ کے جھومنے کے سے انداز میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

جب چلتا ہے۔۔۔اور جب بولتا ہے۔۔۔ہائے۔۔۔قسم سے۔۔

مریم مسلسل احان کو ڈسکس کر رہی تھی۔۔۔اور وہ اسے دیکھ کر بس یہی سوچ رہی تھی کہ یہ لڑکی احان کی پسند کی لڑکیوں کی طرح پرفیکٹ ہے۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

آج تیسرا دن تھا اسکی اوپریٹ ہو یا کوئی اور ڈیوٹی احان کے ساتھ ہی لگ رہی تھی۔۔وہ مینجمنٹ کے آفس میں گئی تھی۔۔۔۔

میم آج کل ڈیوٹیز ڈاکٹر احان ہی لگاتے ہیں۔۔

اسکا ماتھا بری طرح ٹھنکا تھا۔۔

اچھا تو احان حیدر اب آپ یوں مجھے ٹیز کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ اسے ہر وقت اپنے ساتھ ہی رکھنے لگا تھا اپنی نظروں کے سامنے۔۔۔ اور پھر انکا دیکھنا۔۔۔ہانیہ کوئی کام بھی ڈھنگ سے نہیں کر پاتی تھی۔۔۔ ایسے تو میں کچھ بھی نا کر سکوں گی۔۔۔

وہ بھاری ہوتے قدم اٹھاتی احان کے آفس کے دروازے پہ کھڑی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازے پہ دستک دی تھی۔۔۔

جی۔۔۔ائیں۔۔۔احان کی آواز ائی تھی۔۔۔

کیسے بات کروں گی۔۔وہ دل میں الفاظوں کو ترتیب دیتی اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔

اسکو دیکھتے ہی احان نے فائل ایک طرف کی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔وہ خاموش ہی کھڑی رہی۔۔احان نے پھر نظروں سے ہی سوالیہ کیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی پربلم ہانیہ۔۔۔؟؟اسکی مردانہ وجاہت والی بارعب آواز ابھری۔۔۔

آپ میری ڈیوٹی اپنے ساتھ مت لگایا کریں۔۔۔مختصر سا کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔؟وہ اپنی سیٹ سے اٹھا تھا۔۔

مجھے پرابلم ہے۔۔وہ تھوڑی گڑبڑا گئی تھی کیونکہ اب وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کے بلکل اسکے سامنے کھڑا تھا۔۔

مجھ سے ہے پرابلم۔۔۔۔؟؟احان کی آواز میں نمی آگئی تھی۔۔

ہلکے پیلے رنگ کے جوڑے میں وہ پاگل کردینے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔دل تو کررہا تھا۔۔اس سے اپنی بےتابی بیان کردے پر وہ انکار نہ کردے۔۔۔دل ڈرتا تھا۔۔۔

جی۔۔۔آپ سے ہی پرابلم ہے اور آپ جانتے ہیں۔۔وہ تھوڑی نڈر ہوئی تھی۔۔

دل تو کچھ اور ہی سوچ جارہا تھا اسکے سفید نرم ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسے اپنے قریب کر لے پھر اسکی بڑی بڑی یہ کھلی آنکھوں کو اپنے ہاتھ سے چھوتے ہوئے بند کردے پھر اپنی انگلی کی پوروں سے اس کی پلکوں کو چھو لے۔۔۔

عجیب سی ہی کوئی طلسمی کشش تھی کہ جب وہ پاس آتی دل دماغ کے اختیار سے بغاوت سی کرنے لگتا تھا۔۔۔

اففف کیوں دیکھے جارہے ایسے۔۔وہ احان کی نظروں سے کچھ سمجھ بھی تو نہیں پاتی تھی۔۔وہ اسکی طرف اس دن سے دیکھتی ہی کہاں تھی۔۔

آپ پھر میری ڈیوٹی چینج کررہے ہیں کہ نہیں۔۔؟وہ اسکے خیالوں سے یکسر بے خبر کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

اور۔۔۔اگر۔۔نا کروں۔۔تو۔۔؟احان کی آواز اسکے خیالوں کی عکاسی کرتی ہوئی بھاری سی ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہانیہ اسکے اس انداز پہ پریشان سی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

تو۔۔تو۔۔میں۔۔رزائن کردوں گی۔۔۔وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

انھیں کیا ہوگیا ہے۔۔وہ احان کو دیکھ کر پریشان سی ہو رہی تھی۔۔۔

رزائن والی بات پہ احان ٹھٹکا تھا۔۔۔اسکی طرف غور سے دیکھا۔۔

کیا اسے میں بلکل پسند نہیں۔۔احان حیدر جو کچھ تم کرتے رہے وہ کیسے کرے پسند۔۔۔شروع دن سے تو ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے رہے۔۔۔

اوکے۔۔۔۔میں چینج کر دیتا ہوں۔۔

ہانیہ کی دھمکی کام آ گئی تھی۔۔۔

آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔کسی کھائی سے آتی ہوئی آواز تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ ہانیہ کمرے سے جاتی وہ تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

اور واقعی آج دوسرا دن تھا۔احان کی ڈیوٹی ہانیہ کے ساتھ پیر نہیں ہوئی تھی۔۔وہ زبیر سے کوئی کیس ڈسکس کرتی ہوئی آرہی تھی۔۔۔جب اسکی نظر وارڈ کے بلکل سامنے کھڑے احان پر پڑی۔۔وہ مریم کے ساتھ کسی گفتگو میں مصروف تھا۔۔۔

اسکے قدم آہستہ ہوگئے تھے۔۔زبیر نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا تو۔۔۔ اس کے ہونٹ خود با خود بے آواز سیٹی بجانے لگے۔۔۔

ہانیہ ایک دم خجل سی ہوئی تھی پھر تیزی سے چلتی ہوئی۔۔وہاں سے چلی گئی۔۔۔

زبیر آنکھوں میں شرارت بھر کر احان کے آفس کی طرف چل پڑا۔۔۔

اچھی ہے ڈاکٹر مریم۔۔۔احان کمرے میں آ کر اپنا کوٹ اتار رہا تھا۔۔۔ جب زبیر نے معنی خیز انداز میں کہا۔۔۔

مطلب۔۔۔اس بات کا۔۔۔؟احان اپنی کرسی پہ بیٹھا۔۔۔۔

مطلب یہ کہ حسن کی دیوی کو وہ منظر اک نظر نہیں بھایا۔۔۔جس میں آپ اپنے سارے جلوے لیے ڈاکٹر مریم کے اتنا قریب کھڑے تھے۔۔ بڑے ہی شوخ انداز میں زبیر نے احان کو یہ خوش خبری دی۔۔۔

احان کے ہونٹوں پر ایک شریر سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔۔

وہ دلکش مسکراہٹ سمیت اپنی کرسی کو دائیں بائیں گھوما رہا تھا۔۔اسکی انکھوں کے آگے سے وہ کئی لمحے گزر گئے جب ہانیہ کا انداز اسکی محبت میں گرفتار ہونے کی گواہی دیتا تھا۔۔۔تب جو کچھ باتیں اسے سمجھ نہیں آتی تھیں اب آنے لگی تھیں۔۔ہانیہ کا وہ ابنارمل سا بی ہیو کرنا۔۔۔۔وہ کڑی سے کڑی ملا رہا تھا۔۔

تو پھر ایسا کرتے ہیں۔۔۔۔احان راز کی بات کرنے کے انداز میں تھوڑا سا آگے ہوا تھا۔۔۔۔

اس حسن کی دیوی کو تھوڑا اور انگاروں پہ لوٹتے دیکھتے ہیں۔۔۔۔احان کی

آنکھیں آج دس سال پہلے والے احان کی آنکھوں کی طرح چمک رہی تھی۔۔۔

محترمہ پریٹنڈ کرتی ہیں کہ وہ مجھ سے بہت نفرت کرتی ہیں۔۔۔وہ دل میں سوچ رہا تھا۔۔جب میں تھوڑا سا پاس جاتا ہوں آنکھیں تک تو اٹھتی نہیں اسکی۔۔۔۔

اسے اسکی حالت یاد ائی جب وہ اس کے پاس گیا تھا۔۔

چل پھر اٹھ زرا سٹاف روم کا چکر لگاتے ہیں مریم کی یاد بہت آرہی ہے۔۔۔احان نے بال درست کرتے ہوئے شرارت کے انداز میں کہا۔

کیونکہ جس دن سے وہ اپنی ڈیوٹی چینج کروانے کا کہہ کر گئی تھی۔۔تب سے اس کا دل تھوڑا سا بجھ سا گیا تھا۔۔۔

اب پھر سے کرن جاگی تھی کہ اسکے دل میں بھی اس کے حوالے سے کچھ ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے مت پوچھو۔۔کیا نالج ہے اس بندے کا اور جب بولتا ہے۔۔تب تو بس سنتے جاؤ۔۔سنتے جاؤ۔۔۔مریم لہک لہک کے اسکو اور سعدیہ کو آج اوپریٹ کی ساری داستان سنا رہی تھی۔۔۔اسکی آج احان کے ساتھ ڈیوٹی تھی۔۔۔

اور جب جناب آپکے ہیرو صاحب غصے میں دھاڑتے ہیں نہ۔۔۔سعدیہ نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

ارے یار۔۔ان پہ تو غصہ بھی سوٹ کرتا ہوگا۔ویسے میں نے ابھی تک دیکھا نہیں انکو غصے میں۔۔۔۔۔

ہانیہ کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو فیانسی۔۔۔۔زبیر بڑے شوخ انداز میں اندر داخل ہوا اور پیار بھری نظروں سے سعدیہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

اسکے بلکل پیچھے اس پر نظریں گاڑے وہ دشمنِ جاں بھی کھڑا تھا۔۔۔اپنے دلکش سراپے کے ساتھ۔۔۔

اندر آتے ہی وہ مریم کی طرف بڑھا تھا۔۔

ڈاکٹر مریم۔۔آپکے آج کے ورک سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔۔۔بڑی خوش دلی سے وہ کہہ رہا تھا۔۔

احان حیدر جس نے آج تک کبھی خود کی تعریف نہیں کی تھی وہ آج کسی نان ایکسپیرینس ڈاکٹر کی تعریف کر رہا تھا۔۔

ہانیہ کی انکھوں میں جلن ہونے لگی تھی۔۔مریم بری طرح خوش ہو رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کل آپ کو آفس بلاؤں گا۔۔وہ لائبہ والے کیس کو ڈسکس کریں گے۔۔اس نے مریض کا نام لیا۔۔

احان نے بڑی اندازِ دلربائی سے کہا۔۔۔

مریم تو بے ہوش ہونے والی ہو گئی تھی۔۔۔

جب کے اسکے دل پہ سانپ لوٹ رہے تھے۔۔احان نے مزہ لینے کے لیے کن اکھیوں سے ہانیہ کو دیکھا۔۔اسکی حالت دیکھ کر اسکے اندر تک

سکون اتر گیا تھا۔وہ مسکراتا ہوا باہر آ گیا تھا۔۔۔

ہانیہ کی موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ساحل پہ کھڑے ہو تمہیں کیا ڈر چلے جانا۔۔۔

میں ڈوب رہا ہوں ابھی ڈوبا تو نہیں ہوں۔۔۔

اۓ وعدہ فراموش میں تجھ سا تو نہیں ہوں۔۔۔

سسکیوں کی مسلسل آواز سے سارہ کی آنکھ کھلی تھی۔اس نے اپنے ارد گرد دیکھا۔۔اوہ۔۔۔ہانیہ۔۔۔رو رہی تھی۔۔۔

اپنے بائیں ہاتھ سے سائیڈ لیمپ آن کیا تھا۔۔۔

ہانیہ۔۔۔ہانیہ۔۔۔وہ اسکے قریب ہوئی تھی رونے کی آواز اور اونچی ہو گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہانیہ۔۔۔کیا کیا ہے اب احان نے۔۔۔سارہ کو پتہ تھا وہ جب بھی روئی صرف اس ایک شخص کے ظلم پر ہی روئی تھی۔۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔اس نے ہانیہ کو بہت پیار سے گلے لگایا تھا۔۔۔

سارہ۔۔وہ کبھی۔۔۔میرا نہیں ہوگا۔۔رو رو کے اسکی آنکھوں کے پوٹے سوجے پڑے تھے۔۔پلکیں آنسوؤں کی وجہ سے ایک دوسری سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔

ہانیہ۔۔ہوا کیا ہے اب۔۔۔ایک تو تم اس ظالم سے محبت ہی اتنی کرتی ہو۔۔۔میں تمھاری جگہ ہوتی تو کب کی چھوڑ دیتی ایسے انسان کو۔۔۔
سارہ سے ہانیہ کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔

کہنا بہت آسان ہے سارہ۔۔۔اسکو چھوڑنے کے تصور سے بھی مجھے خوف آتا ہے۔۔۔آنسو تھے کے تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

اب کیا ہوا ہے۔۔۔

احان کو ڈاکٹر مریم پسند آگئی ہے۔۔وہ اب ہر وقت بس اسی کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔الٹی ہتھیلی سے وہ بچوں کی طرح آنسو صاف کررہی تھی۔

سارہ وہ سارا دن۔۔اس۔۔۔چڑیل کے ساتھ گھومتے ہیں۔۔۔میرا دل

کرتا ہے۔۔۔جاؤں اور اس کو گریبان سے پکڑ کر کہوں۔۔۔۔

تم صرف میرے ہو احان حیدر۔۔۔

میں نے تمہیں مانگا ہے راتوں کو اٹھ اٹھ کے تہجد میں۔۔۔۔

اور میں کسی ناجائز محبت کو نہیں۔۔۔اپنے شوہر کی محبت مانگتی رہی۔۔۔۔

تو یہ کیسا انصاف ہوا۔ایک انجان لڑکی ائی۔۔۔اور دو پل میں وہ اسکے اسیر بھی ہو گئے۔۔۔

کیا میری محبت۔۔۔میری تڑپ اتنی کمزور نکلی۔۔۔۔۔

یا میرا وہ جھوٹ۔۔۔۔جو میں نے اپنی عزت بچانے کو بولا تھا۔۔۔وہ اب میری سزا بن گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح بولے جا رہی تھی۔۔۔۔

سارہ مجھے احان سے زیادہ اللہ سے شکوہ ہے۔۔۔احان کو تو کچھ پتا نہیں لیکن اللہ کو تو سب پتہ ہے نا۔۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔۔۔۔

اللہ نے میری جھولی میں کیوں نہیں ڈالی اس کی محبت۔۔۔۔

کسی کو بن مانگے ہی وہ مل گیا۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔بس کرو نا۔۔۔بس کرو۔۔سارہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے چپ کروائے اسے۔۔۔

وہ اس کو گلے لگا کر اس کے بال سہلا رہی تھی۔۔۔۔

اسکی انکھیں ابھی بھی سوجی ہوئی تھیں۔۔سر میں شدید درد تھا۔۔۔ساری رات اتنا روئی تھی کہ اب یوں لگتا تھا جیسے آنکھوں میں زخم سے ہوگئے ہوں۔۔۔۔

وہ وارڈ میں راونڈ لگانے نہیں گئی تھی۔۔۔آج۔۔۔

اب سر کو دونوں ہاتھوں سے دباتے ہوئے وہ خود کو کوس رہی تھی۔۔۔

اس سے اچھا تھا آج نا آتی۔۔۔۔

احان مریم کو اپنے آفس میں چھوڑ کے ہانیہ کی ایک جھلک دیکھنے کو نکلا

تھا۔۔

وہ اسے سٹاف روم میں اکیلی بیٹھی نظر ائی تھی۔۔۔

وہ اچانک اس کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر مریم کہاں ہیں؟؟اسکے دل کا خون کرنے کے لیے احان نے سوال کیا۔۔۔۔وہ تپ گئی تھی۔۔۔۔

مجھے کیا پتہ۔۔۔۔مختصر جواب دے کر وہ پھر سے میگزین دیکھنے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔۔۔۔

اوہ۔۔۔کہاں تلاش کروں نظر ہی نہیں آرہی۔۔۔۔احان نے جلتی پہ تیل چھڑکا تھا۔۔۔۔

اچھا سنیں ڈاکٹر ہانیہ۔۔۔۔وہ جاتے جاتے پھر شرارت سے پلٹا تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے روہانسی شکل کے ساتھ اوپر دیکھا۔۔۔۔۔

اپ ایک میسج دے سکتی ہیں ڈاکٹر مریم کو۔۔۔۔احان نے بڑی تڑپ والی شکل بنا کر کہا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کی آنکھیں اسکی پچھلی رات کے سارے کرب کی داستان چیخ چیخ کے احان کو سنا رہی تھی۔۔

کیوں خود کو اور مجھے اذیت میں رکھے ہوئے ہے یہ۔۔۔احان کے دل میں ٹیس اٹھی تھی۔۔۔

جی۔۔۔کیا کہنا ہے۔۔۔ہانیہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

آ۔۔ہاں۔۔۔ان سے کہیں کہ ڈاکٹر احان آپکو آفس میں بلا رہے ہیں جلدی ائیں ذرا۔۔۔۔۔

ایک آنسو کا گولہ تھا جو ہانیہ کے گلے میں کہیں پھنس گیا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔اس کی آواز کہیں بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

احان مسکراہٹ چھپاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔ہانیہ کی حالت اسکی بے چینی کی وضاحت دینے کے لیے کافی تھی۔۔۔

وہ آنسوؤں کو چھپاتی ہوئی۔۔۔وہاں سے اٹھی اور باہر نکل گئی۔۔۔

باہر جاتے ہوئے اس کی نظر مریم پر پڑی۔۔۔اس کا دل کیا جا کر اس کا

خون کر دے۔۔۔۔

اخر آنسو پلکوں کے بند توڑ کر گال پہ ٹپک ہی پڑے تھے۔۔۔۔

وہ آنسوؤں کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے رگڑتے ہوئے ہاسپٹل سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

آج وہ دو دن کی چھٹی کے بعد ائی تھی۔۔۔۔

آج بھی بلکل دل نہیں لگ رہا تھا۔۔وہ بے دلی سے زبیر اورسعدیہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔اچانک باتوں کا رخ احان اور مریم کی طرف مڑ گیا تھا۔۔۔

احان کو تو اسکا پرفیکٹ ساتھی مل گیا ہے۔۔زبیر بات کرتے ہوئے ہانیہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہانیہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔اچھے لگتے ہیں دونوں۔۔۔پر مجھے نہیں لگتا ڈاکٹر احان انٹرسٹڈ بھی

ہیں مریم میں۔۔۔سعدیہ نے زبیر کی بات کی نفی کی۔۔۔

ہانیہ کا دل نہیں کررہا تھا اور ان کی گفتگو مزید سنے۔۔۔

اوہ۔۔۔نہیں مجھے تو بہت دفعہ احان کی باتوں سے یوں لگا ہے وہ کافی سیریس ہے۔۔۔مریم کے لیے۔۔۔

ہانیہ ایک دم سے اٹھی تھی۔۔۔

چپ چاپ سہی مصلحتِ وقت کے ہاتھوں۔۔۔

مجبور سہی وقت سے ہارا تو نہیں ہوں۔۔۔۔

اے وعدہ فراموش میں تجھ سا تو نہیں ہوں۔۔۔۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کسی ایسے کونے میں چھپ جانا چاہتی تھی جہاں کوئی اسے یوں تڑپتے نہ دیکھ سکے۔۔۔اور آنسو تھے کے روکتے نہیں تھے۔۔۔بہتے ہوئے۔۔انکھوں کے کنارے سے۔۔۔گالوں تک کا سفر تیزی سے طے کر گئے تھے۔۔۔

جب وہ کوریڈور سے یوں روتے ہوئے جا رہی تھی۔۔۔تو احان کی نظر

اس پر پڑی۔۔دل نے اسکے کرب کی گواہی دی تھی۔۔وہ اسکے پیچھے آرہا تھا۔۔۔وہ اس بات سے بے خبر اوپر والے سٹاف روم میں جا رہی تھی اس کو پتہ تھا یہاں کوئی نہیں آتا جاتا تھا زیادہ۔۔یہاں وہ کھل کے رو سکتی تھی۔۔۔

وہ سٹاف روم کی اندر دیوار کے ساتھ لگ کے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔

مسطر مجھے کیوں دیکھتا رہتا ہے زمانہ۔۔۔۔۔

دیوانہ سہی ان کا تماشہ تو نہیں ہوں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اے وعدہ فراموش میں تجھ سا تو نہیں ہوں۔۔۔

ہر ظلم تیرا یاد ہے بھولا تو نہیں ہوں۔۔۔۔

احان اندر داخل ہوا تو وہ گھٹنوں میں منہ دے کر رو رہی تھی۔۔۔۔جیسے ہی احان کو وہاں دیکھا۔۔وہ ایک دم سے کھڑی ہوئی تھی۔۔اپنی گالوں کو رگڑ رگڑ کے صاف کررہی تھی۔۔۔ابھی آنسو کی ایک دھار صاف کرتی بھی نہ تھی کہ دوسری نکل آتی تھی اور اب احان کو دیکھ کر تو ان میں

روانی آ گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ دشمنِ جاں اہستہ سے چلتا ہوا اس کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔کیا ہوا۔۔۔؟؟اس کی آواز میں بہت اپنائیت تھی۔۔۔

ہانیہ بتاؤ مجھے کیا پرابلم ہے۔۔۔۔وہ واقعی پریشان ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔کیا پربلم ہے۔۔۔بتاتی کیوں نہیں؟احان کی آواز میں بلا کی پریشانی در ائی تھی۔۔۔۔

آپ ہیں میری پرابلم۔۔۔۔ہانیہ نے احان کے گریبان کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر جھنجوڑ ڈالا۔۔۔۔

آپکو۔۔۔میں نظر۔۔۔ہی نہیں آتی۔۔۔یہ ہے میری پربلم۔۔۔۔وہ چیخ رہی تھی۔۔انکھیں سوجی ہوئی تھی۔۔۔پلکیں بھیگی ہوئی تھی۔۔۔ناک سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔وہ ایسے حسین لگ رہی تھی جیسے صبح کی شبنم کے قطرے کسی پھول پہ پڑے ہوں۔۔۔۔

احان نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبا لیا تھا۔۔ جو اس کے گریبان کو پکڑے ہوئے تھے۔۔۔

کیا میں اتنا اہم ہوں کہ تمھاری پرابلم بن جاؤں۔۔۔؟؟اس کی آواز۔۔۔ بھاری ہو گئی تھی۔۔۔

ہانیہ کا دل دھک سا رہ گیا تھا۔۔اس نے حیرت سے احان کی طرف دیکھا تھا۔۔احان نے بڑے پیار سے اسکی گال پر اپنا ہاتھ رکھ کے اپنے انگوٹھے سے اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیرت در حیرت تھی۔۔۔۔۔

ہانیہ کو اپنے کانوں پہ اپنی آنکھوں پہ۔۔۔۔اور اپنی قسمت پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

احان تھوڑا اور قریب ہوا تھا۔۔۔وہ دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔۔

اسکے نازک سے ہاتھ ابھی بھی احان کے ہاتھوں میں تھے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے احان کی انکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔محبت کا سمندر موجزن تھا۔۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

ایک بھر پور لمحہ تو یوں ہی گزرا تھا۔۔۔۔

احان اتنا قریب تھا کہ اسکے دل کے تیزی سے دھڑکنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔اسکی خوشبو ناک کے نتھنوں سے گھس کے دل کی دنیا میں تباہی مچا رہی تھی۔۔۔۔

جان کہیں پسلیوں کے درمیان میں آکر اوپر نیچے ڈبکیاں لگانے لگی تھی۔

اسکی حالت غیر ہو گئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوڑیں مجھے۔۔۔وہ ہاتھوں کو چھڑوانے کی ناکام کوشش میں تھی۔۔۔

جب کے وہ تو احان کے آہنی ھاتھوں میں یوں جکڑے ہوئے تھے۔۔۔ کہ ہل تک نہیں رہے تھے۔۔۔

اور احان کو تو جیسے سننا ہی بند ہوگیا تھا۔اسکا چہرہ ہانیہ کے پاس آرہا تھا۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔ہانیہ کی آنکھیں بند ہو گئی تھی۔۔۔

کیوں۔۔۔نہیں۔۔وہ مدھوشی کی سی آواز میں بولا۔۔۔۔

احان کے سانس سے نکلنے والی گرم ہوائیں ہانیہ کے گال جلا رہی تھیں۔

چھوڑیں۔۔۔آواز بند سی ہوئی تھی۔۔

احان چھوڑیں پلیز۔۔۔۔آواز کانپنے لگی تھی۔۔

نہیں۔۔۔۔احان کی بھاری آواز میں مدھوشی کی سا عنصر تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے زور سے انکھیں بند کر لیں۔۔

پلیز۔۔۔۔سرگوشی جیسی آواز نکلی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔سرگوشی میں ہی جواب ملا تھا۔

احان نے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی تھی۔

ائی۔۔۔۔لو۔۔۔۔یو۔۔۔۔

ہانیہ نے اس کی مدھوشی کا فائدہ اٹھا کر اسے دھکا دیا تھا۔۔۔۔

اور وہاں سے دھڑکتے دل۔۔لڑکھڑاتے قدموں اور اپنے بے جان ہوئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پڑے وجود کو لے کر بھاگی تھی۔۔۔

دھکا کھانے سے وہ چند قدم پیچھے لڑکھڑا گیا تھا لیکن کھڑا ایسے ہی مدہوشی کی سی حالت میں تھا۔۔۔۔

کیا ہو جاتا ہے مجھے۔۔کوئی قابو ہی نہیں رہتا۔۔ایسا کیوں ہے۔۔۔اس نے بری طرح دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔

اور ایک گہری سانس لیتا ہوا کھلے منہ کے ساتھ وہ صوفے پر گرا تھا۔۔

آنکھیں اسکی اتنی قربت سے چمک اٹھی تھیں۔۔لب اسکی کان کی لو کے لمس کو ابھی بھی محسوس کر رہے تھے۔۔

بے خودی اسے ہی کہتے ہیں احان حیدر۔۔۔۔

وہ اکیلا بیٹھا۔۔۔مسکرا رہا تھا۔۔۔ہنسے جا رہا تھا۔۔۔۔

پاس پڑے کشن کو ہاتھ سے اٹھایا۔۔اوپر اچھالا۔۔۔اور جب وہ نیچے آنے لگا تو۔۔۔اپنی ٹانگ مار کر اسے پھر سے اچھال دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی۔۔گال سرخ ہورہے تھے۔۔

وہ بیڈ پر ڈھے سی گئی۔۔۔اور اونچی اونچی رونے لگی تھی۔۔۔

سارہ جو کتاب کھولے بیٹھی تھیِ تیزی سے کتاب ایک طرف پھینک کر اٹھی۔۔۔

ہانیہ ۔۔ہانیہ۔۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟سارہ پریشان سی ہوکر اسکے پاس ائی تھی۔

سارہ احان مجھ سے ہی پیار کرتے ہیں۔۔۔وہ بری طرح رو رہی تھی۔۔

ہانیہ۔۔۔پاگل ہو تم۔۔۔۔سارہ کے چہرے پہ خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔۔

پاگل لڑکی اسکو کھونے کے ڈر سے بھی روتی ہو۔۔اب اسکو پا لینے پہ بھی رو رہی ہو۔۔۔۔سارہ نے اسے زور سے گلے لگایا۔

وہ بے چینی سے اسکا انتظار کررہا تھا۔۔۔اور وہ تھی کہ آ کے ہی نا دے رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر ہانیہ آ گئی ہے کیا؟؟اس نے اپنے آفس کا فون کان کو لگایا ہوا تھا

اور کسی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

ان کو میرے آفس میں بھیجیں۔۔۔

اٹھ کے اپنے بال میں دائیں بائیں ہاتھ پھیرا۔۔ٹائی کی ناٹ تھوڑی سی ڈھیلی کی۔۔انکھیں چمک رہی تھی پر ساری رات نا سو پانے کا خمار واضح تھا۔۔کتنی دیر انتظار کے بعد بھی وہ نہیں ائی تھی۔۔۔۔

بے چینی سے آفس سے نکلا تھا۔۔سٹاف روم میں بھی نہیں تھی۔۔۔۔

کس وارڈ میں ہیں ڈاکٹر ہانیہ؟؟اس نے کاونٹر سے پتہ کیا۔۔

اور اس وارڈ کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

ہانیہ نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا۔۔تو دھک سی ہی رہ گئ۔۔۔پلکوں کی جھالر۔۔گالوں پر مزین ہوگئی۔۔۔

وہ قریب آ کر آہستہ سے بولا۔۔۔۔

آفس میں آؤ۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ہانیہ نے سرگوشی کی سی آواز میں کہا۔۔مسکراہٹ چھپائے نہیں

چھپ رہی تھی۔۔۔احان نے خفگی سے دیکھا۔۔۔

کیا کہنا ہے؟؟پھر مدھم سی آواز میں پوچھا۔اور ہاتھ میں پکڑے کلپ بورڈ پر اپنے ناخن کھرچے۔۔۔

کل والی بات جو ادھوری چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔۔اسے پورا کرنا ہے۔۔ شرارت سے احان نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

دل کی دھڑکن۔۔۔اور تیز ہو گئی تھی۔۔۔

آرہی ہو نا پھر۔۔؟؟میں انتظار کررہا ہوں۔۔۔وہ سرگوشی میں کہتا ہوا تیزی سے وہاں سے چل پڑا۔۔۔

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ آفس کے دروزے پر کھڑی تھی۔۔دروازے پر دستک کیسے دے۔۔۔دل اپنی رفتار بڑھاتا ہی جا رہا تھا۔۔۔

احان نے کچھ محسوس کرکے دروازہ کھولا تھا۔۔۔وہ بلکل سامنے کھڑی تھی۔۔بہت دلکش مسکراہٹ تھی۔۔احان کے ہونٹوں پر۔۔

اندر آؤ۔۔۔

وہ دھیرے سے اپنے دل کو سنبھالتی اور اسکے دل پہ قدم رکھتی ہوئی اندر ائی تھی۔۔۔۔

جلدی کہیں مجھے جانا ہے۔۔اس سے پہلے کے احان اس کا ہاتھ پکڑتا اس نے شرارت سے دونوں ہاتھ پیچھے باندھ لیے تھے۔۔۔

کہنا نہیں سننا ہے۔۔۔وہ کونسا باز آنے والوں میں سے تھا۔۔۔قریب ہو کر سرگوشی کی۔۔

کیا۔۔؟مدھر سی آواز ابھری۔۔

وہی جو کل میں نے تم سے کہا۔۔۔احان نے اسکے دوپٹہ کا پلو پکڑا۔۔۔

آج تم مجھ سے کہو۔۔۔وہی مدھوش سی آواز۔۔۔آج پھر ہانیہ کے کانوں میں رس گھولنے لگی۔۔۔۔

میں کیسے کہوں۔۔؟ہانیہ کی آنکھیں کھولے بھی نا کھل پا رہی تھی۔۔۔۔اور وہ ظالم تھا کہ۔۔۔اسے اس کی حالت پہ ترس بھی نا آرہا تھا۔۔۔۔

راستہ دیں۔۔۔۔ہانیہ جانے کے لیے پر تولنے لگی۔۔وہ جدھر سے بھی نکلنے

لگتی احان دھیرے سے آگے آ جاتا۔۔

وہ مسلسل اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔

پلیز احان جانے دیں نہیں تو رو دوں گی میں۔۔۔

بلکل نہیں۔۔اب نہیں۔۔احان نے دھیرے سے اس کے گال کو چھوا تھا۔۔۔۔

تو پھر جانے دیں۔۔

پہلے بولو۔۔۔احان بھی ضد کا پکا تھا۔۔

دل کی آواز سن لیں۔۔ہانیہ نے ایک ادا سے کہا۔۔

ٹھیک ہے۔۔احان نے شرارت آنکھوں میں بھری۔۔اور نیچے اسکے دل کے پاس جھکا۔۔وہ دبک کے پیچھے ہوئی۔۔احان نے اگے بڑھ کے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

کیا مسئلہ ہے اب سننے دو۔۔۔مصنوعی خفگی دکھائی۔۔۔۔

سرخ ہوتے چہرے پر اس نے اتنے زور سے آنکھیں بند کر رکھی تھی۔

احان کو اسکا معصوم سا چہرہ دیکھ کر ہنسی آ گئی۔۔۔

ہنس کیوں رہے۔۔۔؟؟وہ آہستہ سے بولی۔۔۔۔

چلو جاؤ۔۔۔نہیں تو ابھی بے ہوش ہوکر گر جاؤ گی۔۔احان نے راستہ دیا۔

آپ ناراض ہوگئے ہیں۔۔۔۔؟؟وہ پریشان سی ہوئی۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔احان کی آنکھوں میں دنیا جہان کا پیار تھا۔۔۔۔

میں جاؤں پھر۔۔۔۔اتنے پیار سے اجازت لی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔احان نے مصنوعی رعب میں کہا پھر ہنس پڑا۔۔۔۔

وہ تیزی سے نکلنے لگی۔۔

سنو۔۔۔۔وہ رکی۔۔۔

پھر تھوڑی دیر بعد بلاؤں گا۔۔۔۔

ہانیہ نے بچارگی سے دیکھا۔۔۔

احان پھر سے شرارت سے ہنسا۔۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔

اور وہ کرسی پہ جھولتا ہنستا رہا۔۔۔۔

جس وارڈ میں ڈیوٹی لگی ہوئی تھی۔۔وہ تو خالی رہتا تھا ہمیشہ۔۔۔وہ حیران سی ہو کر وارڈ نمبر چیک کر رہی تھی۔۔۔

پھر پریشان سی ہوتی ہوئی وہاں پہنچی۔۔۔

وہ وارڈ میں داخل ہوئی تو۔۔۔سارا وارڈ خالی پڑا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیسا مزاق ہوا۔۔۔

وہ تھوڑا سا آگے ائی۔۔۔کوئی نہیں تھا۔۔۔

کندھے اچکا کر ابھی وہ واپس مڑی ہی تھی کہ سارے وارڈ کے پنکھے چلنے لگے۔۔۔اور گلاب کی پتیوں کی بارش شروع ہو گئی تھی۔۔۔

اسکے چاروں اور گلاب ہی گلاب تھے۔۔اتنی حیرانی سے وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک خوشگوار سا احساس تھا جو ارد گرد پھیل گیا تھا۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا بلکل اسکے پیچھے آگیا تھا۔۔وہ ابھی بھی حیرانی سے گرتے پھولوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اچانک احساس ہوا کوئی پیچھے ہے۔۔

مڑ کے دیکھا تو۔۔۔وہ اپنے پورے جلوے لے کر اس کے دل کے تار بجانے کو کھڑا تھا۔۔۔

احان کے چہرے کی وہ دلکش مسکراہٹ۔۔اسے اور خوبرو بنا رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے اپنی قسمت پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔وہ ہانیہ ہی تھی اور وہ احان ہی تھا۔۔۔۔

احان۔۔یہ۔۔۔یہ۔۔۔سب کس لیے۔۔؟اسکی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی وہ کب اس شخص کے لیے اتنی اہم ہوگئی جو اس کی زیست کا حصول تھا۔۔۔۔

میری زندگی میں آنے کے لیے۔۔۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا تھا۔۔

مجھے تمھارے گھر لے کر آنا ہے اپنے بابا کو۔۔۔جلد سے جلد۔۔۔

وہ اسے کہہ رہا تھا۔۔اور ہانیہ کو تو جیسے اب ہوش آرہا تھا۔۔۔

اوہ۔۔۔۔جب احان کو حقیقت کا پتہ چلے گا۔۔ایک دم سے دل جیسے خوف سے بھر گیا تھا۔۔انکھوں میں وحشت سی پھیل گئ تھی۔۔۔

ایک دم اس نے احان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا اور کچھ کہے بنا وہاں سے چلی گئ تھی۔۔۔اسے کچھ سمجھ بھی تو نہیں آ رہی تھی۔۔۔

بابا کو پوچھنا بھی تو تھا اب کیا کرنا ہے۔۔۔احان کو کیسے بتانا ہے سب۔۔

وہ حیران سا کھڑا کا کھڑا رہ گیا تھا۔۔

ہانیہ کے اس پرسرار سے انداز پر۔۔اسے عجیب سا لگا تھا۔۔۔

بابا۔۔نہیں میں جھوٹ پر اب اس رشتے کو آگے نہیں بڑھاؤں گی۔۔۔

احان کو اب پتہ چل جانا چاہیے پھر جو ہو میری قسمت۔۔لیکن اب اسے میں دھوکے میں نہیں رکھ سکتی ہوں۔۔دانت کچلتی وہ اپنے دل کو اس کی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت کی تسلی دیتی ہوئی کہہ رہی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔حیدر نے ایک ٹھنڈی سانس لی تھی۔۔۔۔

احان کو بلاؤ ملنے کے لیے۔۔۔انھوں نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔

اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد فون کاٹ دیا۔۔۔

وہ یونہی ساکت سی بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ ہاسپٹل میں آ تو گئی تھی۔۔۔پر دل کل سے بجھ سا گیا تھا۔۔۔۔اب کیا ہوگا جب احان کو اس حقیقت کا علم ہوگا کہ۔۔۔میں ہانیہ ہوں۔۔۔ اسے کسی پل چین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ مین ھال میں سے گزر رہی تھی۔۔ایک لڑکی وہیں فرش پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔پاس بہت ہی بری حالت میں ایک عورت لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

اوہ یہ ایسے کیوں۔۔۔۔وہ اگے بڑھی تھی۔۔۔

سسٹر۔۔۔سسٹر۔۔۔۔ادھر ائیں ذرا۔۔۔یہ پیشنٹ یہاں کیوں۔۔۔۔

جی میم۔۔۔نرس بھاگتی ہوئی وہاں ائی تھی۔۔۔

یہ پیشنٹ ادھر کیوں ہیں۔۔۔ان کو وارڈ میں شفٹ کریں۔۔۔

میم انھوں نے ڈیوز پے نہیں کئے ہیں۔۔۔سسٹر نے گھبراہٹ میں جواب دیا کیونکہ اسے پتہ تھا۔۔ڈاکٹر ہانیہ مریضوں کا کتنا خیال کرتی ہے۔۔

سسٹر میں ڈیوز کلیر کرتی ہوں۔۔۔انکو شفٹ کریں جلدی۔۔وہ ابھی سسٹر سے بات کر ہی رہی تھی۔۔جب اس عورت کے پاس بیٹھی۔۔۔لڑکی تیزی سے اٹھ کر اس کے پاس ائی۔۔۔

ہانی آپی۔۔۔لڑکی کی آواز پر اس نے ایک دم پلٹ کر دیکھا۔۔۔

تمنا۔۔۔ایک پل میں اس نے تمنا کو پہچان لیا تھا۔۔۔

اسکی حالت ہی اسے ان کا حال چیخ چیخ کر بتا رہی تھی۔۔۔۔۔

تمنا اس کے گلے لگی زور زور سے رو رہی تھی۔۔۔

تمنا وہ کون۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔۔۔

ساجدہ بے سدہ پڑی تھی۔۔۔۔۔

اماں کو بائی پاس کا بتا رہے ڈاکٹر۔۔۔ان کو انجائنا کی تکلیف ہے۔۔۔

وہ سکتے میں کھڑی تھی۔۔۔

تمنا۔۔۔ابا۔۔وہ بس اتنا سا کہہ کر اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

ابا اب نہیں رہے ہانی آپی۔۔۔روتے ہوئے تمنا نے کہا۔۔

ہانیہ کے دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی۔۔آنسو لہروں کی شکل میں اسکے چہرے پہ اتر ائے تھے۔۔۔

ساجدہ نے آہستہ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔گندی میلی سی چادر میں لپٹی وہ عورت تھی۔۔۔جس نے اس پر ظلم کے پہاڑ توڑے۔۔۔اسے بیچنے تک کا گناہ کرنے کی ہمت رکھنے والی یہ عورت آج اس کے قدموں میں بے آسرا پڑی تھی۔۔۔۔

اس پر دنیا تنگ کرنے والی کی آج خود دل کی دیواریں تک بند ہوگئی تھیں۔۔

آج وہ ایسے حیرانی سے ہانیہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔ساجدہ حیران ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ ہانیہ جسے یہ دو وقت کی روٹی بھی نہیں دیتی تھی۔۔۔آج شہزادیوں کے سے سراپے میں اس کے آگے کھڑی تھی۔۔۔۔

اجلا نکھرا سا چہرہ۔۔۔اسکی سوچ سے بھی زیادہ مہنگے کپڑے اور جوتے۔۔

ساجدہ کو ہانیہ سے خوف آ رہا تھا۔۔اب وہ اسکے ساتھ کیا کرے گی۔۔

قدرت ایسے ہی رخ موڑتی ہے۔۔۔۔دینا مکافاتِ عمل ہے۔۔

ہانیہ نے ساجدہ پر سے نظر ہٹا کر تمنا کی طرف دیکھا۔۔۔

تمنا۔۔۔۔تم فکر نہ کرو۔۔۔۔رکو زرا۔۔۔

اس نے انہیں وارڈ میں شفٹ کروایا۔۔۔۔

ساجدہ نے سر ایسے نیچے گرایا پھر اٹھایا نہیں۔۔۔

تمنا میں بات کرتی ہوں ڈاکٹرز سے پریشان نہیں ہو تم۔۔۔۔۔

وہ ساجدہ پر نظر ڈالے بنا باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

اور بوجھل قدموں سے احان کے آفس کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

کل یوں اسے وہاں چھوڑ کر بھاگ گئی تھی وہ اور پھر وہ فون کرتا رہا وہ بھی اٹینڈ نہیں کیے تھے۔۔۔۔

وہ دروازے کے سامنے کھڑی بے چینی سے ہونٹ کچل رہی تھی۔۔۔۔

دروازے پر دستک دیتی ہوئی وہ آگے بڑھی۔۔۔

احان نے نظر اٹھا کے اس طرف دیکھا اور پھر نظر نیچے کر لی۔۔۔موڈ خراب لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹھ جاؤں۔۔۔ہانیہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔۔۔

کوئی جواب نہیں آیا وہ بے حد سنجیدہ انداز میں کام کررہا تھا۔۔۔اسے وہ ایسے روٹھا ہوا۔۔۔اپنے دل میں اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بابا ملنا چاہتے آپ سے۔۔۔دھیمی سی آواز میں کہا گیا۔۔۔

احان نے فوراً سر اٹھا کے اس کی طرف دیکھا۔۔وہ ہونٹوں کے پاس بال پوائنٹ رکھ کر آنکھوں کی پتلیوں کو سکیڑ کر اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

پھر ایک دم اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئ تھی وہی مسکراہٹ۔۔۔جو ہانیہ کی جان لے جاتی تھی۔۔۔۔

یہ مجھ سے اب اتنی محبت کرتا ہے میری حقیقت سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اسے۔۔۔ہانیہ نے اپنے دل کو تسلی دی۔۔۔اور مسکرا دی تھی۔

لیکن دل کی اندر وہ خوف بھی سر چھپا کے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

کار کو ریسٹورانٹ کے سامنے روک کے وہ اترا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے کورٹ کو درست کرکے اس نے ایک دفعہ چہرے کو کار کے سائیڈ مرر میں جھک کر دیکھا تھا۔پھر سلیقے سے قدم اٹھاتا وہ۔۔۔ہوٹل کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔۔۔

آج وہ ہانیہ کے بابا سے ملنے جارہا تھا۔ہلکا سا مسکراتا وہ اندر داخل ہوا تھا۔وہ مسکراتی ہوئی کھڑی تھی جس کی اسکے دل پر حکومت تھی۔۔۔

وہ اسکے حسین سراپے کو اپنی آنکھوں میں قید کرتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔

وہ گھبرائی سی لگ رہی تھی۔۔اسکے پاس آکر اس نے سوالیہ نظروں سے اردگرد دیکھا۔۔

بابا کہاں ہیں تمہارے۔۔۔۔؟؟؟وہ بہت پر جوش دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ وہ پوری طرح پر اعتماد تھا۔۔ہوتا بھی کیوں نہیں۔۔وہ ایک مکمل شخصیت کا مالک۔۔۔ہارٹ سرجن۔۔۔اور ایک ویل آف فیملی سے تھا۔۔۔۔

اسے یقین تھا ہانیہ کے بابا اسے کسی صورت انکار نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

بابا۔۔بابا آنے والے ہیں بس۔۔ہانیہ نے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا۔۔

کیسا لگ رہا ہوں میں۔۔؟؟احان نے دائیں آنکھ کو دباتے ہوئے ہانیہ سے سرگوشی کی۔۔۔۔

پرفیکٹ۔۔گلے میں پھنسے آنسو کے گولے کو نگلتے ہوئے دل میں سر اٹھاتے خوف کو دباتے ہوئے اس نے جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔

احان آپ بیٹھیں۔۔۔بابا باہر آگئے ہیں میں ان کو لے کر آتی ہوں۔۔۔

ہانیہ بمشکل بول رہی تھی۔۔۔

اسے آج ہانیہ وہی شروع والی ہانیہ لگی۔۔۔۔

وہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر میز پر رکھا۔۔۔

ہانیہ اور حیدر اسکے عقب سے آتے ہوئے آگے ائے تھے۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا سلام لینے کے لیے اٹھا۔حیدر بلکل اسکے سامنے کھڑے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔اس نے ایک نظر ہانیہ کی طرف نا سمجھ آنے والے انداز میں دیکھا۔۔پھر بابا کی طرف۔۔۔۔

وہ حیرت زدا کھڑا تھا۔۔۔

آپ یہاں کیسے۔۔۔؟وہ بار بار دونوں کے چہرے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ہانیہ روہانسی سی شکل بنائے۔۔دانتوں سے نچلے ہونٹ کو کچل رہی تھی۔۔

کچھ دیر وہ اسی کیفیت میں پر سوچ انداز میں کھڑا رہا۔۔۔حیدر مسکرائے۔ پیار سے احان کی طرف دیکھا۔۔۔اور پھر ہانیہ کی طرف۔۔۔

احان کا ماتھا ٹھنکا۔۔

اوہ۔۔۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟؟احان نے ہانیہ کی طرف بےیقینی کے انداز میں دیکھا

احان کا چہرہ دھواں دھواں تھا۔۔۔

یہ ہانیہ احان ہے۔۔۔تمھاری بیوی۔۔حیدر نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔

وہ ایک دم چپ ہوگیا تھا۔۔۔چہرہ سخت۔۔دماغ کی رگیں کھنچ رہی تھیں۔ جبڑا دانتوں کو پیسنے کے سے انداز میں بھینچا ہوا تھا۔۔۔

میں احان حیدر۔۔۔کیا سمجھتا تھا خود کو اور اتنی سی میری اوقات کے زندگی میں دو دفعہ بری طرح دھوکا کھایا اور دونوں دفعہ ایک ہی لڑکی سے۔۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

اور اس دفعہ تو۔۔۔بابا۔۔۔آپ بھی اس کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔۔۔۔

اس نے حیرانی اور نفرت کے ملے جلے تاثر سے حیدر کی طرف دیکھا۔

احان میری بات سنو۔۔۔میں تمھیں آج وہ سب سمجھاتا ہوں۔۔حیدر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔پیچھے کھڑی ہانیہ کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔۔

ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ بابا۔۔۔احان نے دکھ سے حیدر کے ہاتھ کو کندھے سے نیچے کیا۔۔۔۔

اسکا مطلب آپکو کبھی میری بات پر یقین آیا ہی نہیں تھا۔۔۔۔جب میں باہر تھا۔۔آپ سب جھوٹ کہتے رہے مجھے اور اسکے ساتھ مل کر مجھے بیوقوف بنایا۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔اسکے پیچھے دیوانہ ہوگیا۔۔۔اور مجھے خبر بھی نہیں یہ سب جانتی ہے۔۔۔یہ جانتی تھی کہ میرا اسکا کیا رشتہ ہے۔۔۔ میں کون ہوں۔۔۔یہ مجھے دھوکا دیتی رہی۔۔۔

احان نے خونخار نظروں سے ہانیہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اللہ۔۔۔اس کی انکھیں خالی تھیں ۔۔جن میں کل تک خود کے لیے پیار کا سمندر دیکھتی رہی تھی۔۔وہ دھک سی رہ گئی۔۔۔حالت ایسی کے کاٹو تو

رگوں میں خون نہیں۔۔۔

احان۔۔۔ہانیہ بلکل ایسی نہیں ہے۔۔یہ سب میں نے کرنے کو۔۔۔۔حیدر کی بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ احان نے ھاتھ انکے سامنے کیا۔۔

بس بابا میں جانتا ہوں یہ کتنی معصوم ہے۔۔یہ آج سے دس سال پہلے ایسی شاطر تھی کہ اس نے ایک ہنستا بستا گھر۔۔۔ایک دل۔۔۔اور میری زندگی تباہ کردی تھی۔۔۔احان آج وہی احان تھا۔۔وہ دھاڑنے کے سے انداز میں بول رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ کا دل دہل گیا تھا۔۔ہانیہ کے گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹک کر رہ گیا۔۔۔وہ حیدر کے پیچھے آوازیں دینے پر بھی نہیں رکا تھا۔۔۔۔تیزی سے ہوٹل سے باہر نکل گیا تھا۔۔

ہانیہ بڑی مشکل سے پاس پڑی کرسی کے سہارے۔۔۔اپنی لٹی پٹی محبت لے کر بیٹھتی چلی گئی۔۔

آج کتنے عرصے کے بعد وہ یوں سگریٹ پر سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

مونال کی اونچائی پہ وہ بیٹھا۔۔آج ایک ایسا انسان تھا۔۔جس کو لگ رہا تھا اسکی زندگی عجیب سی ہے۔۔ایسا لگتا تھا۔۔۔زندگی اسکی ہے پر کوئی اور ہے۔۔ جو اسکو جب چاہیے کسی رخ میں بھی موڑ دیتا ہے۔۔۔

اسے حیرت ہورہی تھی کہ ہانیہ کتنے آرام سے اسے بیوقوف بناتی رہی تھی۔۔۔

ہنستی ہوگی مجھ پر کہ یہ خود کو کیا سمجھتا ہے کہ اس وقت مجھے نکال کر پھینک چکا تھا۔۔اب کیسے میرے پیچھے پاگل ہو رہا۔۔۔

اس نے غصے سے سگریٹ کو پاس پڑے پتھر پر رگڑ دیا۔۔۔۔

دل کررہا تھا یوں ہی ہانیہ کے چہرے کو مسل کے رکھ دے۔۔

خود کو سمجھتی کیا ہے۔۔۔

وہ دل میں کچھ سوچ کے اٹھا تھا۔۔کوٹ کو کندھے پر ڈال کے وہ گھر جا رہا تھا۔۔۔۔

میری رخصتی کردیں ہانیہ کے ساتھ۔۔۔حیدر کے سر پر کھڑا وہ کہہ رہا تھا۔حیدر نے خوشگوار حیرت سے احان کو دیکھا اور پھر زور سے گلے لگا لیا۔۔۔

دل خوش کردیا۔۔۔وہ پر جوش ہورہے تھے۔۔

میں۔۔۔میں ہانیہ کو بتاتا ہوں۔۔

وہ خوش ہوکر اپنا موبائل تلاش کررہے تھے۔۔

احان آنکھوں میں خون لیے اپنے کمرے کی طرف جارہا تھا جب اسے پیچھے سے حیدر کی پر جوش آواز سنائی دے رہی تھی کہ احان رخصتی چاہتا ہے۔۔۔

بابا کیا کہہ رہے تھے۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔وہ جو جب سے ائی تھی تب سے رو رہی تھی۔۔۔اپنی زندگی کو کوس رہی تھی۔۔اب ایک دم سے جیسے کسی نے مرہم رکھ دیا۔۔

احان کے دل میں جو اس نے محبت جگائی تھی آخر کو وہ جیت گئی۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی آج کس طرح شکر ادا کرے اپنے رب کا۔۔۔

سارہ کو اس نے گول گول گھوما ڈالا تھا۔۔

آج پہلی دفعہ تمہیں اتنا خوش دیکھ رہی ہوں۔۔سارہ نے اس کے ناک کو پکڑ کر دائیں بائیں کیا۔۔۔

تمہیں پتا ہے سارہ۔۔ہاسٹل کی زندگی دس سال سے گزار رہی ہوں۔۔ اب یوں لگ رہا جیسے آزاد ہو جاؤں گی اس قید سے میں۔۔اپنے گھر جاؤں گی۔۔۔احان کے ساتھ رہوں گی۔۔۔

آخری جملے پر وہ شرما سی گئی تھی۔۔۔

وہ خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

احان کی کال نہیں ائی۔۔۔سارہ نے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔کال تو نہیں ائی۔۔۔پر بابا بتا رہے وہ کہہ رہے جلدی رخصتی کرنی ہے۔۔۔ہانیہ کا چہرہ گلابی ہو رہا تھا۔۔۔۔

اوئے ہوئے۔۔۔کیا بات ہے جناب۔۔اب کہاں رہا جانا ان سے۔۔۔سارہ نے آنکھ دبائی۔۔

ہانیہ نے شرماتے ہوئے اسے چپت لگائی۔۔۔

وہ بار بار موبائل کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔۔احان کو تو اتنے میسجز کر دینے چاہیے تھے ابھی تک۔۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اس کا نمبر ملایا لیکن اس نے کاٹ دیا۔۔۔۔

بزی ہوں گے۔۔اس نے ہونٹ دانتوں کے نیچے دبا کے سوچا۔۔۔

احان دو دن میں رخصتی چاہتا تھا۔۔۔حیدر ہانیہ کو گھر لے ائے تھے۔۔

حیدر نے احان کو بہت سمجھایا کہ کچھ دیر ٹھہر جاتے ہیں ردا اور اسکے بچے بھی آجائیں امریکہ سے۔۔۔پر وہ بضد تھا۔۔۔جلدی کریں۔۔۔۔

وہ گھر ائی تو جیسے اسکے اندر تک سکون اتر گیا تھا۔۔۔

بابا نے یقیناً احان کو میری ساری مجبوری اور کہانی سنا دی ہو گی۔۔۔اسی

لیے وہ شادی کرنے پر مان گئے۔۔

وہ خود ہی سوچ سوچ کر خوش ہورہی تھی۔۔۔

وہ آج حیدر ہاوس سے ہاسپٹل آرہی تھی۔۔کار کی ونڈو سے وہ بار بار ہاتھ باہر نکال رہی تھی۔۔اسے آج یہ ہوا کچھ انوکھی سی ہی لگ رہی تھی۔۔

پیاری سی مدھم سی اسے چھیڑتی ہوئی اسکے ساتھ اٹھکلیاں کرتی ہوئی وہ بہت خوش تھی آج۔۔بار بار احان کے ہونٹوں پر سجی مسکراہٹ نظر آتی تو کبھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں وہ محبت کا سمندر۔۔۔۔

وہ ہاسپٹل میں سب سے پہلے تمنا کے پاس گئی تھی۔۔

کیسی ہو۔۔کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟؟اس نے پیار سے تمنا کو گلے لگا کر پوچھا۔۔ساجدہ حیران اور شرمندہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آپا۔۔اماں کا بائی پاس کیسے ہوگا۔۔۔ہمارے پاس تو اتنے پیسے بھی نہیں ہیں۔۔

میں تو ہوں نہ۔۔اس نے پیار سے تمنا کا چہرہ اپنے ھاتھوں میں لیا۔۔

زری بہادر اور فاطمہ کیسے ہیں۔۔۔گھر کون ہوتا ہے ان کے پاس۔۔۔

آپا بہادر بھاگ گیا تھا گھر سے پچھلے سال پھر واپس نہیں آیا۔اسی کا سوچ سوچ کر اماں کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ انکو دل کا ہی مسئلہ ہوگیا۔۔۔

کیا۔۔۔ہانیہ کا منہ اور آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔بہادر گھر سے بھاگ گیا تھا۔۔۔سوتیلے ہی سہی تھے تو سب اسکے باپ جائے۔۔۔اور اسی نے تو پالا تھا سب کو۔۔۔

اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔۔۔

اس نے اب ساجدہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اس کی گدھ جیسی مکار انکھوں میں اب ندامت کے آنسو تھے۔۔۔

جیسے ہی ہانیہ نے اسکی طرف دیکھا۔اس نے ہاتھ معافی کے انداز میں جوڑ لیے۔۔۔۔

ہانیہ کتنی دیر اسے کھڑی ایسے دیکھتی رہی پھر اس کے ھاتھ نیچے کر کے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں سے چل پڑی۔۔۔

سٹاف روم میں مریم کو چھوڑ کر سب خوش تھے۔۔۔۔

چھپی رستم کہیں کی۔۔۔۔کردیا پاگل اس اکڑو شہزادے کو۔۔۔۔

سعدیہ اسے چھیڑ رہی تھی۔۔۔۔

احان کا ایک میسج آیا تھا صرف اسے جس میں لکھا تھا کہ بس کسی کو ہمارِے نکاح کا پتہ نا چلے پہلے ہاسپٹل میں۔۔۔۔

اس لیے ہاسپٹل میں سب یہی سمجھ رہے تھے کہ احان نے ہانیہ کو پرپوز کیا ہے اور اب شادی ہے دونوں کی۔۔۔

ہانیہ کی نظریں بار بار احان کو ہی تلاش کررہی تھیں پر وہ کہیں بھی نہیں تھا۔۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

احان نے سادگی سے رخصتی کا کہا تھا۔۔۔پر پھر بھی حیدر نے رشتہ دار اکٹھے کر لیے تھے۔۔وہ اس سب سے چڑ کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔

باہر مہمانوں کا بھی شور شرابا تھا۔اسلم اس کی شیروانی لے کر آیا تھا۔

سیاہ رنگ کی شیروانی۔۔بلکل اسی طرح تھی جسے اسکے جلے ہوئے دل کی راکھ ہو۔۔۔

اس نے شیروانی پہنی اور اپنے سراپے کو آینے میں دیکھا۔۔

ہانیہ احان تم خود کو سمجھتی ہو کہ تم جب چاہو میری زندگی کے ساتھ کھلواڑ کھیلو۔۔مجھے دھوکا دو اور میں تمھیں بخش دوں بھول ہے تمھاری تمھیں ہر اس پل کا حساب دینا ہوگا۔جس جس پل تم نے میری تزلیل کی۔۔۔میرے اوپر جھوٹا الزام لگایا۔۔پھر مجھے محبت کے جھوٹے جال میں پھنسا کر۔۔۔میرے جزبات کا مزاق اڑایا۔۔۔

اس کی گردن اکڑ گئی تھی۔۔۔

تمھیں کیا پتا کہ میں تم سے سچی محبت کر بیٹھا تھا اور تم ہنستی ہوگی۔۔ ہنستی ہوگی کہ کیسا بیوقوف ہے۔۔۔

ڈریسنگ پر اتنی زور سے ہاتھ مارا کہ اس پر پڑی ساری چیزیں زمین پہ

ڈھیر ہو گئ تھی۔۔۔۔

وہ اسکے قریب بیٹھا تھا۔۔اسکے دل کا مالک۔۔اسکی روح میں بسنے والا۔۔ اسکا شہزادہ۔۔۔احان حیدر۔۔۔سیاہ رنگ کی شیروانی میں ملبوس غضب ڈھا رہا تھا۔۔جس کے کالر پر صرف ہلکا سا سرخ موتی اور نقشی کا کام تھا اور اسکی خوشبو۔۔۔اس کے اندر اتر رہی تھی۔۔۔۔

اسکے جسم کا رواں رواں خوش تھا پر ساتھ بیٹھے احان کے تن بدن میں آگ سی جل رہی تھی۔۔۔۔

ریحم سٹیج پر ائی تھی اور انکے پاس والے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اسکی گود میں اسکی چھوٹی سی بیٹی تھی۔۔۔۔

کیسے ہو۔۔۔اس نے احان کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

احان نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

احان حیدر مجھے چھوڑنا تو بنتا تھا تمھارا اس جیسی حور تو کسی کو بھی پاگل

کر دے اور وہ جان تک دے دے۔تم نے تو پھر اسکے حسن کے آگے ہماری نام نہاد محبت ہی قربان کی تھی۔۔۔طنز تھا ریحم کے لہجے میں۔۔۔ اس نے احان کے قریب ہو کر سر گوشی کے انداز میں یہ زہر اگلا تھا۔

احان کا چہرہ اور سخت ہو گیا تھا۔۔جبڑے باہر کو واضح ہو رہے تھے۔۔ دل کررہا تھا ابھی اٹھے اور ہانیہ کو دھکا دے دے سٹیج سے۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔رات کے تین بج گئے تھے۔۔۔جب احان کمرے میں آیا۔۔وہ خاموشی سے آکر سامنے لگے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔اس نے سر دونوں ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔ ایسے جیسے بالوں کو نوچ رہا ہو۔۔۔

ہانیہ نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جھکی ہوئی نظریں اٹھا کر دیکھا۔۔۔ اسکے مسکراتے لب اچانک سنجیدہ ہوگئے تھے۔۔

احان کیا ہوا آپکو۔۔۔؟؟اسکی گھبرائی سی آواز خاموش کمرے میں گونجی۔۔

احان نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

www.neweramagazine.com

وہ پریشان سی ہو کر لہنگا سنبھالتی دوپٹے کو اکٹھا کرتی بیڈ سے اتری تھی۔۔

وہ سر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑے زمین کو گھور رہا تھا۔۔۔

احان کیا ہوا۔۔۔وہ تھوڑا سا نیچے جھکی۔۔۔۔۔

احان۔۔۔۔اس نے احان کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

چپ کرو۔۔چپ کرو۔۔وہ اتنی زور سے دھاڑتا ہوا ایک دم اٹھا تھا ہانیہ کانپ گئی تھی۔۔

اس نے اتنی زور سے ہانیہ کے منہ کو اپنے آہنی ہاتھ کی انگلیوں میں دبوچا تھا کہ تکلیف سے اس کی کراہ نکل گئی۔۔۔

آہ۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں درد سے پانی آ گیا تھا۔۔۔

تم خود کو کیا سمجھتی ہو ہاں۔۔۔کیا سمجھتی ہو۔۔جب چاہو مجھے پاگل بناؤ۔۔ اپنے جال میں پھنساؤ۔۔۔وہ اسکے منہ کو پکڑ کر دبوچ رہا تھا۔۔۔نہ تو کچھ بول پا رہی تھی نا اس ظالم سے اپنا آپ چھڑوا پا رہی تھی۔۔۔۔

تم نے میری زندگی کا مزاق بنا کر رکھ دیا ہے۔۔اس نے ایک جھٹکے سے

اسے چھوڑا تھا وہ لڑکھڑاتی ہوئی بیڈ پر گری تھی۔۔

ابھی تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔پر احان کی باتیں اسکا لہجہ سب سمجھا رہا تھا اسے۔۔۔۔

اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اذیت کیا ہوتی۔۔۔درد کیا ہوتا۔۔۔

وہ اس پر جھکا تھا۔۔۔

بہت شوق تمہیں مجھ سے شادی کا ہاں۔۔۔۔آنکھوں میں خون اور منہ سے زہر اگلتا۔۔۔یہ اسکا احان تو ہرگز نہیں تھا۔۔۔۔

یہ تو وہ بیس سال پہلے والا احان تھا۔۔۔۔

اسکا احان تو اسے چھوتا بھی ایسے تھا جیسے وہ کوئی پھول ہوتی۔۔۔۔

یہ تو وہ احان تھا۔۔۔جو اسے دھوکے باز سمجھتا تھا۔۔۔۔

احان نے اسے بازو سے پکڑ کے سیدھا کیا تھا۔۔۔اور خود بھی بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

کیوں۔۔۔کیوں تم پیچھے پڑی ہو میرے۔۔۔وہ اسے پاگل سا لگا تھا اچانک۔۔

شاید ریحم کی زہر جیسی باتوں کا زیادہ اثر تھا کہ وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

آج سے میں جیسے کہوں گا۔۔ویسے ہی تمہیں رہنا ہوگا۔۔جیسے میں چاہوں گا ویسا ہی ہوگا۔۔تم نے جس طرح زبردستی میری زندگی میں داخلہ لیا ہے۔۔اب تمہیں میں دکھاتا ہوں زبردستی سے کسی کو اپنے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور کرنا کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔

ہانیہ کی آنکھوں میں پھر سے وہی خوف در آیا تھا جو اسے پہلے آتا تھا اس سے۔۔۔۔

وہ سہم سی گئی تھی۔۔۔۔

احان ایک دم سے طنزیہ ہنسا تھا۔۔

اپنی یہ ایکٹنگ اور نوٹنکی صرف بابا کے سامنے کرنا۔۔سمجھی تم۔۔۔احان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اتنی زور سے کھینچا تھا۔۔وہ ہل کے رہ گئی تھی۔۔

اب اٹھو اور یہ اتارو۔۔۔کیا پہنا ہوا ہے۔۔احان نے ناگواری سے دیکھا۔

وہ ابھی بھی حیران سی بیٹھی تھی۔۔

میں آپکو ہر گز دھوکا نہیں دینا چاہتی تھی۔۔دوسری دفعہ۔۔احان۔۔۔یہ تو صرف بابا۔۔۔وہ دل میں سوچ کر ہی رہ گئی تھی۔۔۔

وہ دھیرے سے اپنے خواب اپنے ارمان اور اپنا لہنگا اٹھا کر بیڈ سے اتر گئی تھی۔۔۔

جب وہ کپڑے بدل کے ائی تو وہ بیڈ پر آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹا ہوا تھا۔۔آج تو آنسو بھی نہیں تھے بس حیرانی ہی تھی۔۔۔کہ یہ کیسی محبت تھی اس شخص کو جو پل میں ہی سوئی ہوئی پرانی نفرت میں بدل گئی۔۔

وہ خاموشی سی بیڈ کے کونے پر بیٹھی اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔اسکے پاؤں کے پاس بیٹھی۔۔۔اس نے دھیرے سے احان کے پاؤں پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

احان مجھے معاف۔۔۔ابھی اس نے بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ احان نے تیزی سے اپنے پاؤں کھینچ لیے۔۔۔۔

اور ایک بات۔۔۔جب میں کچھ پوچھوں اسکا جواب بس۔۔۔ سمجھی۔۔۔

تمھاری کسی بھی قسم کی کوئی جھوٹی بکواس مجھے نہیں سننی۔یہ چادر اٹھاؤ

اور سامنے صوفے پر لیٹو گی تم۔۔اٹھو اب۔۔۔وہ زور سے دھاڑا تھا۔

وہ تیر کی سی تیزی سے اٹھی اور صوفے پر جا کر لیٹ گئی۔۔۔

خود وہ پھر سے بیڈ پر آنکھوں پر الٹا بازو رکھ کے لیٹ گیا۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ رو رہی تھی۔۔سسکیوں کی آواز احان کے دماغ میں لگنے

لگیں۔۔وہ تیزی سے اٹھا اور اس پر جھکا تھا۔۔۔

چپ۔۔۔اب آواز نا ائے۔۔۔مجھے یہ ڈرامے نہیں چاہیے اور ہاں بابا کے

ساتھ کسی بھی بات کا رونا نہیں رونا اب کی بار۔۔۔

وہ خود پھر سے بیڈ پر جا کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

وہ ساری رات نا سو پائی تھی۔۔۔بوجھل ہوتے ہوئے سر کے ساتھ اس

نے آنکھیں جو صرف بند کی ہوئی تھی۔۔ان کو کھولا۔۔۔۔

احان مزے سے بیڈ پر سو رہا تھا۔۔۔۔

اسے ساری رات صوفے پر چادر میں نیند بھی نہیں ائی۔وہ اٹھ کے بیڈ کے پاس ائی تھی۔۔۔۔

کتنا خوبصورت ہے احان حیدر۔۔اسکی نظر کہیں جا کر اس دشمنِ جان کے خوبرو چہرے پر ٹک گئی تھیں پر اسے اسکی محبت پر اس کے مخلص ہونے پر یقین ہی نہیں تھا وہ تو اسے ایک مکار،چال باز لڑکی سمجھتا تھا۔۔۔۔

اسکو یہ لگتا تھا کہ اب ہاسپٹل میں بھی میں اسکے ساتھ جو بھی کیا سب جھوٹ تھا۔اللہ کیسے یقین دلاؤں اس ظالم کو کہ میں تو آج سے نہیں پتہ نہیں کب سے اس کی محبت میں تڑپتی ہوں۔۔میری پہلی اور آخری محبت صرف آپ ہی تو ہیں۔۔۔۔

وہ کتنے مزے سے سو رہا تھا۔۔۔بکھرے سے بال تھے۔۔وجھیہ پیشانی۔۔ بادامی آنکھیں۔۔۔

وہ باہر ائی تو بابا خوش دلی سے ملے۔۔۔۔۔

اوہ میرا بچا۔۔۔حیدر نے باہیں پھیلائیں۔۔۔

وہ کہاں ہے خبیث۔۔۔۔۔انھوں نے ہانیہ کو آنکھ ماری۔۔۔

خوشی ان کے ہر انداز سے جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔

تمھارے لیے ناشتہ لگواؤں بیٹے اٹھ گئ ہو تم۔۔۔۔وہ تو بہت لیٹ اٹھے گا۔۔۔۔

بابا ان کے ساتھ ہی کروں گی میں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا۔۔۔

بابا ناشتہ میں بناتی ہوں آپ کا۔۔۔

نہیں نہیں تم پاس بیٹھو تو باتیں کرتے ہیں۔۔۔بابا بڑے خوش تھے ہانیہ کو گھر میں دیکھ کر۔۔۔۔

تقریباً بارہ بجے کے قریب وہ کمرے میں واپس ائی تو احان اپنے موبائل پر کچھ دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تو احان نے موبائل ایک طرف رکھ

دیا۔۔۔

ادھر آؤ۔۔انگلی کے اشارے سے ایسے بلایا جیسے وہ اس کی کو زرخرید کنیز ہو۔۔۔۔۔

تم کس کی اجازت سے باہر گئی۔۔۔دانت پیستے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا۔۔

جی۔۔۔۔۔ہانیہ حیران ہوئی۔۔

جی۔۔۔جب تک میں اٹھوں نہیں تم باہر نہیں جا سکتی۔۔سنا تم نے۔۔۔۔

لیکن احان بابا۔۔۔ابھی وہ ھاتھ ہلا کر بات ہی کر رہی تھی۔۔۔

میں نے رات تمہیں سمجھایا نا جتنا پوچھوں بس اتنا جواب۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھا تھا۔۔۔۔

آپکے لیے ناشتہ بناؤں۔۔؟اس نے پیار سے کہا۔۔وہ تو جو ظالم ہے۔۔ لیکن ہانیہ کیا کرے اپنے دل کا جس کو یہ ستم بھی ہنس کر قبول تھے۔۔

تمہیں یہ تکلف کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔میں تمھارے ہاتھ کا ہرگز

نہیں کھاؤں گا۔۔اور باتھ میں گھس گیا۔۔

وہ چپ سی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔

بالوں کو ٹاول سے رگڑتا باہر آیا تھا۔۔وہی غصے والا چہرہ۔۔۔اپنے کپڑے نکال کر وہ سیدھا ہوا۔۔۔

وہ اسی جگہ اسی حالت میں کھڑی ھاتھوں کو مسل رہی تھی۔۔۔

کن اکھیوں سے اسکے سراپے کو احان نے آئینے میں دیکھا۔۔کوئی حسین چڑیل ہی تو لگ رہی تھی۔۔۔احان کا خون جل گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈریسنگ سے واپس آیا تو ہلکے پھلکے سی ٹی شرٹ اور جینز میں تھا۔۔۔

اب چلو باہر۔۔۔دوبارہ جب میں کہوں تب جاؤ گی۔۔۔ سمجھی۔۔۔

وہ اسکے اس عجیب سے پاگل پن پر حیران ہو رہی تھی۔۔

احان یہ سب کرکے اسے کیا ازیت دینا چاہتا تھا۔۔۔

ولیمہ نہیں ہوگا۔۔وہ دو ٹوک الفاظ میں بابا سے کہہ رہا تھا۔۔

آپ چاہتے تھے میں اس شادی کروں۔۔۔ہو گئی لیکن اب وہی ہو گا جو میں چاھتا ہوں۔۔۔فورک سے اٹھا کے املیٹ منہ میں ڈالہ۔۔۔۔

حیدر حیران ہو کر احان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

اٹھو مارکیٹ جانا ہے۔۔۔۔بڑے رعب سے ہانیہ کو کہا۔۔۔۔۔

وہ کٹھ پتلی کی طرح اسکے ساتھ چل دی تھی۔۔۔۔۔

احان نے اسے بہت ساری جینز ٹی شرٹس پتہ نہیں کیا کیا لے دیا۔۔

احان یہ۔۔۔یہ ایسے میں۔۔۔۔میں کب پہنتی یہ سب۔۔وہ حیران ہو کر کہہ رہی تھی۔۔۔۔

پہلے تم اپنی مرضی کرتی تھی لیکن آج سے تمھارے ہر کام میں میری مرضی چلے گی۔۔۔۔

احان پلیز آپ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔۔وہ روہانسی ہوئی۔۔۔۔

ہاں میں کچھ بھی نا کروں اور تم جو دل چاہے بنا میری اجازت کرتی رہو میری زندگی سے۔۔۔۔۔

وہ کار میں شاپر پھینک کر بیٹھا۔۔۔۔۔

آج کے بعد میں تمھیں انھی کپڑوں میں دیکھوں سنا تم نے۔۔۔وہ کار میں بیٹھ کر دانت پیستے ہوئے اس پر دھاڑا تھا۔۔۔

اس نے آج تک ایسے کپڑے نہیں پہنے تھے۔۔وہ تو لوز سے کرتے پر دوپٹے کو بھی ایسے اپنے جسم کے گرد گھوماتی تھی اور اب یہ سب سارا سارا دن وہ کیسے پہنے گی۔۔

گھر ائے تو رات ہو چکی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاؤ وہی نائٹ سوٹ پہن کر آؤ۔۔۔ٹراؤزر شرٹ کی شکل میں وہ سوٹ تھا۔۔وہ ویسے ہی ان کپڑوں کو پکڑ کر کھڑی تھی۔۔۔کبھی ان کو دیکھتی کبھی احان کو۔۔۔آنکھوں میں موٹے مٹے آنسو لیے۔۔۔

اور وہ تھا کہ اس پر اسکے آنسو آج کوئی اثر نہیں کررہے تھے۔۔۔اسے تو یہ سب مکاری لگ رہی تھی۔۔وہ کپڑے پہن کر بڑی سی چادر کو لے کر باہر ائی تھی۔۔۔۔

وہ اتنا عجیب محسوس کررہی تھی۔۔بے چینی سی ہورہی تھی۔۔۔

احان نے اسے دیکھا۔۔۔کبھی گلے کو اوپر کررہی تھی تو کبھی شرٹ کو پکڑ پکڑ کر نیچے کھینچ رہی تھی۔۔۔۔۔

ابھی تو اور بے سکون کرنی ہے تمھاری زندگی مسز احان۔۔۔۔

احان نے چڑ کے سوچا۔۔۔۔۔

وہ سمٹ کر صوفے پر لیٹ رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احان آئینے کے سامنے کھڑا تیار ہورہا تھا جب وہ باتھ سے باہر ائی۔۔۔۔

احان۔۔۔وہی رات والا ٹراؤزر شرٹ اور اس پہ بڑی سی شال کو اپنے گرد ڈالے وہ اس کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

احان نے بالوں میں برش چلاتے اسکی طرف دیکھا۔۔پر کوئی جواب نہیں دیا۔۔وہ اب بالوں میں برش چلا رہا تھا۔۔۔

احان میں ہاسپٹل۔۔۔میں یہ کپڑے نہیں پہن کے جا سکتی۔۔۔

وہ پریشان سی شکل بنا کر کھڑی تھی۔۔۔۔

تم سے کس نے کہہ دیا تم جارہی ہو ہاسپٹل؟وہ مزے سے اپنے اوپر سینٹ کا چھڑکاؤ کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔ہانیہ کی گھٹی سی آواز ابھری تھی۔۔۔۔اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔۔۔۔

مطلب یہ مسز احان حیدر کہ آپ جاب نہیں کریں گے۔۔گھر میں ہی رہو گی۔۔۔وہ مصنوعی سی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر اسکی طرف مڑا تھا اور اسکے گال کو پکڑ کر اتنی زور سے کھینچا کہ اس کی آہ نکل گئی۔۔

مگر احان۔۔اس کی آنکھوں میں گال کھچنے کی تکلیف سے زیادہ اس بات کی دکھ کے آنسو تھے کہ احان اب اسے جاب بھی نہیں کرنے دے گا۔

وہ ان سنی کرتا باہر چلا گیا تھا۔

کیوں وہ کیوں نہیں جائے گی۔۔۔حیدر کو سن کر غصہ آ گیا تھا۔۔۔۔۔

پہلے تو تم کل یہ کپڑے اسے۔۔۔بچی کو کیوں تنگ کر رہے تم۔۔۔۔

حیدر کا بس نہیں چل رہا تھا اسکا دماغ درست کردیتے پر اب وہ وہی بیس سال والا احان نہیں تھا۔۔۔جو دب جایا کرتا تھا۔۔۔

تو کیا ہوا۔۔ہماری کلاس میں سب لڑکیاں ایسے ہی کپڑے پہنتی ہیں۔۔۔مجھے پسند ہیں ایسے کپڑے۔۔وہ ڈھٹائی سے کمینی سی ہنسی ہنسا تھا۔۔۔۔

ہاسپٹل جانا چاہتی تو چلی جائے۔۔۔مجھے چھوڑ دے۔۔۔جوس کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے لاپرواہی کے انداز میں کہا۔۔۔

ہانیہ کا دل دھک سے رہ گیا۔۔تڑپ کر بابا کی طرف دیکھا۔۔۔

بابا مجھے نہیں جانا۔۔۔اس نے روہانسی شکل بنا کر کہا۔۔۔۔

ہنہہ ڈرامہ۔۔۔احان نے ناک پھلا کر ہانیہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ کٹ کر رہ گئی تھی۔۔تیزی سے وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آگئی۔۔

احان کو پتا تھا کہ وہ کتنی اچھی ڈاکٹر ہے اور اسے اپنے پروفیشن سے کتنا لگاؤ ہے۔۔۔

کتنی دیر وہ یوں ہی روتی رہی۔۔۔پھر کچھ خیال ذہن میں آنے سے وہ

اٹھی تھی۔۔۔

قلم اور کاغذ لے کر وہ بیٹھی اور اپنی ساری دکھ بھری داستان احان سے اپنی محبت کی تڑپ سب کچھ لکھ ڈالا۔۔کاغذ کو فولڈ کرکے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور باہر چلی گئی۔۔۔۔

ꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤ

تمنا کی کال پر اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔اس نے ہاسپٹل سے اسے کال کی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپا آپ آج بھی نہیں ائیں۔۔۔اماں کے اوپریٹ کا آپ نے کہا تھا۔۔۔۔

تمنا کی پریشان سی آواز ابھری۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔اس نے پریشان سی ہوکر سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔۔اس نے گھڑی پر نظر ڈالی۔۔۔

اچھا رکو میں کچھ کرتی ہوں۔۔۔

وہ بیڈ سے نیچے اتری اور تیزی سے بابا کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔۔

وہ ہونٹوں کو بے چینی سے کچلتی بابا کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

میں جاتا ہوں ہاسپٹل۔۔احان کرے گا انکا اوپریٹ تم پریشان نا ہو۔۔۔۔

حیدر نے پیار سے ہانیہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔

ساجدہ نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔اور سامنے کھڑے حیدر کو دیکھ کر دھک سی رہ گئی۔۔۔۔

سارا لمحہ اسکی آنکھوں کے آگے سے گزر گیا تھا۔۔۔۔

حیدر نظیر کو جیل بھجوانے کے بعد اس کے پاس بھی ائے تھے۔۔۔۔

ہانیہ نے مجھے تمہیں جیل بھجوانے سے منع کردیا۔اس نے رپورٹ درج کراتے ہوئے تمھارا زکر نہیں کیا۔۔صرف اس بچی کی وجہ سے تم جیسی مکار کا معاملہ اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔اب اس پر کسی قسم کی کوئی آنچ نہیں آنی چاہیے۔۔۔اب وہ میری پناہ میں ہے۔۔حیدر وحید کی پناہ میں۔۔

ساجدہ کی روح تک کانپ گئی آج دس سال بعد بھی وہ اس بارعب شخص کو بھولی نہیں تھی۔۔۔

ڈرو مت آج پھر میں ہانیہ کے کہنے پر ہی آیا ہوں۔۔۔وہ بچی جس پر تم نے ظلم کے پہاڑ توڑ رکھے تھے۔۔وہ آج تمھیں تکلیف سے باہر نکالنے کے لیے میری منتیں کر رہی تھی۔۔ساجدہ کے ہونٹ کانپنے لگے آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔۔اس نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر۔۔حیدر کی طرف دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم میری مجرم نہیں۔۔ہانیہ کی ہو کیونکہ وہ آج تک اس کی سزا بھگت رہی ہے۔۔۔۔

حیدر کا لب و لہجہ آج بھی بہت سخت تھا۔۔

پھر تمنا کی طرف منہ کرکے کہا۔۔

پرسوں اوپریٹ ہے۔۔۔تمھاری اماں کا۔۔ضرورت کی ساری چیزیں لے آیا ہوں میں۔۔پھر بھی کچھ چاہیے تو بتا دو مجھے۔۔۔انھوں نے تمنا کے

سر پر ہاتھ رکھ کے کہا۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

حیدر نے احان سے بات کر لی تھی۔۔اسے بس یہ کہا تھا وہ مدد کر رہے ہیں کسی کی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

رات کو احان بہت لیٹ آیا تھا۔۔تھکا سا۔۔وہ کمرے میں بیڈ پر سو رہی تھی۔۔۔وہ بیٹھے بیٹھے سو رہی تھی۔۔۔اسکا مطلب اسکا انتظار کرتے کرتے سوئی تھی۔۔ایک ہاتھ سے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا اور دوسرے ہاتھ سے کوٹ بیڈ پر اچھلتا وہ آگے بڑھا۔۔۔

کوٹ کو بیڈ پر اتنی زور سے مارنے کا مقصد ہانیہ کو جگانا تھا۔۔۔

لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

پھر واشروم کا دروازہ ایسے دھماکے سے بند کیا۔۔۔وہ بہت زور کی آواز تھی۔۔ہانیہ دبک کر اٹھی تھی۔۔۔

نواب احان حیدر تشریف لا چکے تھے۔۔۔وہ سیدھی ہوئی۔۔۔۔

گھڑی کی طرف نظر گئی۔۔۔۔دو بجا رہی تھی۔۔۔۔

بڑے موڈ میں محترم بیڈ کی طرف ائے تھے۔۔۔۔ماتھے پر بل۔۔۔

صوفے پر چلو۔۔۔تھکان کی وجہ سے احان کی آواز اور بھاری ہوگئ تھی۔۔

وہ معصوم سی شکل بناتی ہوئی اٹھی۔۔اسکے پاس ائی اور آج جو کاغذ لکھتی رہی تھی۔۔اس کے آگے کیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا ہے۔۔ناگواری سے دیکھا۔۔۔تھکاوٹ چہرے سے صاف ظاہر تھی۔

میری سچائی۔۔۔۔اتنی معصوم سی صورت بنا کر کہا۔۔۔۔

اس نے اسکے ہاتھ سے کاغذ پکڑا اور ساتھ پڑی ڈسٹ بن میں غصے سے پھینک دیا۔۔ہانیہ روہانسی ہوگئ تھی۔وہ بڑے آرام سے بیڈ پر ڈھیر تھا۔

اسکا دل کیا اسکے سر پہ ہی کچھ دے مارے۔۔۔کم سے کم جان تو لو۔۔۔

کہ میں نے کیوں کیا تھا ایسا۔۔۔

اٹھی اور کوڑے دان سے کاغذ اٹھایا۔۔اور میز کے دراز میں رکھ دیا۔۔

پھر ساری رات اس ظالم کو بیٹھی دیکھتی رہی۔۔۔

وہ سو کر اٹھا تو وہ بیڈ کی سائیڈ پہ سو رہی تھی۔۔۔ہمیشہ۔۔۔دوپٹے میں اپنے سراپے کو چھپائے رکھنے والی ہانیہ آج اس کی وجہ سے ٹراؤزر شرٹ نما اس لباس کو زیب تن کئے ہوئے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

لمحے بھر کے لیے تو نظر ہی نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔صبح صبح اسکا حسن اور تر و تازہ سا لگ رہا تھا۔۔ایسی بچوں جیسی چمکتی جلد۔۔بڑی سی پلکیں۔۔ لیکن شاید وہ رات کو بھی روتی رہی تھی۔۔۔انکھوں سے لے کر گالوں تک کاجل کی لکیر سی بن گئی تھی۔۔۔۔

کاش یہ ایسی نا ہوتی جیسی یہ ہے۔۔۔اس نے اپنے دل میں سوچا۔۔۔۔ ایسے جیسے ابھی اسکے حسن نے نفرت کی دیوار کی ایک اینٹ گرا دی ہو وہ اسے سوتا چھوڑ کر واش روم میں گھس گیا۔۔۔

باہر نکلا تب بھی وہ بے سدھ ویسے ہی سو رہی تھی۔۔

وہ پاس آگیا تھا۔۔۔گیلا ٹاول ہانیہ کے منہ پر رکھ دیا۔۔۔

وہ ایک دم اٹھی تھی۔۔۔احان شرٹ پہن رہا تھا۔۔۔

وہ تھوڑی سی خجل ہوئی۔۔۔

صرف زبردستی زندگی میں گھسنا ہی آتا ہے آپکو۔۔وہ شرٹ کے بٹن لگا رہا تھا۔۔۔

کوئی فکر نہیں میری۔۔۔۔

کیا چاہیے آپکو۔۔؟؟وہ اسکی اتنی سی عنائیت پر ہی کھل اٹھی تھی۔۔۔

گڈ۔۔۔احان کو اسکی فرمابرداری کی ایکٹنگ سے چڑ ہوئی۔۔

فلحال تو تم یہ کرو۔۔۔کہ اٹھو میرے بستر سے۔۔۔۔

وہ بڑے روکھے لہجے میں بولا تھا۔۔

بابا کسی سیمنار کے سلسلے میں کراچی جا رہے۔۔۔تو تم اپنا بوریا بستر سمیٹو۔۔۔اور ایک ہفتے کے لیے اس کمرے سے اپنی شکل گم کرو۔۔۔۔۔

احان کو ڈر سا پڑ گیا تھا۔۔۔جس حالت میں وہ اسکو صبح دیکھ چکا تھا۔۔۔ دل کی حالت بےایمان ہونے کا بہت خدشہ تھا اور اس مکار حسینہ کے اگے گھٹنے نہیں ٹِکنا چاہتا تھا۔۔

وہ چپ سی کھڑی رہی۔۔

ساری رات تمہیں دیکھتے رہنے سے سکون ملتا تھا احان حیدر۔۔۔تم جب سوئے ہوتے ہو مجھے میرے احان لگتے ہو۔۔۔لیکن جب اٹھ جاتے ہو تو ریحم کے احان لگتے ہو۔۔۔۔

وہ دل میں سوچ رہی تھی۔۔خاموشی سے اٹھ کر باہر چلی گئی۔۔۔۔

احان رات کو جلدی گھر آگیا تھا۔۔۔۔وہ لاؤنج میں کرتا شلوار پہنے بڑے آرام سے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔جیسے ہی اسے دیکھا تھوڑا حیران ہوئی۔۔

آپ آگئے۔۔۔۔مسکراتی ہوئی وہ احان کے پاس ائی تھی۔۔۔۔

آیا ہوں تو تمھارے سامنے کھڑا ہوں۔۔۔بیزاری سے جواب ملا۔۔

وہ اپنی چیزیں وہیں رکھ کر شاید تھکا زیادہ تھا لیٹ گیا۔۔۔

احان کی آنکھ لگ گئی تھی۔۔وہ اسکے پاس آ کر کھڑی ہوئی تھی کہ اسکے فون پر ایک میسج ٹون ائی۔۔

ڈاکٹر مریم کا نام سکرین پر میسج کے ساتھ وہ با آسانی پڑھ سکتی تھی۔۔۔

پتہ نہیں دل میں کیا آیا کہ فون اٹھا کر میسج کھول لیا۔۔

ہیونگ گڈ ٹائم ود یو۔۔۔کل بھی آپکے ساتھ ہی شفٹ ہے میری۔۔۔ سی یو۔۔۔

مریم کے میسج نے جیسے اسکے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔۔

وہ کھڑی پہلے تو احان کو دیکھتی رہی۔۔۔پھر تیزی سے کمرے کی طرف گئی تھی۔۔

ایک غیر محرم لڑکی اسکے لیے اتنا کچھ کررہی۔میں تو اسکی بیوی ہوں۔۔۔

ہانیہ نے جینز نکالی اور ساتھ چھوٹی والی ٹی شرٹ جو پہلے تو اس نے چھپا

دی تھی کہ احان کہیں یہ نا پہننے کو کہہ دیں اسے۔۔۔۔

نہا کے گیلے بالوں کو ڈرائر کیا۔۔پینٹ شرٹ پہنی۔۔بالوں کو سلیقے سے کھلا چھوڑا۔۔ہلکا سا میک اپ کیا۔۔۔پرفیوم گردن پر چھڑکتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ غضب ہی تو ڈھا رہی تھی۔۔چھوٹی سی تنگ سی شرٹ تھی جو بمشکل پیٹ سے تھوڑا سا نیچے آ رہی تھی۔۔۔

پتہ نہیں آج کس بات کا غصہ تھا۔۔کہ اسے اپنا آپ کمفرٹیبل لگ رہا تھا اور وہ ریحم اور مریم کی طرح کسی غیر محرم کے لیے یہ سب نہیں کر رہی تھی۔۔۔احان اسکا سب کچھ تھا۔۔۔

وہ بیڈ پہ بیٹھ کر اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

احان کی آنکھ کھلی تو وہ اکیلا ہی تھا وہاں۔۔۔

اٹھ کر کمرے میں آیا۔۔ہانیہ فوراً کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ابھی تک جو خود کو بہت پراعتماد تصور کررہی تھی۔۔۔اب احان کو سامنے دیکھ کر سارا کچھ

ہوا ہوگیا تھا۔۔

اسے لگ رہا تھا ٹانگوں سے جان نکلے گی اور وہ ڈھیر ہوجائے گی یہاں۔۔

انکھیں اب اوپر اٹھانی مشکل ہو گئ تھی۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر رک ہی تو گیا تھا۔۔وہ ایسی ہی تو حسین لگ رہی تھی۔۔

ہوش تو اڑنے تھے۔۔دوپٹے میں جو چھپا رہتا تھا۔آج سامنے تھا۔دلکش سراپا۔۔۔اسکا دماغ گھومانے کے لیے کافی تھا۔۔۔

وہ اس سے نظر نہیں ہٹا پارہا تھا۔بڑی مشکل سے خود پہ قابو پاتے ہوئے وہ اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

خیریت۔۔؟وہ اسکے بلکل سامنے کھڑا تھا۔ہانیہ نے خاموشی سے سر ہلایا۔۔

تمہیں کچھ کہا تھا صبح میں نے۔۔وہ مسلسل اسکے سراپے کو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ پھر بھی خاموش رہی۔۔۔۔

ایک تو وہ سو کر اٹھا تھا۔۔۔اوپر سے وہ ہوش اڑا رہی تھی۔۔۔

احان حیدر یہ جال ہے۔۔۔دل کے کسی کونے سی آواز ائی تھی۔

تم کتنی دوغلی ہو نا ہانیہ۔۔۔وہ اس کے بلکل پاس کھڑا تھا۔جھٹکے سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا لیکن گرفت محبت والی تو نہیں تھی۔۔ہانیہ نے تکلیف سے دیکھا اس کی طرف۔۔

آہ۔۔۔۔درد سے کراہنے لگی تھی۔۔

تم وہ دوپٹہ سر پر سجا کر وہ جو پارسائی کا ڈھونگ کرتی رہی اتنا عرصہ۔۔

وہ اسکے بالوں کو دوسرے ہاتھ سے آہستہ آہستہ چھیڑ رہا تھا۔۔۔

احان میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے درد ہورہا ہے۔ہانیہ کی تکلیف بڑھ رہی تھی کیونکہ وہ شاید اپنے جزبات قابو کرنے کی ساری سزا ہانیہ کے ہاتھ کو دے رہا تھا۔۔

اصل حقیقت تو تمھاری یہی نکلی نہ۔۔۔۔دوغلی ہو تم۔۔۔

ہانیہ کا دل کٹ کر رہ گیا اسکی بات پر۔۔۔اس نے کیا سوچا تھا۔۔۔پر یہ شخص اسکی اور تزلیل کرنے پر تلہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

ساری خواہش سب کچھ ایک دم ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔

میں ایسی نہیں ہوں احان۔۔۔پہلی دفعہ وہ احان پر چیخی تھی۔۔

سنا آپ نے۔۔۔میں۔۔۔ایسی نہیں ہوں۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔چھوڑیں۔۔۔وہ ایک دم سے طیش میں آ گئی تھی۔۔۔۔

احان کو اور غصہ آگیا تھا۔۔

نہیں چھوڑتا کیا کرلو گی تم۔۔۔احان نے جھٹکا دیا تھا۔۔۔وہ زور سے اس سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

آپ مجھے غلط سمجھتے ہیں۔۔اسنے احان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا۔۔۔کیا ہو پھر تم۔۔۔آج تم جو یہ سب کرکے میرے سامنے کھڑی ہو۔۔۔اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

آپ میرے شوہر ہیں احان۔۔۔اس نے روہانسی شکل میں کہا۔۔

زبردستی کا شوہر۔۔۔قریب ہو کے اس کے کان میں زہر اگلا۔۔

ہانیہ کا دل جل کے رہ گیا۔۔۔

ویسے زبردستی کا شوہر ہوں۔۔۔پیار تو نہیں۔۔ہاں البتہ زبردستی تو کر سکتا ہوں۔۔۔احان اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرا لے کر گیا تھا۔۔۔

ہانیہ کو اسکی بات سن کر زمین میں گڑ جانے جیسا احساس ہوا۔۔اس نے دوسرے ہاتھ سے ایک زناٹے دار تھپڑ احان کے منہ پر رکھا تھا۔۔پھر وہ رکی نہیں تھی۔۔۔بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی تھی۔۔۔اور احان وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔

☤☤☤☤☤☤☤☤☤☤☤☤☤☤☤☤

صبح جب وہ ہاسپٹل کے لیے تیار ہوا تو وہ کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔کمرے کا دروازہ اس نے ابھی بھی اندر سے لاک کر رکھا تھا۔۔۔

وہ تھوڑی دیر کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑا رہا۔۔پھر ہاسپٹل چلا گیا۔۔

آج اس نے اس عورت کی ہارٹ سرجری کرنی تھی جس کا بابا نے کہا تھا۔۔

وہ کوریڈور سے ہوتا ہوا۔۔آپریشن تھیٹر کی طرف جارہا تھا جب اس لڑکی

پر نظر پڑی تھی۔۔۔وہ شاید اس عورت کی بیٹی تھی۔۔۔

وہ پاس سے گزر گیا تھا۔۔۔

سنو بات سنو۔۔۔تمنا نے پاس کھڑی نرس سے کہا۔۔۔

یہ ڈاکٹر ہانیہ کیوں نہیں آرہی ہیں۔۔۔۔

نرس ہنس پڑی۔۔۔

یہ جو ابھی اندر گئے ہیں نا ڈاکٹر احان۔۔۔۔ان سے شادی ہوئی ہے کچھ دن پہلے ان کی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ وہ ہیں۔۔۔۔احان حیدر۔۔۔؟تمنا کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔

احان آپا کے لیے بلکل درست انتخاب ہے آپکا اللہ۔۔۔۔۔اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ساجدہ کا اوپریٹ چل رہا تھا۔۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ساحل پہ کھڑے ہو تمہیں کیا غم چلے جانا۔۔۔۔

میں ڈوب رہا ہوں ابھی ڈوبا تو نہیں ہوں۔۔۔

اے وعدہ فراموش میں تجھ سا تو نہیں ہوں۔۔۔

ہر ظلم تیرا یاد ہے بھولا تو نہیں ہوں۔۔۔۔

چپ چاپ سہی مصلحتِ وقت کے ہاتھوں۔۔۔۔

مجبور سہی وقت سے ہارا تو نہیں ہوں۔۔۔

کتنا درد کتنی تکلیف تھی اس کے دل میں۔۔۔۔

وہ پتھر تھا۔۔وہ پتھر ہے ہانیہ۔۔۔وہ کبھی۔۔۔اس ہانیہ کو نہیں چاہے گا۔۔کبھی نہیں۔۔۔۔آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

دل کر رہا تھا نوچ ڈالے احان کا منہ۔۔۔

بس اب اور نہیں۔۔۔اتنی محبت کی تم سے۔۔۔اسکا یہ صلہ۔۔۔

بابا۔۔۔اسے حیدر شدت سے یاد آ رہے تھے۔۔۔۔

احان باہر سلیم کو آوازیں دے رہا تھا پھر اس کو بلانا شروع کر دیا۔۔۔

ہانیہ۔۔۔ہانیہ۔۔۔

وہ اسکے کمرے کا دروازہ پیٹ رہا تھا۔۔وہ چپ کر کے گھٹنے میں سر دے کر بیٹھی رہی۔۔

فوراً کھولو دروازہ۔۔۔۔۔دھاڑنے والے انداز میں کہا۔۔۔

بھاڑ میں جائیں آپ۔۔۔ہانیہ اسی کے انداز میں چیخی تھی۔۔باہر خاموشی ہو گئی تھی۔۔

خود ہی تو کہا تھا۔۔۔مجھے اپنی شکل نا دیکھانا۔۔اب خود ہی بلانا شروع کر دیا۔۔پھر سے میری کوئی تزلیل ہی کرنی ہو گی۔۔۔

اسے نہیں خبر کب اسے نیند ائی تھی کب وہ سوئی تھی۔۔۔۔

وہ بابا کی اس جاننے والی عورت کو دیکھنے کے لیے آیا تھا۔۔اوپریٹ کامیاب رہا تھا۔۔۔اب ساجدہ کو ہوش آیا تھا۔۔وہ پاس کھڑا اسکا ڈسکرپشن دیکھ رہا تھا کہ اچانک احان کی نظر اس پر پڑی تو اس نے دونوں ہاتھ معافی کی شکل میں جوڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

یہ۔۔۔یہ۔۔۔کیا کررہی آپ۔۔؟احان نے پریشانی اور حیرانی کے ملے جلے تاثر سے ساجدہ کی طرف دیکھا۔۔۔

اور پھر پیچھے بیٹھی تمنا کی طرف۔۔۔۔

ہانیہ کو بلا دو۔۔۔اسے کہو مجھے معاف کردے۔۔۔۔ساجدہ سے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

ہانیہ۔۔۔آپ۔۔۔آپ۔۔۔کیسے جانتی اسے اور کیا معافی۔۔۔۔۔؟؟

ساجدہ بولتی جارہی تھی۔۔۔اور وہ ہونق بنا سب سن رہا تھا۔۔

پھر تمنا بولنا شروع ہوئی کہ کیسے اس نے ہانیہ کو گھر سے باہر بھگایا تھا۔

اس پر پہاڑ ٹوٹ رہے تھے حقیقت کے۔۔سب کچھ اسکی ہر مجبوری آشکار ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ سکتے کے عالم کھڑا ساجدہ ہی کی زبانی اسکے ظلم سن رہا تھا جو وہ ہانیہ پر کرتی رہی تھی۔۔۔اور پھر حیدر کا انکے گھر آنا۔۔نظیر کا پکڑے جانا۔۔

تمنا رو رہی تھی۔۔۔اور ہانیہ کی ہر ایک بات بتا رہی تھی۔۔۔۔

خدا کا واسطہ بیٹا۔۔ہانیہ کو کہو۔۔۔مجھے معاف کردِے۔۔بس ایک دفعہ۔۔۔

وہ خاموشی سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

وہ گھر پہنچا تو مکمل خاموشی تھیِ۔۔وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں آیا۔۔

دل عجیب سا ہورہا تھا۔۔وہ بیڈ کی سائیڈ ٹیبل میں سے۔۔۔ہانیہ کا وہ خط نکال رہا تھا جو اس دن اس نے غصے میں پھینک دیا تھا۔۔۔۔

کیا کیا نہیں تھا ہانیہ کے دل میں وہ پڑھتا جارہا تھا۔۔اور آنسو اسکے گلے میں اٹکتے جا رہے تھے۔

کوئی ایسا پل نہیں تھا۔۔۔جس میں اس نے احان سے محبت نا کی ہو۔۔۔

اوہ۔۔۔یہ میں کیا کر بیٹھا۔۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ خود کو کیا سزا دے۔۔۔۔

جس طرح محبت کے سمندر کے چاروں اور ایک دم سے دیوار بنی تھی اسی طرح ڈھیتی جا رہی تھی۔۔۔۔

اب تو دل میں شرمندگی کے ساتھ محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔۔

کاغز کو اسی طرح فولڈ کرکے اس نے دراز میں رکھ دیا تھا۔۔۔

پھر آہستہ سے بوجھل قدم اٹھاتا اسکے کمرے کے بلکل سامنے آیا تھا۔۔

ہانیہ۔۔۔ہانیہ۔۔۔۔اس نے آواز لگائی تھی۔۔۔آج نا تو آواز میں سختی تھی اور نا ہی وہ نفرت۔۔۔۔

میں دروازہ نہیں کھولوں گی۔۔۔۔

وہ اندر سے بولی تھی۔۔احان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

پھر اس نے آواز لگائی۔۔

بابا۔۔۔بابا۔۔۔وہ نہیں کھول رہی دروازہ۔۔۔

اتنا کہہ کر وہ دروازے کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

ہانیہ نے کچھ دیر خاموشی دیکھی پھر دروازہ کھول کر باہر آ گئی تھی۔۔۔۔

وہ باہر آکر آگے ائی تھی۔۔۔ارد گرد دیکھا۔۔۔

بابا آگئے کیا۔۔۔پھر اپنی چپل پہننے کے لیے واپس پلٹی تو زور سے احان سے ٹکرائی۔۔۔جس نے بڑی مشکل سے تھاما تھا اسے۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمھارا۔۔کل سے اندر گھس کے بیٹھی ہو۔۔احان نے مصنوعی غصہ دکھایا۔۔۔

وہ بے چین سی ہو کر اپنا ھاتھ چھڑانے لگی تھی۔۔۔

چلو کمرے میں۔۔۔احان با مشکل اپنی ہنسی چھپا رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں جانا مجھے۔۔۔آپ مجھے غلط سمجھتے ہیں۔۔۔غلط ہی کرنا چاہتے۔۔۔

ہاں تو۔۔میرا حق ہے۔۔۔جس طرح سے بھی لوں۔مصنوعی خفگی دکھائی۔

پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔۔وہ روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔چلو کمرے میں۔۔۔۔احان نے اسے اوپر اٹھا لیا تھا۔۔

افففف۔۔۔احان اتاریں مجھے۔۔۔احان نے اسے ایک ہی جھٹکے میں اٹھا کر کندھے پر ڈال لیا تھا۔۔

احان۔۔۔وہ ڈر گئی تھی۔۔۔۔احان اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔

اسے بیڈ پہ گرا کہ وہ پلٹا اور دروازہ لاک کرلیا کہ اب دوبارہ باہر نا نکل جائے۔۔۔

احان۔۔۔یہ۔۔۔یہ۔۔۔کیا کررہے آپ۔۔۔اسے لگ رہا تھا احان کے سر سے ابھی پرسوں والا خمار ہی نہیں اترا۔۔

وہی۔۔۔۔جو۔۔۔۔۔ادھورا رہ گیا تھا۔۔

احان میرے قریب مت ایئے گا۔۔وہ اچھل کر بیڈ سے نیچے اتری تھی۔

احان کو دل ہی دل میں ہنسی آ رہی تھی۔۔۔۔

یہ ہے تمھاری محبت۔۔۔تم تو بڑے دعوے کرتی تھی محبت کے۔۔۔

کہاں ہے سب۔۔۔وہ شرارت سے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

یہ محبت نہیں ہوتی احان۔۔۔وہ واقعی پریشان ہوگئی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔تو پھر کونسی ہوتی محبت۔۔۔احان نے کمر سے پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔

احان۔۔۔پلیز۔۔۔اس نے اچانک احان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔وہ مسکرا رہا

NEW ERA MAGAZINE.com Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا۔۔وہی شرارت۔۔۔وہی محبت کا سمندر لیے ہوئے آنکھیں۔۔۔۔وہ حیرانی سے دیکھ رہی تھی اسے۔۔۔۔

اور وہ اسکے بالوں کو پیچھے کررہا تھا جو گردن کو چھوتے ہوئے آگے آگئے تھے۔۔۔

وہ حیران سی اور پریشان سی تھی۔۔۔اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

کیا اب نظر لگاؤ گی۔۔۔احان نے شرارت سے نچلا ہونٹ دانتوں کے نیچے دبایا۔۔۔

یہ سب۔۔۔یہ۔۔کیسے۔۔۔وہ ابھی بھی اس کایا پلٹ کو سمجھ نہیں پائی تھی۔۔

احان اسکے پیروں میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔ایک گھٹنا نیچے لگا کے۔۔۔۔

ہانیہ۔۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔

اس نے ہانیہ کے ہاتھ کو تھاما ہوا تھا۔۔۔۔

احان۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔۔۔۔

احان اٹھ جائیں نہ۔۔۔وہ تو ایسی ہی تھی۔۔۔۔نرم دل۔۔۔کسی پر غصہ نا کرنے والی۔۔۔۔پیار کی مورت تھی وہ۔۔۔اسکا احان پر آیا ہوا غصہ ایک دم سے اتر گیا تھا۔۔۔۔

اسکا احان آج دو حصوں میں بٹا ہوا احان نہیں تھا۔۔۔۔وہ ماضی اور حال دو کشتی میں سوار مسافر نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ صرف اسکا احان تھا۔۔۔۔

وہ احان کے سینے سے لگی ہوئی تھی اور اسکے مضبوط بازوؤں کے حصار میں اسکی زیست کی ساری تھکان اتر رہی تھی۔۔۔۔سارے کرب۔۔۔ ساری تکلیفیں۔۔۔۔

آج وہ لڑکی اسکے پہلو میں تھی۔۔۔جو اس کے لیے خدا کے تحفے کی طرح اتری تھی۔۔۔وہ عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔وہ انمول تھی۔۔۔۔اسکی نا صرف صورت پیاری تھی۔۔۔بلکہ اسکا دل بھی۔۔۔اتنا ہی پاک اور محبت سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

اس نے دھیرے سے ہانیہ کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

ائی۔۔۔لو۔۔۔یو۔۔۔۔

مجھے یہ تو بتا دیں۔۔یہ سب کیسے ہوا۔۔۔وہ خوشگوار حیرت سے پیچھے ہو کر احان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ہاں تو بتا دوں گا۔۔۔صبح تمہیں ہاسپٹل جانا ہے نا پھر بتاؤں گا۔۔۔احان اپنے ہاتھ کو الٹا کرکے۔۔۔انگلیاں اس کے گالوں پر پھیر رہا تھا۔۔

اچھا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ کچھ پر سوچ انداز میں بولی۔۔۔۔

اور پھر احان کی طرف پیار سے دیکھا۔۔۔نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر ہنسی روکنے کی کوشش کی۔۔۔

وہ مسکراتے مسکراتے ایک دم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

اور احان کے سینے پر مکے کی شکل میں ہاتھ باندھ کے مارنا شروع ہو گئ تھی۔۔۔۔

اوہ۔۔اوہ۔۔۔کیا ہوا۔۔۔۔احان مار کھاتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔

ہوا کیا بتا تو دو۔۔آرام سے مار کھاؤں گا۔۔وہ اپنے بازوؤں کو منہ کے آگے کرکے مسلسل اسکے ہاتھوں کو روک رہا تھا جو بری طرح مار رہے تھے اسے۔۔۔

مریم میسج کیوں کرتی آپکو۔۔بتائیں۔۔۔ہانیہ غصے اور خفگی میں اور پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

اوہ۔۔اچھا۔۔۔۔اچھا۔۔احان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے پاس کیا بازو سے پکڑ کر۔۔۔

مسز احان۔۔وہ کرتی ہے۔۔یہ بھی دیکھنا تھا میں نے کبھی اسکے کسی میسج کا جواب دیا۔وہ کرتی ہے تو کرنے دو۔۔احان نے اسکے بازو پکڑ کر اپنی کمر کے گرد گھما دیے۔۔۔

وہ ابھی بھی خفا سی شکل بنا کر کھڑی تھی۔۔

ویسے۔۔۔احان نے شرارت سے اپنے کان کو کھجایا۔۔۔

اس بیچاری کا بھی کیا قصور ہے۔۔۔تمھارا ہزبینڈ ہے ہی ایسا۔۔کوئی

بھی ہوش کھو دے اپنے۔۔تم نے بھی تو کھو دیے تھے جب پہلی دفعہ میرے گھر میں ائی تھی چھپ کر اور پھر میری خوبصورتی دیکھ کر تمھاری نیت خراب ہوگئی وہیں رک گئی۔۔۔احان پوری طرح شرارت کے موڈ میں تھا۔۔

ہانیہ پھر سے مارنا شروع ہوگئی تھی۔۔۔

پتا ہے نا کتنا ستایا آپ نے مجھے۔۔وہ آنکھوں میں پانی بھر کر کہہ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا۔۔۔چلو تم جو سزا دو مجھے قبول ہے۔۔۔۔احان نے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سوچ لیں۔۔۔اب وہ بھی شرارت کے موڈ میں تھی۔۔۔۔

اوہ۔۔۔کہہ کر تو دیکھو۔۔۔جانِ احان۔۔۔۔۔احان نے لہک کر کہا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ مسکراہٹ چھپا رہی تھی۔۔۔۔

تو پھر احان۔۔۔آپکی سزا یہ ہے۔۔کہ آج آپ۔۔۔صوفے پہ سوئیں گے

اور میں بیڈ پر۔۔۔وہ بچوں کی طرح کمر کے پیچھے ہاتھ باندھ کر ہل رہی تھی۔۔۔۔آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھی۔۔۔

نو۔۔نو۔۔نو۔۔نو۔۔احان زور زور سے نہیں میں سر ہلا رہا تھا۔۔ یہ ظلم نہیں کر سکتی تم۔۔۔

احان اسکی طرف بڑھا تھا۔۔وہ ھنستی ہوئی آگے بھاگی تھی۔۔۔

وہ ڈر کر بیڈ پہ چڑھ گئ تھی۔۔دونوں ہنس رہے تھے۔۔بھاگنے سے سانس پھول گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے بے پناہ پیار تھا۔۔

مجھے اپنے ضبط پہ ناز تھا سرِ بزم رات یہ کیا ہوا

مری آنکھ کیسے چھلک گئی مجھے رنج ہے یہ برا ہوا

مری زندگی کے چراغ کا یہ مزاج کوئی نیا نہیں

ابھی روشنی ابھی تیرگی،نہ جلا ہوا نہ بجھا ہوا

مجھے جو بھی دشمنِ جاں ملا وہی پختہ کارِ جفا ملا

نہ کسی کی ضرب غلط پڑی،نہ کسی کا تیر خطا ہوا

مجھے آپ کیوں نہ سمجھ سکے کبھی اپنے دل سے بھی پوچھئے

مری داستانِ حیات کا تو ورق ہے کھلا ہوا

جو نظر بچا کے گزر گئے مرے سامنے سے ابھی ابھی

یہ مرے ہی شہر کے لوگ تھے مرے گھر سے گھر ہے ملا ہوا

ہمیں اس کا کوئی بھی حق نہیں کہ شریکِ بزمِ خلوص ہوں

نہ ہمارے پاس نقاب ہے نہ کچھ آستیں میں چھپا ہوا

مرے ایک گوشہ فکر میں،میری زندگی سے عزیز تر

مرا ایک ایسا بھی دوست ہے جو کبھی ملا نہ جدا ہوا

مجھے ایک گلی میں پڑا ہوا کسی بدنصیب کا خط ملا

کہیں خونِ دل سے لکھا ہوا،کہیں آنسوؤں سے مٹا ہوا

مجھے ہم سفر بھی ملا کوئی تو شکستہ حال مری طرح

کئی منزلوں کو تھکا ہوا، کہیں راستے میں لٹا ہوا

ہمیں اپنے گھر سے چلے ہوئے سرِ راہ عمر گزر گئی

کوئی جستجو کا صلہ ملا،نہ سفر کا حق ہی ادا ہوا

ہانیہ ساجدہ کے پاس کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ساجدہ کے جڑے ہاتھ۔۔۔ آنسوؤں سے تر آنکھیں۔۔۔ہانیہ نے آہستہ سے ساجدہ کے ہاتھوں کو پکڑ کر نیچے کر دیا۔۔۔۔

مانا آپ نے مجھ پر بہت ظلم کیے لیکن یہ سب میری زندگی میں ہونا تھا کیونکہ یہ لکھا جا چکا تھا۔۔۔دراصل کبھی جب ہمیں لگتا ہے کہ ہماری زندگی میں جو ہورہا۔۔یہ سب نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن وہ تو ہونا ہوتا ہے۔۔کل تک میں بھی یہی سوچتی رہی کہ میرے ساتھ اللہ نے کبھی کچھ اچھا نہیں کیا۔۔لیکن آج یقین ہوگیا۔۔۔اللہ جو کرتا ہے۔۔وہ ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ ہلکے سے مسکرائی تھی۔۔۔۔

میں نے آپکو معاف کیا۔۔بلکہ اسی دن کردیا تھا جب اللہ نے بابا کو فرشتہ بنا کے میری زندگی میں بھیجا۔۔آپ پریشان نا ہوں۔۔۔میں نے بابا سے بات کی ہے۔۔۔ہم بہادر کو تلاش کریں گے۔۔انشااللہ مل جائے گا وہ۔۔۔۔

وہ ساجدہ کو تسلی دے کر۔۔تمنا،فاطمہ اور زری کی طرف مڑی تھی۔۔

ان سب کو گلے لگایا۔۔حیدر اور احان پاس کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مما۔۔۔مما۔۔۔۔میسم کب سے کھڑا اس کی جان کھا رہا تھا۔۔وہ کچن میں جلدی سے کام ختم کروا رہی تھی۔۔آج اس نے اور احان نے ویک اینڈ نائٹ انجوائے کرنی ہوتی۔۔موی دیکھنی ہوتی۔۔باتیں کرنی ہوتی۔۔۔۔

بیٹا بابا ہیں نا روم میں۔۔جاؤ نا انکے ساتھ لیٹو جاکر۔۔۔اس نے چڑ کر کہا۔۔

رانی جلدی سے ختم کرو نا۔۔رکھو سب۔۔وہ اپنی نگرانی میں رات کو سب صاف کرواتی تھی۔۔۔

آپکے ساتھ ہی سونا۔۔۔وہ رونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

بلکل باپ جیسا ضدی کہیں کا۔۔۔چلو۔۔۔وہ اسکا ننھا سا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں ائی۔۔۔تو جناب آرام سے مزے سے ٹانگیں پھیلا کے بیڈ پر لیٹے ہوئے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

احان۔۔یار اتنا تو کیا کریں۔۔میسم کو ساتھ نہیں سلا سکتے۔۔میری جان کھا رہا جا کر۔۔۔۔آپ کا بھی ہے یہ بیٹا۔۔۔۔

بلکل بلکل۔۔۔ادھر آ میرے ہیرو۔۔۔وہ سیدھا ہوا تھا۔۔

یار یہ خود گیا تھا باہر۔۔۔میں اسے روکتا رہا۔۔۔تم نے لاڈلا جو اتنا رکھا ہوا۔۔۔۔

اجاؤ۔۔۔۔پھر مووی اسٹارٹ کروں میں۔۔۔

اچھا کون سی ہے۔۔۔۔ہانیہ نے میسم کو بستر میں لٹاتے ہوئے پوچھا۔۔

بڑی ہی ڈفرنٹ سٹوری یار۔۔احان کی آنکھوں میں شرارت آگئی تھی۔۔

وہ ایسے ہی اسے تنگ کرتا رہتا تھا۔۔۔

ایک معصوم سا لڑکا گھر میں اکیلا ہوتا۔۔وہاں اسکے گھر ایک چڑیل آجاتی آتی تو اسکا خون پینے۔۔۔پر اسکا دل آجاتا اس پر۔۔۔ابھی اسکی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ۔۔۔۔ہانیہ نے تکیہ اٹھا کر احان کو مارنا شروع کردیا۔۔ وہ احان کو مار رہی تھی۔۔۔احان نے دوسرا تکیہ اٹھا لیا تھا۔۔اب دونوں ایک دوسرے کو مار رہے تھے۔۔میسم خوش ہو کر بیڈ پر اچھل رہا تھا۔۔ تالیاں بجا رہا تھا۔۔۔۔

ہیرو آ جا بابا ساتھ۔۔۔احان نے میسم کو چھوٹا تکیہ اٹھاتے دیکھا تو کہا۔۔

نو۔۔۔مما۔۔۔ وہ ہانیہ کے ساتھ مل کر احان کو مارنے لگا تھا۔۔

تینوں کے قہقہے باہر سے گزرتے حیدر کی گہری مسکراہٹ کا سبب بن گئے تھے۔۔

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین